e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14•RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 48 Saturday , November 14 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۴۸) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۴-نومبر ۲۰۲۶ء مطابق ۳/جمادی الثانی-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

بھگوت کے دورۂ پاکستان پر وزارت خارجہ نے کہا، سبھی کو ملک کی قومی پالیسی پر عمل کرنا ہوگا

نئی دہلی، 13 نومبر (بیانن آئی) پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کو پاکستان آنے کی دعوت ملنے کے معاملے پر وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بیرونی ممالک کے ساتھ تعلقات کے بارے میں ملک کی ایک قومی پالیسی ہے اور سبھی سے اس پر عمل کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو یہاں میڈیا بریفنگ میں اس بارے میں پوچھے گئے سوال پر واضح کیا کہ یہ دورہ ملک جانے والی اہم شخصیات کو سیاسی منظوری دینے سے پہلے وزارت خارجہ اپنی جو موجودہ پالیسی کے تحت اس کا جائزہ لیتی ہے اور اسی کے مطابق کارروائی کا عمل آگے بڑھایا جاتا ہے۔ مسٹر جیسوال نے پہلگام دہشت گرد حملے کے بعد پاکستان کے بارے میں ہندوستان کے مؤقف کے حوالے سے بھی کہا کہ ہندوستان کا مؤقف سبھی کے لیے پوری طرح واضح ہونا چاہیے۔

اکھلیش یادو نے راہل گاندھی کے 'فون ٹیپنگ' والے دعویٰ کا کیا دفاع، کہا 'امر سنگھ کی بات سچ نکلی تھی'

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے کانگریس رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے فون ٹیپ کیے جانے سے متعلق دعویٰ پر کہا کہ جیرا فی خامیاں تھیں کی۔ انھوں نے اس معاملہ میں اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں کچھ بھی ممکن ہے۔ ٹیکنالوجی اتنی آسان ہوگئی ہے کہ کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اس معاملہ میں اپنی بات رکھتے ہوئے اکھلیش یادو نے آج تہاں امر سنگھ کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ انہوں نے بھی فون ٹیپنگ کی بات کہی تھی، جو بعد میں سچ ثابت ہوئی تھی۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ آج کے دور میں کچھ بھی ممکن ہے۔ آج کل ٹیکنالوجی بہت آسان ہوگئی ہے، اس لیے کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ دراصل راہل گاندھی نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر آسک می سیشن کے دوران انسٹاپوزرس کے کچھ اہم سوالوں کے جواب دیے۔

آسام میں بس اور ٹرک کے درمیان خوفناک تصادم

بیشتر طلبہ وخواتین شامل، 18 سے زائد افراد زخمی، پرینکا گاندھی اور ہمنتا بسوا سرما نے حادثے پر افسوس ظاہر کیا

گوہاٹی (ایجنسی) آسام۔ آسام کے کاچر ضلع میں جمعہ کو تیز رفتار سی بس اور کنٹینر ٹرک کے درمیان آمنے سامنے کی زبردست ٹکر ہوگئی۔ اس حادثے میں 26 افراد کی موت ہوگئی، جب کہ ہلاک ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ آسام کے وزیر اعلیٰ اور کچھاٹ اسمبلی حلقے کے رکن اسمبلی آنجہانی بورا نے اس حادثے کی تصدیق کی ہے۔ تصادم کے بعد بھی بس بری طرح تباہ ہوئی اور کئی مسافر گاڑی کے اندر پھنس گئے۔ عینی گواہوں نے بس کو کاٹ کر لاشوں کو باہر نکالا۔ بس میں کل کتنے افراد سوار تھے، اس بارے میں ابھی کوئی معلومات سامنے نہیں آئی ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں دو خواتین بھی شامل ہیں، جو کچھاٹ ضلع کے ہی تھے۔ جوابی کاسی ختم ہونے کے بعد واپس لوٹ رہے تھے۔ اطلاعات کے مطابق، ٹیچوٹر ضلع کچھاٹ سے ناگاؤں کی جانب جارہی تھی، جبکہ کنٹینر ٹرک اپر آسام کی طرف بڑھ رہا تھا۔ دونوں گاڑیوں کی ٹکر اتنی شدید تھی کہ ٹیچوٹر پلٹ کر الٹ گئی اور بری طرح تباہ ہوگئی اور اس میں سوار متعدد افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔

یہ حادثہ کچھ دوراہ کے پاس کوئی فی الیسٹ کے قریب پیش آیا۔ گوہاٹی-کچھاٹ ضلع انتظامیہ کے ایک ایڈیشنل مجسٹریٹ کے مطابق ڈاکٹروں نے 24 افراد کی موت کی تصدیق کی ہے۔ مہلوکین کی شناخت کا عمل جاری ہے اور حکام نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے۔ امدادی کارروائیوں کے لیے نو ایمبولینسوں کو تعینات کیا گیا۔ زخمیوں کو ابتدائی طور پر کچھوا ہاٹل اسپتال پہنچایا گیا، جہاں سے شدید زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے جورہاٹ اور گولاگھاٹ کے اسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ حکام کے مطابق 20 زخمیوں کو بہتر علاج کے لیے جورہاٹ ریفر کیا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق ٹیچوٹر پلٹ کی رفتار کافی تیز تھی اور امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ ڈرائیور گاڑی پر قابو کھو بیٹھا، جس کے نتیجے میں وہ سامنے سے آنے والے کنٹینر ٹرک سے ٹکرا گئی۔ گاڑیوں کا ٹینٹل پارک کے قریب گاڑیوں کی رفتار کے حوالے سے پندیاں عائد ہیں۔ انتظامیہ حادثے کی اصل وجہ جاننے کے لیے تفصیلی تحقیقات کرائے گی۔ اس دوران رفتار کی حد خلاف ورزی اور گاڑی میں مقررہ گنجائش سے زیادہ مسافروں کو سوار کرنے کے پہلوؤں کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔

کانگریس کی رہنما پرینکا گاندھی واڈرا نے بھی اس دردناک حادثے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا کہ آسام کے کاچر ضلع میں پیش آئے ہیانک سڑک حادثے میں بڑی تعداد میں لوگوں کی موت کی خبر انتہائی افسوسناک ہے۔ انہوں نے مرحومین کی روحوں کے سکون کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اپنے عزیزوں کو کھونے والے خاندانوں کے تئیں ان کی گہری تعزیت ہے۔ انہوں نے زخمیوں کی جلد صحت یابی کی بھی تمنا کی۔ آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسوا سرما نے بھی حادثے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سانحے میں اپنے عزیزوں کو کھونے والے خاندانوں کے دکھ کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں کو یقین دلایا کہ اس مشکل گھڑی میں پوری ریاستی ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ زخمیوں کو فوری طور پر بہترین طبی سہولتیں فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ریاست کے ہنچایت اور دیہی ترقی کے وزیر اتل بورا، جو قاضی رکن اسمبلی بھی ہیں، حادثے کی اطلاع ملتے ہی جائے وقوع پر پہنچے اور امدادی کارروائیوں کی نگرانی کی۔ گواگھاٹ کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سوپن نیل ڈیکا نے بتایا کہ پولیس اور انتظامیہ کے تمام سینئر افسران راحت وبچاؤ کے کام میں مصروف ہیں۔

26 افراد لقمۂ اجل

کرناٹک کو 15 ہزار 600 کروڑ کے ترقیاتی منصوبوں کی سوغات

بنگلورو میٹرو کے تین اسٹیشنوں کے نام تبدیل کرنے کی تجویز کو مرکزی حکومت کی منظوری، وزیر اعظم مودی نے میٹرو ٹکٹ خرید کر سی ایم شیوا کمار کے ساتھ سفر بھی کیا



بنگلورو (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کے روز بنگلورو میٹرو ریل پنک لائن کے 7.5 کلو میٹر طویل ایلیویٹڈ سیکشن کا افتتاح کیا، جو کیمپے گاؤڑا ہوائی اڈے تک پھیلا ہوا ہے۔ اس سیکشن کے آغاز کے ساتھ ہی شہر میں میٹرو کا فعال نیٹ ورک بڑھ کر 103.6 کلو میٹر ہوگیا ہے اور بنگلورو اس معاملے میں دہلی کے بعد ملک کا دوسرا بڑا شہر بن گیا ہے۔ افتتاح کے بعد وزیر اعظم نے تاوار کیرے سے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ بنگلورو (آئی آئی ایم بی) اسٹیشن تک نئی کھولی گئی میٹرو لائن پر سفر کیا۔ اس دوران کرناٹک کے گورنر ڈاکٹر سید عبدالنذیر احمد، چیف منسٹر ڈی کے شیوا کمار، وزیر ٹرانسپورٹ کے گوڑا، بنگلورو کے ساتھ کے کرن پارلیمنٹ تھیومی سوریہ اور دیگر متعدد شخصیات بھی ان کے ہمراہ تھیں۔

دریں اثنا، کرناٹک حکومت کی جانب سے نئی افتتاح شدہ پنک لائن کے تین اسٹیشنوں کے نام تبدیل کرنے کی تجویز کو بھی مرکزی حکومت کی منظوری مل گئی ہے۔ مقامی باشندوں کے مطالبات کے پیش نظر ان اسٹیشنوں کے نام تبدیل کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ یہ افتتاح ایسے وقت میں ہوا ہے جب بنگلورو میں ٹریفک کی بڑھتی ہوئی بھیڑ ایک اہم مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ میٹرو نیٹ ورک کی توسیع سے جنوبی بنگلورو کے مسافروں کو پیلک ٹرانسپورٹ کا ایک اضافی متبادل دستیاب ہوگا اور امید ہے کہ اس سے روزانہ آمد و رفت میں سہولت پیدا ہوگی۔ شہر نے آئندہ ڈیڑھ سال کے دوران اپنے میٹرو نیٹ ورک کو تقریباً 170 کلو میٹر تک توسیع دینے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اینٹرپرائز سے مربوط ہونے والی ایلیوان پر بھی کام جاری ہے۔

افتتاحی تقریب میں ریاستی حکومت کے اعلیٰ نمائندوں نے بھی شرکت کی، جو وزیر اعظم کے دورے کے موقع پر سرکاری پروٹوکول کا حصہ تھی۔ یہ تقریب ایسے پس منظر میں منعقد ہوئی ہے جب میٹرو منصوبوں کی فنڈنگ اور عمل درآمد کے معاملات پر ریاستی اور مرکزی حکومتوں کے درمیان اختلافات سامنے آتے رہے ہیں۔ ملک بھر میں میٹرو ریل نیٹ ورک میں نمایاں توسیع ہوئی ہے۔ سال 2014 میں پانچ شہروں میں میٹرو نیٹ ورک کی مجموعی لمبائی 248 کلو میٹر تھی، جو اب بڑھ کر 26 شہروں میں تقریباً 1200 کلو میٹر ہوگئی ہے۔

اس سے قبل وزیر اعظم نے پرشانتی کلیم میں گولڈن جوبلی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کرناٹک صدیوں سے پیاگ کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کئی یوگا گرو اور دانشور پیدا ہوئے، جنہوں نے یوگا کی روایت کو آگے بڑھایا۔

آمنے سامنے کی بحث کے بعد مودی وزیر اعظم نہیں رہ پائیں گے: راہل



نئی دہلی (بیانن آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک بار پھر آمنے سامنے کی بحث کا چیلنج دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مسٹر مودی اس بحث کے لیے سامنے آتے ہیں تو اس کے بعد وہ وزیر اعظم نہیں رہ پائیں گے۔ مسٹر گاندھی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک ویڈیو پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پارلیمنٹ میں بحث کی بات کر رہی ہے لیکن جب بھی انہوں نے پارلیمنٹ میں بحث کرنے کی کوشش کی، ان کا مائیک بند کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کسان بل، وقف بل، چوری، خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر)، چین، جنرل زونے کی کتاب اور آپریشن سندور کے معاملے پر پارلیمنٹ میں بات نہیں کرنے دی گئی۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ وہ تقریروں والی بحث نہیں چاہتے بلکہ وزیر اعظم کے ساتھ آمنے سامنے بحث چاہتے ہیں۔ مودی بھاگ کھڑے ہونا چاہتے ہیں، وہ سب ٹھیک ہے، مگر میں کانگریس کے باہوبلی کو ان آن، وان ڈیبٹ کے بعد وزیر اعظم نہیں رہ پائیں گے۔

دوسری طرف وزیر داخلہ امت شاہ نے بھی کہا ہے کہ وزیر اعظم ان پر الزامات لگا رہے ہیں، سب کچھ بھر میں میٹرو ریل نیٹ ورک میں نمایاں توسیع ہوئی ہے۔ سال 2014 میں پانچ شہروں میں میٹرو نیٹ ورک کی مجموعی لمبائی 248 کلو میٹر تھی، جو اب بڑھ کر 26 شہروں میں تقریباً 1200 کلو میٹر ہوگئی ہے۔

اس سے قبل وزیر اعظم نے پرشانتی کلیم میں گولڈن جوبلی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کرناٹک صدیوں سے پیاگ کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کئی یوگا گرو اور دانشور پیدا ہوئے، جنہوں نے یوگا کی روایت کو آگے بڑھایا۔

ہندو ووٹروں کو جوڑنے کیلئے سی ایم یوگی نے خود سنبھالا محاذ

دراندازوں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کرائیں، ووٹر لسٹ کی اصلاح کے لیے بی جے پی کی خصوصی مہم



لکھنؤ۔ اتر پردیش میں بھارتیہ جنتا پارٹی ہندو ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے ریاست گیر مہم چلائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اس مہم کی قیادت کریں گے۔ آئندہ 22 سے 24 نومبر تک چلنے والی اس مہم کے دوران ووٹر لسٹ سے چھوٹ جانے والے ہندو ووٹروں کے ساتھ ہیلپ بار ووٹ ڈالنے کے اہل ہونے والے نوجوانوں کے نام بھی شامل کرائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ووٹر لسٹ کی خامیوں کو دور کرانے کی کوشش بھی کی جائے گی۔ در اصل، خصوصی نظر ثانی مہم (ایس آئی آر) کے دوران ایک کروڑ 27 لاکھ ہندو ووٹروں کے نام کم ہونے سے متعلق وزیر اعلیٰ کے بیان کے بعد بی جے پی بھی متحرک ہوگئی ہے۔ پارٹی نے اب مہم چلا کر ہندو ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔

جمعہ کو اندرا گاندھی پرتشٹھان میں بی جے پی کی جانب سے منعقدہ ووٹر ظرفیاتی مہم کی ورکشاپ کا افتتاح وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کیا۔ اس موقع پر پارٹی عہدیداروں اور کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ ووٹروں کے نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے طریقے بتائے گئے۔ ساتھ ہی 22 سے 24 نومبر تک چلائی جانے والی مہم میں پوری سرگرمی کے ساتھ حصہ لینے کی ہدایت دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام عہدیدار اور کارکن ووٹر لسٹ سے چھوٹ جانے والے لوگوں کے نام شامل کرانے میں مصروف ہو جائیں۔ جن اسمبلی حلقوں میں گزشتہ انتخابات کے دوران جیت اور ہار کا فرق بہت کم رہا تھا، وہاں خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اس معاملے میں لاپروائی سے انتخابات کے دوران مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ اسی طرح جن حلقوں میں بی جے پی امیدوار بڑی اکثریت سے کامیاب ہوئے تھے، وہاں بھی ووٹروں کی تعداد پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرشنہ مرتبہ جب ہم سب نے اس کام میں حصہ لیا تھا تو ایک ہی دن میں تقریباً 14 لاکھ نئے ووٹر بنائے گئے تھے۔ اس مرتبہ بھی ہم میں اسی جوش و جذبے کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ وزکشاپ میں بی جے پی کے ریاستی صدر اور مرکزی وزیر مملکت برائے خزانہ جنرل ریٹائرڈ وی کے سنگھ، نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ، وزیر خزانہ سریش کمار کھنہ اور وزیر برائے امداد باہمی بے پی ایس راٹھور نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ظاہر کی ذمہ داری پارٹی کے ہیڈ کوارٹر اجیارج گوند ناراین شکلا نے انجام دی۔

یوگی حکومت کانگریس کے نشانے پر، 17,542 کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دے کر بے ضابطگیوں پر مہر لگادی ہے: کھیڑا



لکھنؤ۔ کانگریس نے اتر پردیش میں 4 لنک ایکسپریس وے کے 7 کنیکٹیوں کے نیٹ ورک میں بڑے پیمانے پر بدعنوانیوں اور 6 کمپنیوں کے درمیان مہینہ گھوٹ کر کے ٹھیکوں کی تقسیم کا الزام لگایا ہے۔ پارٹی کے میڈیا اور تشہیری شعبے کے صدر اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ پون کھیڑا نے جمعہ کو کہا کہ یوگی حکومت نے 17,542 کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دے کر بے ضابطگیوں پر مہر لگا دی ہے۔ مسٹر کھیڑا نے یہاں پریس کانفرنس میں کہا کہ اتر پردیش ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (یمیڈا) نے 4 لنک ایکسپریس وے کے 7 کنیکٹیوں کی مالی ہولڈنگ 28 ستمبر کو کھولی تھیں۔ اس کے بعد یمیڈا کی کابینہ نے 27 اکتوبر کو ان منصوبوں کے لیے 17,542 کروڑ روپے منظور کیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بولیوں کے اہداف و شمار واضح طور پر کمپنیوں کے درمیان ٹھیکوں کی تقسیم کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تمام ٹھیکے انجینئرنگ، خریداری اور تعمیر (ای پی سی) طریقہ کار کے تحت دیے گئے ہیں۔ اس نظام میں ٹھیکیدار ڈیزائن تیار کرنے، سامان کی خریداری اور تعمیر کا کام کرتا ہے۔ جبکہ اس کی پوری ادائیگی حکومت کرتی ہے۔ کھیڑا کو اس میں اپنی سرمایہ کاری نہیں کرنی ہوتی اور نہ ہی اسے فول وصول کرنے کا حق ملتا ہے۔ کھیڑا نے ساتوں ٹینڈروں کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ اسے ایل اینڈ ٹی کے 2,865 کروڑ روپے کے تخمینہ شدہ پیکیج کے لیے صرف 2 بولیاں موصول ہوئیں۔ یہ ٹھیکہ زیادہ تر پہلا، دوگا ڈوسترو ے اور کے سی سی کی بولیاں بالترتیب 20.5 فیصد زیادہ تھیں۔ جبکہ 2,127 کروڑ روپے کے دوسرے پیکیج کا ٹھیکہ کے سی سی کو 2.16 فیصد کم قیمت پر ملا، جبکہ ایم کے سی کی بولی 2.52 فیصد زیادہ تھی۔

بولیاں بالترتیب 1.71، 2 اور 5.2 فیصد زیادہ تھیں۔ فرخ آباد کے ہی 2,902 کروڑ روپے کے دوسرے پیکیج کا ٹھیکہ ایم کے سی کو 0.26 فیصد کم قیمت پر ملا، جبکہ ہیڈ کے سی کی بولی 8.5 فیصد زیادہ تھی۔ انہوں نے بتایا کہ جھانسی کے 2,262 کروڑ روپے کے پہلے پیکیج کا ٹھیکہ ایم کے سی کو 2.46 فیصد کم قیمت پر ملا، جبکہ ڈی آر اے کی بولی 2.5 فیصد زیادہ تھی۔ جھانسی کے 2,739 کروڑ روپے کے دوسرے پیکیج کا ٹھیکہ دوگا ڈوراسٹروے کو 1.35 فیصد کم قیمت پر ملا، جبکہ بلکنڈس اور اے پی اے ونے کی بولیاں بالترتیب 4 اور 5 فیصد زیادہ تھیں۔ جبکہ 2,108 کروڑ روپے کے پہلے پیکیج کا ٹھیکہ بلکنڈس کو 1.01 فیصد کم قیمت پر ملا، دوگا ڈوراسٹروے اور کے سی سی کی بولیاں بالترتیب 4 اور 5 فیصد زیادہ تھیں۔ جبکہ 2,127 کروڑ روپے کے دوسرے پیکیج کا ٹھیکہ کے سی سی کو 2.16 فیصد کم قیمت پر ملا، جبکہ ایم کے سی کی بولی 2.52 فیصد زیادہ تھی۔

بی جے پی انتخابی شکست کے خوف میں مبتلا

اکھلیش کا حکمراں جماعت پر ووٹر لسٹ میں دھاندلی کی بڑی سازش کا الزام



لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے سرپرست اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے الزام عائد کیا ہے کہ بی جے پی ووٹر لسٹ میں فرضی اور فضل رکاٹی کر چکے ووٹروں کے نام شامل کرانے کی سازش کر رہی ہے۔ بی جے پی کی منصوبہ بندی ہے کہ اس کے غیر رجسٹرڈ اور خفیہ طور پر کام کرنے والے لوگ مدھیہ پردیش، چھتر گڑھ، چھتیس گڑھ، بہار، جھارکھنڈ، اتر اکھنڈ اور دیگر ریاستوں سے لوگوں کو لاکر ان کے ووٹ بنوائیں، کیونکہ ووٹوں کے معاملے میں بی جے پی کو شکست کا سامنا ہے۔ اگر ووٹر لسٹ سے ایک کروڑ 27 لاکھ ووٹ خارج ہو چکے ہیں اور ہر اسمبلی حلقے میں 31 ہزار ووٹ کم ہو گئے ہیں تو بی جے پی کی حکومت باقی رہ کیسے گی؟ اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کا کہیں پتہ نہیں چلے گا۔ انتخابی شکست کے خوف سے بی جے پی ہر سازش اور منصوبہ بندی کر رہی ہے اور ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کی کوشش میں مصروف ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی ہی سازشیں کرنے والی جماعت ہے۔ امریکہ ہے کہ جس دن ووٹنگ ہوگی، اس دن پولنگ بوتھ کے اندر اور باہر الگ الگ ووٹر لسٹیں ہو سکتی ہیں۔

جمعہ کو لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

ڈاکرناٹک کی اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن پر پابندی میں پانچ سال کی توسیع

نئی دہلی، (بیانن آئی) مرکزی حکومت نے جمعہ کو انسداد دہشت گردی قانون کے تحت اسلامی مبلغ ڈاکرناٹک کی اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن (آئی آر ایف) کو لگاتار پانچ برس کے لیے غیر قانونی تنظیم قرار دے دیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس تنظیم کی سرگرمیاں قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں اور مذہبی منافرت کو فروغ دیتی ہیں۔ مرکزی وزارت داخلہ کی جانب سے غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت جاری یہ حکم موجودہ پانچ سالہ پابندی ختم ہونے سے محض ایک دن پہلے آیا ہے جس کی مدت 14 نومبر کو ختم ہونے والی ہے۔ حکومت نے کہا کہ اس فاؤنڈیشن اور اس کے ارکان، خاص طور پر اس کے بانی اور صدر ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائک نے مذہبی منافرت کو فروغ دیا ہے۔ حکومت کے مطابق انہوں نے ایسی سرگرمیاں بھی انجام دی ہیں جو ہندوستان کی خودمختاری، سالمیت اور سلامتی کے خلاف ہیں۔ وزارت کا الزام ہے کہ نائک کی تقریروں نے مختلف مذہبی برادریوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دیا اور ہندوستان اور بیرون ملک نوجوانوں کو دہشت گردانہ سرگرمیوں میں شامل ہونے کے لیے اکسایا۔

5 Majalis

Basilsila-e-Shahadat Shahzadi Fatima Zahra

Date: 11th November to 15th November 2026 Time: 8:00 P.M.

Venue: Husainia Quaima Khatoon, Sajjad Bagh Colony, Lucknow

4

Date : 14th November 2026 Saturday

Marsiyakhwan : Janab

Subhi Zaidi

Saheb

Majlis Se Qabl 2 Muntakhab Shayer Apna Kalaam Bargah-e-Masoomeen a.s. Mein Pesh Karenge

Baad-e-Majlis Anjuman Sajjadia, Sajjad Bagh Colony Bargah-e-Shahzadi Fatima Zahra s.a. Mein Pursa Pesh Karegi

Tamam Momeneen Se Waqt Ki Pabandi Ke Sath Shirkat Ki Guzarish Hai

Minjanib : Dr. Asad Abbas, Dr. Saif Abbas, Murtuza Abbas

LIVE ON GRAPH AGENCY YouTube Ghazanfar

دہلی-این سی آر گیس چیمبر میں تبدیل اے کیو آئی 488 تک پہنچا!

نئی دہلی، (ایجنسی) دہلی-این سی آر میں آلودگی نے ایک بار پھر لوگوں کی تشویش بڑھا دی ہے۔ جمعہ کی صبح راجدھانی کی ہوا کا معیار انتہائی سنگین زمرے میں پہنچ گیا۔ آئی آئی ٹی دہلی میں اے کیو آئی 488 درج کیا گیا، جبکہ 500 کی سنگین سطح کے انتہائی قریب ہے۔ وہیں دہلی کا مجموعی اے کیو آئی 403 رہا۔ ایمس کے آس پاس اے کیو آئی 418 درج کیا گیا۔ حالات کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ راجدھانی کے 33 مانیٹرنگ اسٹیشنوں پر اے کیو آئی 400 سے تجاوز کر گیا ہے۔

آئی اے ای اے کا ایٹمی تنصیبات تک رسائی کیلئے تدریجی اقدامات کرنے پر زور
ایران کا فوجی خطرے کے درمیان معائنہ سے انکار





ویانا، 13 نومبر (یواین آئی): بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) نے ایران پر زور دیا ہے کہ وہ ایسے تدریجی اقدامات کرے جن سے ایجنسی کے معائنہ کاروں کی ملک کی اہم ایٹمی تنصیبات میں واپسی ممکن ہو سکے۔ ایجنسی نے ان تنصیبات تک رسائی کو بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق جمعہ کو سامنے آنے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ سے وابستہ ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل نے ایران کو ایسے تکنیکی اور تدریجی اقدامات پر غور کرنے کی ترغیب دی ہے، جو ایجنسی کے معائنہ کاروں کی واپسی کے لیے سازگار حالات پیدا کر سکیں۔ رپورٹ کے مطابق ان اقدامات سے ایران میں حفاظتی نگرانی کے معمول کے طریقہ کار کی بحالی کی راہ ہموار ہوگی اور اعتماد سازی میں مدد ملے گی، جس سے کسی وسیع تر معاہدے تک پہنچنے میں آسانی ہو سکتی ہے۔ رپورٹ پر آئندہ ہفتے ایجنسی کے بورڈ آف گورنرز کے اجلاس میں بحث کی جائے گی۔ اس میں حالیہ ہفتوں کے دوران آئی اے ای اے اور ایران کے درمیان ہونے والی خط و کتابت کی تفصیلات بھی شامل ہیں۔ ایجنسی نے کہا ہے کہ ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخیرے کے بارے میں معلومات کی عدم دستیابی اور 2025 کے حملوں کے بعد سے ایٹمی تنصیبات تک رسائی نہ ہونے کی صورتحال ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ سے متعلق سنگین خدشات پیدا کرتی ہے۔ رپورٹ میں زور دیا گیا ہے کہ ایجنسی کو مزید تاخیر کے بغیر ایران میں تصدیقی سرگرمیاں انجام دینی چاہئیں۔ ایجنسی کے مطابق اسے اصفہان کی افزودگی کی تنصیب کے درست مقام اور وہاں ایٹمی مواد کی موجودگی یا عدم موجودگی کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ایران نے جولائی 2025 سے ایجنسی کے معائنہ کاروں کو اپنی ایٹمی تنصیبات کے دورے سے روک رکھا ہے۔ یہ پابندی اسرائیل کی 12 روزہ بمباری مہم کے بعد عائد کی گئی تھی، جس میں امریکہ بھی شامل ہو گیا تھا۔ جون 2025 کے حملوں سے پہلے ایجنسی کا اندازہ تھا کہ ایران کے پاس 60 فیصد تک افزودہ تقریباً 440 کلوگرام یورینیم موجود تھا۔ یہ افزودگی کی سطح ایٹمی بم بنانے کے لیے درکار 90 فیصد کے قریب ہے اور 2015 کے معاہدے میں مقرر کردہ 3.67 فیصد کی حد سے کہیں زیادہ ہے۔ ایران کے 400 کلوگرام سے زیادہ انتہائی افزودہ یورینیم کے ذخیرے کا موجودہ مقام اور انجام اب بھی غیر واضح ہے۔ ایجنسی کے معائنہ کاروں نے اسے آخری بار 10 جون 2025 کو دیکھا تھا، یعنی اسرائیل کے حملوں سے چند روز قبل۔ ان حملوں میں امریکہ نے بھی حصہ لیتے ہوئے فردو، نطنز اور اصفہان کی تین بڑی ایٹمی تنصیبات پر بمباری کی تھی۔ ایران مسلسل ایٹمی بم بنانے کی کوشش کرنے کی تردید کرتا رہا ہے۔

ایران نے اقوام متحدہ کی جوہری نگران ایجنسی کو بتایا ہے کہ جب تک ملک کو مزید فوجی حملوں، بالخصوص جوہری تنصیبات پر حملوں کا خطرہ لاحق ہے، اس وقت تک جوہری معائنہ دوبارہ شروع کرنے پر کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ رکن ممالک کو جمعرات کو بھیجی گئی ایک خفیہ رپورٹ میں، بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی نے کہا کہ تہران نے ایران کے خلاف مزید فوجی کارروائی شروع کرنے کے لیے امریکی صدر کی جانب سے مسلسل، واضح اور کھلی دھمکیوں کا حوالہ دیا۔ تہران نے کہا کہ اس صورتحال کا حل اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک کہ موجودہ حالات کی بنیادی وجوہات کو ختم نہ کیا جائے اور معمول کے حفاظتی اقدامات کے نفاذ کے لیے ضروری شرائط بحال نہ کی جائیں۔ اس کے باوجود، ایران نے اس بات کا اعادہ کیا کہ جیسے ہی قانونی اور زمینی حقائق اجازت دیں گے، وہ اپنی حفاظتی ذمہ داریوں کو مکمل طور پر نافذ کرنے کا عمل دوبارہ شروع کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ یہ تنازعہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آئی اے ای اے جون 2025 میں اسرائیلی اور امریکی حملوں میں تباہ ہونے والی ایرانی جوہری تنصیبات تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان حملوں کے بعد سے انسپکٹرز نہ تو متاثرہ مقامات پر واپس جا سکے ہیں اور نہ ہی ایران کے انتہائی افزودہ یورینیم کے ذخیرے کی صورتحال اور مقام کی تصدیق کر پائے ہیں۔ نگران ادارے نے ایران کی جوہری تنصیبات اور مواد کے بارے میں معلومات کی کمی کو پھیلاؤ سے جڑی تشویش کا باعث قرار دیا ہے، جسے انتہائی فوری طور پر درست کرنے کی ضرورت ہے۔ ایجنسی نے یہ بھی کہا کہ وہ بہت کم وقت کے نوٹس پر ایران میں اپنی حفاظتی نگرانی کی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

اسرائیلی فوج نے غزہ کے اہم ہسپتالوں کو فوجی مراکز قرار دینے کا دعویٰ کیا



غزہ، 13 نومبر (یواین آئی): اسرائیلی فوج نے آج ایک نقشہ جاری کیا ہے، جس میں غزہ کی پٹی کے کئی اہم ہسپتالوں اور طبی مراکز کو شامل کیا گیا ہے۔ ان میں ناصر میڈیکل کمپلیکس، الشفاء میڈیکل کمپلیکس، القدس ہسپتال، کمال عدوان ہسپتال اور یورپی ہسپتال شامل ہیں۔ فوج کے ترجمان کے سرکاری بیان کے مطابق ان ہسپتالوں کے اندر ہتھیار موجود ہیں اور انہیں فوجی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ نقشے میں محصور غزہ کی پٹی کے شمال سے جنوب تک واقع ان طبی مراکز کے جغرافیائی مقامات دکھائے گئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے الزام لگایا ہے کہ ان مراکز کو کمانڈ سینٹرز اور اسلحہ ذخیرہ کرنے کے مقامات میں تبدیل کیا گیا ہے۔ مبصرین اور فلسطینی ذرائع نے اس اقدام کو غزہ کے باقی ماندہ طبی ڈھانچے کے خلاف کسی ممکنہ فوجی کارروائی یا دھاوے کو جواز فراہم کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ دوسری جانب غزہ میں طبی عملے، ہسپتالوں کی انتظامیہ، انسانی ہمدردی کی تنظیموں اور اقوام متحدہ کے اداروں نے ان دعوؤں کی تردید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مراکز خالصتاً شہری اور انسانی ہمدردی کے مقاصد کے لیے کام کر رہے ہیں، جہاں زخمیوں اور مریضوں کو ہنگامی طبی امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ محفوظ پناہ کی تلاش میں آنے والے ہزاروں بے گھر افراد کو بھی پناہ دی جا رہی ہے۔ صحت کے شعبے اور بین الاقوامی حلقوں نے طبی مراکز کی سرگرمیاں متاثر ہونے کے تباہ کن نتائج سے خبردار کیا ہے۔ ان کے مطابق غزہ کا صحت کا نظام پہلے ہی ادویات اور ایندھن کی شدید قلت کا سامنا کر رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے بین الاقوامی انسانی قانون اور جنیوا کنونشنز کے تحت ہسپتالوں اور طبی عملے کو تنازع سے محفوظ رکھنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

پاکستان آرمی کا گزشتہ 10 دنوں میں افغان سرحد کے قریب 74 عسکریت پسند ہلاک کر دینے کا دعویٰ

پاکستانی فوج نے ملک کے شمال مغربی اور جنوب مغربی علاقوں میں افغانستان کے ساتھ سرحد کے قریب شدت پسندوں کے کئی ٹھکانوں کے خلاف مسلح کارروائیاں کرتے ہوئے گزشتہ 10 دنوں میں 74 عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق یہ بات جمعہ 13 نومبر کے روز پاکستان آرمی کی طرف سے بتائی گئی۔ فوج کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ خفیہ اطلاعات ملنے پر عسکریت پسندوں کے خلاف ایک ہفتے سے زائد عرصے کے دوران یہ کارروائیاں صوبے خیبر پختونخوا کے علاقوں اورک زئی اور میر علی میں کی گئیں۔ وہاں کیے گئے آپریشن کے دوران سکیورٹی فورسز نے 43 عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا جبکہ ان کے کافی زیادہ ہتھیار، گولہ بارود اور دھماکہ خیز آلات بھی قبضے میں لے لیے گئے۔ اس کے علاوہ یہی مسلح آپریشن صوبہ بلوچستان میں بھی کیا گیا، جہاں مختلف مقامات پر کی گئی کارروائیوں میں 31 عسکریت پسند مارے گئے۔ بلوچستان پاکستان کا وہ صوبہ ہے، جہاں قوم پسند بلوچ عسکریت پسندوں کی دہشت گرد قرار دی گئی علیحدگی پسند تنظیم بلوچ لبریشن آرمی خاص طور پر سرگرم ہے۔ پاکستان آرمی کے بیان کے مطابق خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں یہ بیسیوں عسکریت پسند تین نومبر سے لے کر اب تک کی گئی فوجی کارروائیوں میں ہلاک ہوئے۔

طالبان نے تیل ریفائنریوں اور کان کنی کے شعبے میں روسی سرمایہ کاری کا مطالبہ کیا

10.3، کروڑ ڈالر کے 15 معاہدوں پر دستخط

کابل، 13 نومبر (یواین آئی) افغانستان کی طالبان انتظامیہ نے روس پر زور دیا ہے کہ وہ پیٹرولیم مصنوعات خریدنے اور ملک میں چھوٹی آئل ریفائنریاں تعمیر کرنے کے ساتھ ساتھ کان کنی کے شعبے میں سرمایہ کاری کرے۔ یہ مطالبہ روس کے نائب وزیر اعظم الیکسی اوورچک کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی وفد کے دورہ کابل کے دوران کیا گیا۔ مقامی میڈیا کے مطابق، دونوں ممالک کے درمیان 10.3 کروڑ امریکی ڈالر مالیت کے 15 اقتصادی مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے۔ مسٹر اوورچک کے ہمراہ روسی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں افغانستان کو آپریشن بزنس کونسل کے سربراہ دیمتری انتونوف نے کہا کہ طالبان انتظامیہ روسی پیٹرولیم مصنوعات کی فراہمی کو یقینی بنانے اور افغانستان میں چھوٹی تیل ریفائنریوں کی تعمیر میں ماسکو کا تعاون چاہتی ہے۔ انہوں نے روسی کمپنیوں سے افغانستان کی کان کنی کی صنعت میں سرمایہ کاری کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ طالبان نے روسی کمپنیوں کو دھاتوں کی کان کنی کے لیے مدعو کیا ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی توازن قائم کرنے میں مدد ملے گی۔ طالبان کے نائب ترجمان حمد اللہ فطرت نے اعلان کیا کہ افغانستان اور روس کے ایوان ہائے تجارت اور دونوں ممالک کی کئی نجی کمپنیوں کے درمیان اقتصادی تعاون سے متعلق 15 مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل جمعرات (12 نومبر) کو طالبان کے وزیر خارجہ امیر خان متقی نے کابل ہوائی اڈے پر روسی نائب وزیر اعظم الیکسی اوورچک اور ان کے وفد کا استقبال کیا۔ اس کے بعد، مسٹر اوورچک نے صدارتی محل میں طالبان کے اقتصادی امور کے نائب وزیر اعظم ملا عبدالغنی برادر سے ملاقات کی۔ طالبان کے صدارتی محل کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، مسٹر برادر اور مسٹر اوورچک کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو وسعت دینے، مشترکہ سرمایہ کاری بڑھانے اور تجارت کو آسان بنانے پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ مسٹر برادر نے افغانستان کے جغرافیائی محل وقوع، قدرتی وسائل اور 4.2 کروڑ کام کرنے والی آبادی کا حوالہ دیتے ہوئے، روسی کمپنیوں کو معدنی وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لیے سرمایہ کاری کرنے کی دعوت دی۔ مزید برآں، مسٹر برادر نے بین الاقوامی معیار کے صنعتی پارکس کے قیام، خصوصی اسپتالوں کی تعمیر، موجودہ صحت کی سہولیات کو وسعت دینے، اور ادویات وطبی آلات تیار کرنے کے لیے کارخانے لگانے میں تعاون کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں روس کو چلغوزے، انجیر، زعفران، انگور، انار اور کپاس جیسی زرعی مصنوعات کی برآمدات بڑھانے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی، انہوں نے زراعت اور لائیوسٹاک میں بھی روسی سرمایہ کاری کا خیر مقدم کیا۔ روسی نائب وزیر اعظم اوورچک نے بتایا کہ سال 2026 کے پہلے آٹھ مہینوں میں روس اور افغانستان کے درمیان تجارت تقریباً 35 کروڑ امریکی ڈالر تک پہنچ گئی ہے، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں دگنی ہے۔

تکنیکی خرابی کے بعد مائیکروسافٹ کی خدمات بتدریج بحال، کمپنی کا سائبر حملے سے انکار

نیویارک، 13 نومبر (یواین آئی) کمپیوٹر کے شعبے کی سرکردہ کمپنی مائیکروسافٹ کی خدمات اس کے اپنے سافٹ ویئر میں ایک کے بعد ایک تکنیکی خرابیوں کے باعث دن بھر متاثر رہنے کے بعد جمعہ کو بتدریج بحال ہونا شروع ہو گئیں۔ جمعرات کو شروع ہونے والی یہ خرابی ابتدا میں امریکہ اور براعظم کے دیگر علاقوں میں مائیکروسافٹ کی خدمات کو متاثر کرتی دکھائی دی، لیکن جلد ہی یہ پوری دنیا میں پھیل گئی۔ انجینئر بند پڑے سرورز کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے مسلسل کوششیں کرتے رہے۔ مائیکروسافٹ کی اپنی ایپلی کیشنز آؤٹ لک ای میل اور ٹیمز ویڈیو کانفرنسنگ میں خرابی کے طور پر شروع ہونے والا یہ مسئلہ جلد ہی ایک بڑے تکنیکی بحران میں تبدیل ہو گیا، جس سے صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کے لیے کمپنی کی کلاؤڈ خدمات، ای میل، فائلیں اور دستاویزات متاثر ہوئیں۔ اس خرابی کے باعث کمپنی کے کوپائلٹ مصنوعی ذہانت کے آلات اور ڈیفنڈر سیکیورٹی سافٹ ویئر بھی ٹھپ ہو گئے۔ نظام کے انجینئرز اپنے داخلی انٹیون ڈیش بورڈ تک رسائی حاصل نہیں کر سکے۔ کچھ صارفین کو اپنے کلاؤڈ پر مبنی ونڈوز کمپیوٹروں تک پہنچنے میں بھی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مائیکروسافٹ نے ابھی تک یہ واضح نہیں کیا ہے کہ اس مسئلے کی بنیادی وجہ کیا تھی۔ کمپنی نے صرف اتنا کہا ہے کہ اس خلل کے دوران بڑی تعداد میں سرورز کا غیر متوقع طور پر دستیاب نہ ہونا شامل تھا۔ کمپنی نے کہا کہ وہ اس کی وجوہات کی جانچ جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس عالمی خرابی نے کئی صنعتوں اور سرکاری اداروں کے کام کاج کو متاثر کیا۔ نیویارک شہر کے محکمہ ہنگامی انتظام نے بھی شہریوں کو خبردار کیا کہ مائیکروسافٹ کے نظام پر انحصار کرنے والی آن لائن خدمات اور ای میل کے ذریعے سرکاری اداروں سے رابطہ کرنے میں تاخیر یا عارضی رکاوٹ پیش آسکتی ہے۔ محکمہ نے لوگوں کو ہنگامی خدمات کے لیے 911 اور غیر ہنگامی خدمات کے لیے 311 پر فون کرنے کا مشورہ دیا۔ امریکہ کے مشرقی علاقوں میں جمعہ کی صبح تک مائیکروسافٹ کی آؤٹ لک ای میل سروس میں بہتری نظر آنے لگی اور رکی ہوئی ای میلز آہستہ آہستہ موصول ہونے لگیں۔ دنیا بھر میں انٹرنیٹ ٹریفک پر نظر رکھنے والی کمپنی کینٹک کے انٹرنیٹ تجزیہ کے ڈائریکٹر ڈگ میڈوری نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم بلیو اسکائی پر بتایا کہ تقریباً 18 گھنٹے کی بندش کے بعد مائیکروسافٹ کی خدمات پر ٹریفک دوبارہ بحال ہو رہا ہے۔ مائیکروسافٹ نے جمعہ کو اپنی تازہ ترین صورتحال رپورٹ میں کہا کہ اس واقعے سے متعلق کسی بھی بدنیتی پر مبنی سرگرمی یعنی سائبر حملے کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔ کمپنی کے ایگزیکٹو نائب صدر چارلس لامانا نے بھی تصدیق کی کہ یہ کسی سائبر سرگرمی کا نتیجہ نہیں ہے۔ اپنے مائیکروسافٹ 365 اسٹیٹس سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر معلومات دیتے ہوئے کمپنی نے کہا، ہمیں خدمات کی بحالی کی سمت حوصلہ افزا پیش رفت دکھائی دے رہی ہے اور مائیکروسافٹ 365 کے متاثرہ بنیادی ڈھانچے کے بڑے حصے میں خدمات کی دستیابی اور ای میل کی ترسیل کی کارکردگی بہتر ہو رہی ہے۔ بحالی کی کوششیں جاری رہنے کے دوران کچھ صارفین کو اب بھی وقفے وقفے سے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس سے پہلے کمپنی نے بتایا تھا کہ اس نے تمام نئی اپ ڈیٹس جاری کرنے کا عمل روک دیا ہے اور متاثرہ بنیادی ڈھانچے سے اضافی ٹریفک کو ہٹانے کے ساتھ سرورز کو دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔ کمپنی نے یہ بھی بتایا کہ اصلاحی اقدامات کے بعد مائیکروسافٹ ٹیمز کی خدمات اور فعالیت کو کامیابی کے ساتھ بحال کر لیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے ستمبر کے مہینے میں بھی تصدیق سے متعلق ترتیبات میں خرابی کے باعث مائیکروسافٹ کی کلاؤڈ خدمات کئی دنوں تک متاثر رہی تھیں۔

سعودی اور چین کے درمیان علاقائی صورتحال پر تبادلہ خیال

حوثیوں کا سعودی عرب کی اہم تیل پائپ لائن اور ینبع کی تنصیب کو نشانہ بنانے کا دعویٰ



ریاض، 13 نومبر (یواین آئی): سعودی وزیر خارجہ شہزادہ فیصل بن فرحان نے مشرق وسطیٰ کے امور کے لیے چینی حکومت کے خصوصی ایلچی ژائی جون کے ساتھ خطے کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ گفتگو میں سعودی عرب میں شہری تنصیبات اور شہریوں کے خلاف حوثی ملیشیا کے جاری حملے بھی زیر بحث آئے۔ یہ ملاقات ریاض میں وزارت خارجہ کے صدر دفتر میں ہوئی، جہاں شہزادہ فیصل بن فرحان نے چینی خصوصی ایلچی کا استقبال کیا۔ دونوں عہدے داروں نے حوثی ملیشیا کے حملوں کے خطے کے امن و استحکام پر مرتب ہونے والے اثرات پر گفتگو کی۔ اس کے علاوہ مختلف علاقائی معاملات میں پیش رفت، بحرانوں پر قابو پانے، کشیدگی میں کمی کے لیے جاری سفارتی کوششوں اور دوطرفہ تعلقات کا بھی جائزہ لیا۔ دونوں رہنماؤں نے توانائی کے تحفظ اور اس کی منڈیوں میں استحکام کو فروغ دینے کے ساتھ بحری گزرگاہوں کی حفاظت اور جہاز رانی کی آزادی یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے خاص طور پر آبنائے ہرمز اور آبنائے باب المندب میں محفوظ بحری آمد و رفت کو عالمی تجارت اور سپلائی چین کی روانی برقرار رکھنے کے لیے اہم قرار دیا۔

سعودی عرب پر یمن کے حوثی گروپ کے میزائل اور ڈرون حملوں میں تیزی آگئی ہے۔ سعودی قیادت میں قائم اتحاد نے مشرقی صوبے اور ریاض کے علاقے میں مزید ڈرونز کو روک کر تباہ کرنے کا اعلان کیا ہے، جبکہ حوثیوں نے سعودی عرب کی اہم تیل پائپ لائن اور بحیرہ احمر کے ساحلی شہر ینبع میں تیل کی ایک تنصیب کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

عرب نیوز اور خبر رساں ادارے انادولو کے مطابق سعودی اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں بتایا کہ سعودی عرب کے مشرقی صوبے کی فضائی حدود میں ایک اور ڈرون کو روک کر تباہ کر دیا گیا۔ انہوں نے ڈرون کے مقام پرواز، ممکنہ نقصان یا جانی نقصان سے متعلق تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ سعودی اتحاد نے جمعرات کو ریاض کے علاقے میں بھی ڈرونز کو روکنے کی اطلاع دی۔ عرب نیوز نے دارالحکومت کے علاقے میں دو الگ الگ واقعات میں ڈرونز تباہ کیے جانے کی خبر دی، جبکہ انادولو کے مطابق ریاض اور مشرقی صوبے میں ڈرونز کو روکا گیا۔ اس سے ایک روز قبل بدھ کو سعودی فضائی دفاعی نظام نے ریاض کی جانب آنے والے تین کروز میزائلوں اور مکہ مکرمہ سمیت جنوبی سعودی عرب کی سمت بڑھنے والے دو ڈرونز کو روکنے کا دعویٰ کیا تھا۔ سعودی سول ڈیفنس کے مطابق روکے گئے دو بیلسٹک میزائلوں کا ملبہ مکہ ریجن کے گاؤں صبوحہ میں گرا تھا۔ فراہم کردہ رپورٹ میں ان واقعات کے نتیجے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی تفصیلات نہیں دی گئیں۔ دوسری جانب حوثی گروپ نے جمعرات کو دعویٰ کیا کہ اس کی فورسز نے سعودی عرب کی مشرق سے مغرب تک جانے والی اہم تیل پائپ لائن اور بحیرہ احمر کے ساحلی شہر ینبع میں تیل کی ایک تنصیب کو نشانہ بنایا۔ حوثیوں کے فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے ایکس پر بیان میں کہا کہ ایک کارروائی کے دوران ڈرون کے ذریعے ایسٹ ویسٹ پائپ لائن کے پمپنگ اسٹیشن نمبر 7 کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ دوسری کارروائی میں بیلسٹک میزائل سے ینبع کی تیل کی تنصیب کو ہدف بنایا گیا۔ یحییٰ سریع نے سعودی عرب کے ایک ہوائی اڈے اور یمن کی سرحد کے قریب واقع ایک فضائی اڈے کو بھی نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا۔ ان کے مطابق چاروں کارروائیاں کامیاب رہیں، تاہم ان دعوؤں کی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی۔ سعودی عرب کی مشرق سے مغرب تک جانے والی پائپ لائن خلیج فارس کے بجائے بحیرہ احمر کے راستے تیل کی ترسیل کا اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے اس پر حملے کا دعویٰ عالمی توانائی کی فراہمی اور خطے کی سلامتی کے حوالے سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تاحال سعودی حکام کی جانب سے حوثیوں کے تیل پائپ لائن، ینبع کی تنصیب اور دیگر فوجی اہداف پر حملوں کے دعوؤں کی تفصیلی تصدیق یا تردید سامنے نہیں آئی۔

کانگو: دیہی علاقوں میں ایبولا وائرس وبا میں تیزی، ڈبلیو ایچ او کی تنبیہ

جنیوا: عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے جمعہ 13 نومبر کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ افریقی ملک ڈیموکریٹک ریپبلک کانگو میں ایبولا وائرس کی مہلک وبا اب کئی دیہی علاقوں میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اس ملک میں اس وبا کے باعث اب تک پانچ ہزار سے زائد انسان ہلاک ہو چکے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں اقوام متحدہ کے صحت کے ادارے ڈبلیو ایچ او کی طرف سے کہا گیا کہ کانگو میں، جہاں ایبولا وائرس کی موجودہ وبا گزشتہ کئی عشروں کے دوران سب سے زیادہ جان لیوا ثابت ہو چکی ہے، ایبولا وائرس کا کئی دیہی علاقوں میں تیز رفتار پھیلاؤ طبی ماہرین کے لیے شدید تشویش کی وجہ بن رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ایمرجنسی ریلیف کوآرڈینیٹر چکوے آئہیک ویازو نے جنیوا میں کہا کہ کانگو میں ایبولا کی موجودہ وبا کے آغاز کے چھ ماہ بعد اس مرض سے ابتدائی طور پر زیادہ متاثرہ علاقوں میں ریکارڈ کیے جانے والے نئے کیسز کی تعداد تو بتدریج کم ہو رہی ہے، تاہم یہ "پیش رفت مثبت ہونے کے باوجود کافی نہیں" ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگو کے شہر بونیا میں ایبولا وائرس کے مریضوں کے علاج کے لیے قائم کردہ مراکز میں اس وقت دستیاب بستروں کی نصف تعداد پر مریض موجود ہیں اور باقی بستر خالی ہیں، مگر اہم بات یہ ہے کہ یہ وبائی بیماری اب کانگو کے دیہی علاقوں میں زیادہ پریشان کن انداز میں پھیل رہی ہے۔ کانگو کے دارالحکومت کنشاسا میں ابھی کل جمعرات کے روز ہی حکومت کے جاری کردہ اعداد و شمار کے ساتھ اس امر کی تصدیق ہو گئی تھی کہ ڈیموکریٹک ریپبلک کانگو کہلانے والے اس وسیع و عریض افریقی ملک میں ایبولا وائرس کے اب تک 11 ہزار سے زائد مصدقہ کیسز سامنے آ چکے ہیں اور ان میں سے پانچ ہزار سے زائد مریض ہلاک بھی ہو چکے ہیں۔

وائٹ ہاؤس کے قریب فائرنگ سے میلانیا کا میری لینڈ کا سفر تاخیر کا شکار

واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس کے قریب آج جمعرات کو فائرنگ کے ایک واقعے کے باعث امریکی خاتونِ اول میلانیا ٹرمپ کے ریاست میری لینڈ کے سفر میں تاخیر ہو گئی۔ سی این این نیٹ ورک نے میلانیا ٹرمپ کے ایک ترجمان کے حوالے سے بتایا کہ فائرنگ کی وجہ سے وائٹ ہاؤس سے ریاست میری لینڈ میں واقع جوائنٹ بیس اینڈریوز تک ان کے قافلے کی روانگی میں معمولی تاخیر ہوئی۔ میلانیا ٹرمپ کا قافلہ صبح 8 بج کر 22 منٹ پر وائٹ ہاؤس سے جوائنٹ بیس اینڈریوز کے لیے روانہ ہوا جہاں ان کے ہمراہ امریکی نائب صدر کی اہلیہ اوشا وینس بھی موجود تھیں اور وہ "تھینکس گیونگ" سے قبل فوجی خاندانوں اور پرائمری سکولوں کے طلبہ سے ملاقات کے لیے ان کے ساتھ ریاست الاباما کے فورٹ روکر جانے کی تیاری کر رہی تھیں۔ دریں اثنا پولیس نے امریکی دارالحکومت کے ایک سپورٹس ہال اور اس کے اطراف میں پیش آنے والے اس فائرنگ کے واقعے میں ایک شخص کے ہلاک اور 4 دیگر کے زخمی ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

امریکہ میں برتھ ٹورزم کے خلاف کارروائی، 6 ہزار ویزے منسوخ

واشنگٹن: امریکہ نے بچے کی پیدائش کے ذریعے شہریت حاصل کرنے کے مقصد سے ملک کا سفر کرنے والے غیر ملکی شہریوں کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے اب تک 6 ہزار سے زائد ایسے افراد کے ویزے منسوخ کر دیے ہیں، جو اس سرگرمی میں براہ راست ملوث تھے یا دوسروں کو اس کے لیے مدد فراہم کر رہے تھے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں بتایا کہ محکمہ کی 'برتھ ٹورزم پریوینشن ٹاسک فورس' نے اب تک 6 ہزار سے زیادہ غیر ملکیوں کے ویزے منسوخ کیے ہیں۔ یہ افراد بچے کی پیدائش کے لیے امریکہ کا سفر کرنے یا اس عمل کو فروغ دینے میں ملوث تھے۔ محکمہ خارجہ نے اپنے بیان میں کہا کہ وہ اس سرگرمی میں ملوث ہر شخص کی شناخت کر رہا ہے اور اسے جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔ یہ تعداد 31 اکتوبر کو جاری کردہ اعداد و شمار سے زیادہ ہے، جب محکمہ خارجہ نے 4 ہزار سے زائد ویزے منسوخ کرنے کی اطلاع دی تھی۔ تاہم تازہ بیان میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ اس کے بعد کتنے مزید ویزے منسوخ کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل اکتوبر میں محکمہ خارجہ نے بتایا تھا کہ بچے کی پیدائش کے ذریعے شہریت حاصل کرنے کے مقصد سے امریکہ کا سفر کرنے کے معاملے میں منسوخ کیے گئے ویزوں میں 700 سے زیادہ چینی شہریوں کے تھے۔ تاہم تازہ اعلان میں متاثرہ افراد کی قومیت کے حوالے سے کوئی تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔

نیروبی میں عمارت کا حصہ گرنے سے چھ افراد ہلاک

نیروبی، 13 نومبر (یواین آئی) کینیا کی نیروبی کاؤنٹی میں ایک زیر تعمیر عمارت کا کچھ حصہ گرنے سے کم از کم چھ مزدور ہلاک ہو گئے۔ مقامی میڈیا نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، سیو کیا ؤ ایس جی آر ایکسپریس روڈ کے قریب ایک زیر تعمیر عمارت کی نویں منزل پر کنکریٹ ڈالنے کا کام جاری تھا کہ اچانک ڈھانچے کا ایک حصہ گر گیا۔ نیروبی پولیس کے سربراہ عیسیٰ محمد نے بتایا کہ آج صبح ابتدائی امدادی کارروائیوں کے دوران تین لاشیں نکالی گئیں، اور بعد ازاں ملبے سے مزید تین ادھیڑ عمر مردوں کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ انہوں نے بتایا کہ دیگر پانچ مزدوروں کو بچا کر قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا گیا ہے جبکہ عمارت گرنے کے وقت تعمیراتی مقام پر موجود لوگوں کی صحیح تعداد کا ابھی پتہ لگایا جا رہا ہے۔ واقعے کی تحقیقات شروع ہونے کے ساتھ ہی، نیروبی سٹی کاؤنٹی کی فائر بریگیڈ، تلاش اور امدادی ٹیموں کو جائے وقوعہ پر تعینات کر دیا گیا ہے۔ مسٹر محمد نے عام لوگوں اور ایس جی آر ٹرمینس کے قریب ممباسا روڈ استعمال کرنے والے ڈرائیوروں سے اپیل کی ہے کہ وہ متاثرہ علاقے سے دور رہیں تاکہ ہنگامی ٹیمیں امدادی کارروائیاں جاری رکھ سکیں۔ متاثرین کی شناخت اور نقصان کا مکمل تخمینہ ابھی نہیں لگایا جا سکا ہے۔ یہ تازہ واقعہ نیروبی کے ایسٹلے میں ایک 18 منزلہ عمارت کے گرنے کے چند ہفتوں بعد پیش آیا ہے، جس میں آٹھ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

یہ فیصلہ روس نہیں کر سکتا کہ یوکرینی امن مذاکرات میں یورپ کی نمائندگی کون کرے گا، کایا کالاس

یورپی یونین کی خارجہ سیاسی امور کی نگران اعلیٰ ترین عہدیدار کایا کالاس نے کہا ہے کہ یوکرینی جنگ کے خاتمے کے لیے امن مذاکرات سے متعلق یہ فیصلہ کرنا روس کا کام نہیں کہ اس بات چیت میں یورپ کی نمائندگی کون کرے گا۔ آئرلینڈ کے دارالحکومت ڈبلن سے موصولہ رپورٹوں کے مطابق کایا کالاس نے یہ بات 13 نومبر جمعے کے روز کہی۔ عرف عام میں 'یورپی یونین کی وزیر خارجہ' قرار دی جانے والی اس خاتون رہنما نے ڈبلن میں یورپی یونین کی سمٹ میں شرکت کے لیے اپنی آمد کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، "وہ (روسی رہنما) مذاکرات کی میز پر اپنے ساتھ کسی مضبوط فریق کی موجودگی نہیں چاہتے، کیونکہ وہ اپنے زیادہ سے زیادہ مطالبات منوانے کے لیے دباؤ ڈالنا چاہتے ہیں۔" صحافیوں کے ساتھ اپنی اس گفتگو میں کایا کالاس نے کہا کہ اب، جب یورپ یوکرین پر روس کے فوجی حملے کے ساتھ شروع ہونے والی جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات کی میز پر اپنی جگہ لینے والا ہے، یورپ کو یہ دھیان بھی رکھنا ہوگا کہ وہ "روس کی چالوں میں سے کسی کا شکار نہ ہو" اور یہ کہ یوکرینی جنگ کے خاتمے کے لیے اہم ترین ترجیح فوری جنگ بندی ہے۔ آئرلینڈ کے دارالحکومت میں، جہاں آج جمعے کو ہونے والی یورپی یونین کی سربراہی کانفرنس سے قبل کل جمعرات کو یورپی سیاسی برادری کی سمٹ بھی ہوئی تھی، کایا کالاس نے مزید کہا، "ہم سب سے پہلے سیز فائر چاہتے ہیں، بلا تاخیر۔" ساتھ ہی یورپی یونین کے خارجہ امور کی نگران اس عہدیدار نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا، "اگر ہم نے اس بارے میں بات کرنا شروع کر دی کہ یورپی سلامتی کے ڈھانچے سے متعلق روس کیا کہہ رہا ہے اور اس کے مطالبات کیا ہیں، تو ہم دراصل اس جال میں پھنس جائیں گے، جو ماسکو ہمارے لیے بچھا رہا ہے۔"

جرمنی کی یوکرین کو موسم سرما کے لیے 200 ملین یورو کی اضافی امداد

برلن، 13 نومبر (یواین آئی): جرمنی نے یوکرین میں موسم سرما کے دوران توانائی، حرارت اور پانی کی سپلائی برقرار رکھنے میں مدد کے لیے 200 ملین یورو (221 ملین ڈالر) کی اضافی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ فنڈز پارلیمنٹ کی بجٹ کمیٹی نے منظور کیے ہیں۔ جرمن وزیر خارجہ جوہان وڈے فل نے ایک بیان میں روسی صدر ولادیمیر پوتن پر الزام لگایا کہ وہ یوکرین کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کے لیے اس کے شہری بنیادی ڈھانچے کو جان بوجھ کر نشانہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوکرین کے شہری بنیادی ڈھانچے پر روس کے ٹارگٹڈ حملوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماسکو سنجیدہ مذاکرات کے بجائے اس امید پر انحصار کر رہا ہے کہ موسم سرما کی سردی اس کے حق میں کام کرے گی۔ ان کے بقول، یہ حکمت عملی ناکام ہوگی کیونکہ پوتن یوکرین اور اس کے شراکت داروں کی ثابت قدمی کو مسلسل کم تر سمجھ رہے ہیں۔

چینی جاسوس کے ساتھ مبینہ تعلقات کے معاملے پر این ویڈیا کے سابق سربراہ جینسن کو سینیٹ کمیٹی نے طلب کیا

واشنگٹن، 13 نومبر (یواین آئی) امریکہ میں سینیٹ کی ایک کمیٹی نے این ویڈیا کے سابق چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) جینسن ہوانگ کو ایک خاتون کے ساتھ مبینہ پریم تعلقات اور اس خاتون پر چینی جاسوس ہونے کے شبہ کے معاملے میں اگلے ماہ گواہی دینے کے لیے طلب کیا ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق، دنیا کی سب سے قیمتی کمپنیوں میں شمار ہونے والی کمپنی این ویڈیا کے سربراہ کے عہدے سے مسٹر ہوانگ نے جمعرات کو اچانک 'استعفیٰ' دے دیا۔ غیر ازدواجی تعلقات کے مبینہ انکشافات کے بعد ان کی ساکھ کو شدید دھچکا لگا ہے۔ اس پیش رفت نے سلیکون ویلی میں کھلبلی مچا دی ہے۔ وزیر تجارت ہاورڈ لٹنک کو بھی دسمبر میں سینیٹ کی بینکنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ ان پر چین کو این ویڈیا کی حساس مصنوعی ذہانت چپ برآمد کرنے کے حوالے سے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس تنازعے کے سرخیوں میں رہنے کے درمیان صرف پانچ دنوں میں شیئر بازار میں این ویڈیا کی مارکیٹ ویلیو میں 550 بلین ڈالر (415 بلین پاؤنڈ) کی کمی آئی ہے۔ سینیٹر ٹم اسکاٹ نے جمعرات کو مسٹر ہوانگ اور مسٹر لٹنک کو خطوط بھیج کر سینیٹ کی بینکنگ کمیٹی کے سامنے گواہی دینے کی درخواست کی۔ جنوبی کیرولائنا سے ریپبلکن پارٹی کے سینیٹر اسکاٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، حالیہ خبروں نے ہماری قومی سلامتی اور حساس امریکی ٹیکنالوجی کے تحفظ کے حوالے سے سنگین خدشات پیدا کر دیے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا، "امریکی عوام جوابات جاننے کے حقدار ہیں۔" مسٹر اسکاٹ نے مسٹر ہوانگ سے 3 دسمبر کو رضاکارانہ طور پر کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کو کہا ہے۔ تاہم، انہوں نے متنبہ بھی کیا ہے کہ کمیٹی ان کی گواہی کو یقینی بنانے کے لیے سمن بھی جاری کر سکتی ہے۔ امریکی پارلیمنٹ کے ایوان نمائندگان کی تین کمیٹیوں - انٹیلی جنس امور، امور خارجہ اور چین سے متعلق ایک کمیٹی - نے بھی مسٹر ہوانگ کو خط بھیج کر 9 دسمبر کو بند کمرے میں ہونے والی پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے کچھ نامعلوم عہدیداروں کی جانب سے امریکی میڈیا کو بریفنگ دیے جانے کے بعد مسٹر لٹنک کے کردار کی بھی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے۔ عہدیداروں کے مطابق، وزیر تجارت نے چین کو جدید ترین اے آئی چپ کی برآمد پر پابندیوں کو مزید سخت کرنے کی کوششوں میں تاخیر کی تھی۔ محکمہ تجارت کے ایک ترجمان نے امریکی میڈیا کو بتایا کہ مسٹر لٹنک نے سینیٹ کی بینکنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہونے پر "رضاکارانہ" رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ مسٹر ہوانگ 1993 سے این ویڈیا کا عوامی چہرہ رہے ہیں۔ انہوں نے اتوار کو اپنی بیوی سے بے وفائی" کا اعتراف کیا تھا۔ اس سے قبل یہ خبریں آئی تھیں کہ ان کے ایلس ہوانگ نامی خاتون سے پریم تعلقات تھے جن پر چینی جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ دریں اثنا، بدھ کو یہ خبر بھی سامنے آئی کہ مسٹر ہوانگ کے مبینہ طور پر ایک اور خاتون سے بھی تعلقات تھے۔ اس بار یہ تعلقات این ویڈیا کی ایک سینئر افسر کے ساتھ بتائے گئے ہیں۔

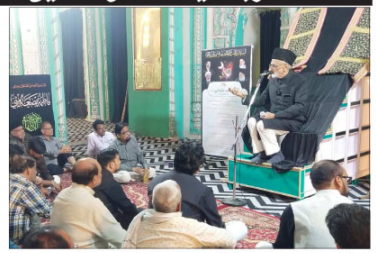
پرانے لکھنؤ میں محرم جیسا ماحول، عزاداروں نے سیاہ لباس زی

حضرت فاطمہ زہرا کے بغیر عصمت کا مرقع مکمل نہیں ہوسکتا: پروفیسر کمال الدین اکبر

جگہ جگہ تابوت کی زیارت کا □ تن کیے □ حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت آج، شبِ شہادت کی مناسبت سے مختلف مقامات پر مجالس کا انعقاد

کربلا دیانت الدولہ میں قدیمی تیسری کے تابوت کی زیارت □ روضۂ بیت الحزن میں طرحی شب بیداری کا انعقاد □ اہتمام



لکھنؤ: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی شب کی مناسبت سے جمعہ کے روز شہر کے مختلف مقامات پر مجالس وماتم کا اہتمام کیا گیا اور آپ کے تابوت کی زیارت کرائی گئی۔ عزاداروں نے سیاہ لباس زیب تن کیے۔ رات گئے تک مجالس و ماتم کا سلسلہ جاری رہا۔ پرانے شہر میں ہر جہاں ماحول بنا ہوا ہے۔ عزاداروں نے اپنے اپنے علاقوں میں سیاہ پرچم لہرا دیے ہیں۔ پرچم نصب کر رکھے ہیں۔

امام باڑہ قائم خانوں سجاد باغ میں آج تیسری مجلس ہے ذاکر (مولانا) اسد عباس نے خطاب کیا۔ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم نے فرمایا "فاطمہ میرا جز ہیں"۔ مولانا نے جب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر ہونے والے ظلم وستم کا ذکر کیا تو عزادار رونے لگے۔ مجلس کے بعد انجمن سجادیہ نے نوحہ خوانی کی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لاڈلی دختر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں امام باڑہ سبطین آباد، حضرت گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا پروفیسر کمال الدین اکبر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے بغیر عصمت کا مرقع مکمل نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے قبل اسلام کے دشمنوں نے جب بھی شکست کھائی، وہ دوبارہ مقابلے کے لیے واپس آئے، لیکن ہمارے ہی مقابلے کے لیے جو دوبارہ آئے ان کی ہمت نہیں کر سکے، کیونکہ ہمارے ہی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا بھی شامل تھیں۔ مولانا نے کہا کہ میدان میں مباہلہ میں سچائی کا امتحان تھا۔ سب سے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ امام حسن علیہ السلام آپ کی انگلی تھامے ہوئے تھے اور امام حسین علیہ السلام آغوش رسالت میں تھے۔ بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا پیچھے تھیں اور حضرت علی علیہ السلام۔ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے پیچھے تھے، جو کہ کوئی مورخ یہ نہ کہہ سکے کہ حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت کے خوف سے نصاریٰ نجران ڈر کر پیچھے ہٹ گئے تھے۔ لیکن حقیقت یہ سامنے آئی کہ یہاں مقابلہ شجاعت کا نہیں، بلکہ سچائی کا تھا۔ اسی لیے دشمن کو شکست بھی سچائی اور صداقت کے معیار پر دی گئی۔ اہل بیت عصمہم السلام کو دیکھ کر نصاریٰ نے کہا کہ ہم ایسے چہرے دیکھ رہے ہیں کہ اگر یہ پہاڑ کو اشارہ کردیں تو وہ اپنی جگہ چھوڑ دے۔ اس لیے ہم مقابلہ نہیں کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی آمد سے عصمت کا مرقع مکمل ہوا تو بغیر کسی مقابلے کے سچی دشمن کو شکست ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ اہل بیت علیہم السلام کی سچائی اس منزل پر ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں، وہ واقعات بھی اسی کے مطابق ڈھل جاتے ہیں۔ مجلس کے اختتام پر انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کا واقعہ بیان کیا۔ مجلس عزا میں بارگاہ سیدۃ عالمیں میں شعرائے کرام نے منظوم ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض سید رضا زیدی نے انجام دیے۔ یہ مجالس سالانہ فخر رہبری، دہلی کی جانب سے منعقد کی جاتی ہیں۔

امام باڑہ امامین منصور نگر میں پانچویں مجلس سے مولانا فضل حیدر جعفری نے خطاب کیا۔ انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا کی مختصر زندگی میں دین اسلام کے لیے انجام دی جانے والی خدمات کا ذکر کیا۔ اسی طرح رہنمائی رائے تالاب اور طاہر جروالی بال میں جمعرات کو منعقدہ مجالس سے مولانا ثقی رضا نے خطاب کیا۔ مجلس سے قبل شکیل دنایاب نے نوحہ خوانی کی۔

امدرسہ سکاویلی اقبال نگر منعقدہ جمع کھتی میں آج کی مجلس سے مولانا محسن خان نے خطاب کیا۔ مجالس کا اہتمام انجمن دیسہ علی امرنے کیا ہے۔

منصور نگر میں آج دوسری مجلس سے مولانا قمبر علی رضوی نے خطاب کیا۔

بزم زینت کی جانب سے مسجد اختر حسین ٹاپے والی گلی میں منعقدہ مجلس میں سیدعلی امام زیدی "گوہر لکھنوی" نے مرثیہ خوانی کرتے ہوئے حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کا منظر بیان کیا تو عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

درگاہ حضرت عباس علیہ السلام، رستم نگر میں آج کی مجلس سے مولانا باقر سجاد زیدی نے خطاب کیا۔ کل کی مجلس سے مولانا کلب جوادات 30:8 بجے خطاب کریں گے۔

ندیری مسجد مہدی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔ چھوٹے امام باڑہ حسین آباد میں بتاعت جعفری کی جانب سے منعقدہ مجلس سے مولانا ہاشمی حسن خان نے خطاب کیا۔ کل دوپہر 3 بجے مولانا نجیب الحسن زیدی اور رات 30:8 بجے مولانا محمد میاں عابدی مجلس سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شمعیں روشن کرکے تابوت برآمد کیا جائے گا۔

الہٰذری مسجد میدان ایل انچ خان میں مولانا سید افضل رضوی نجفی نے مجلس سے خطاب کیا۔ امام باڑہ بیشت زہرا صاحب گنج میں دوسری مجلس سے مولانا شاہد محمد علی رضوی نے خطاب کیا۔

ازائرین باب المراد کھنڈی کی جانب سے امام باڑہ آغا باقر چوک میں جمعہ سے تین روز مجالس کا آغاز ہوگیا۔ آج کی مجلس سے مولانا محمد عسکری نے خطاب کیا۔ مسجد دلی العصر مفتی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا ثقی رضا نے خطاب کیا۔ مجلس سے قبل شکیل دنایاب نے نوحہ خوانی کی۔

مدرسہ سکاویلی اقبال نگر منعقدہ جمع کھتی میں آج کی مجلس سے مولانا محسن خان نے خطاب کیا۔ مجالس کا اہتمام انجمن دیسہ علی امرنے کیا ہے۔

"مدینے میں برپا ہے ایک قیامت، دردِ زہرا جلا جا رہا ہے"

کی زمین پر اپنے نوحے پیش کیے۔ تمام دس انجمنوں نے نوحہ خوانی کی، جسے سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ اس سے قبل مجلس سے مولانا یوسف عباس نے خطاب کیا۔ مجلس کا آغاز قاری نعیم جُبّی نے تلاوت کلام پاک سے کیا، جب کہ نظامت کے فرائض حیدر رضانے انجام دیے۔

پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے موقع پر پرومنہ بیت الحزن، رستم نگر میں ہفتہ کی رات 12 بجے خواتین کی مجلس منعقد کی جائے گی۔ مجلس سے ذاکرہ اسماء خطاب کریں گی۔ 125 سال سے برآمد ہونے والے اس تابوت کو خواتین مجلس کے بعد زیارت فاطمہ لے جائیں گی۔ یہ مجلس تاریخی میں منعقد کی جاتی ہے۔

خاتون جنت، شہزادیٔ کونین، مادر حسنین، دل بند مصطفےٰ، زوجہ مرتضیٰ، حضرت فاطمہ زہرا کی دلسوز شہادت کے تڑپتی میں منعقد حسینی فرسٹ کے زیر اہتمام سہ روزہ مجالس بعنوان عزائے فاطمیہ کا انعقاد کشیری محلہ واقع مسجد قدیم رسول میں خواندہ عشا کیا گیا ہے جنہیں عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی خطاب کررہے ہیں۔ اطلاع کے مطابق ان سہ روزہ مجالس کی دوسری مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری جون نے کیا جس کے بعد منتخب شعراء نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ مجلس کے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید رضا حسین رضوی نے جناب فاطمہ زہرا کی عظمت، سیرت وتعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا کا کردار اور سیرت طیبہ تمام انسانوں، بالخصوص مسلم خواتین کے لیے ایک کامل اور مثالی نمونہ ہے۔ رسول خدا کی چہیتی بیٹی نے اپنی مختصر زندگی میں اخلاق، عبادت، اور سماجی وگھریلو ذمہ داریوں کی وہ اعلیٰ مثالیں قائم کیں جو تاریخ کا روشن ترین باب ہیں۔ مولانا نے شہزادیٔ کی مصیبتیں بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے نوحہ خوانوں نے یہ مرثیہ پڑھا کہ گررات کی تاریکی پر یہ مصائب گزرے تو دن کی سفیدی میں تبدیل ہوجاتے اور دن پر پڑتے تو یہ رات کی تاریکی میں تبدیل ہوجاتے۔ جسے سن کر عزاداروں کی آنکھوں سے آنسو چھلک اٹھے۔

غازی منڈی میں آج مجلس

لکھنؤ: حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے موقع پر ہر جمعہ کے روز کربلا دیانت الدولہ، کاظمین روڈ پر خواتین کی جانب سے "تیسری کا تابوت" کے عنوان سے ایک مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس سے ذاکرہ نگار فاطمہ زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد شہزادیٔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے شبیہ تابوت کی زیارت کرائی گئی۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں خواتین نے شرکت کرکے تابوت کی زیارت کی۔ اس کے علاوہ امام باڑہ قصر حسنین، کاظمین روڈ میں مولانا غلام حسنین "صوف جونپوری" کی مجلس سے خطاب کیا۔

عزاخانہ شیخ ہادی حسین میں آج مجلس

لکھنؤ: حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کے موقع پر ہفتہ کے روز عزاخانہ شیخ ہادی حسین، درگاہ روڈ، رستم نگر میں شام 45:6 بجے مجلس کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا شیخ محمد علی خطاب کریں گے۔

عزاخانہ اشرف النساء میں آج مجلس

لکھنؤ: شہزادیٔ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کے موقع پر ہفتہ کی رات 9 بجے عزاخانہ اشرف النساء، بنیاد باباں میں مجلس کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے مولانا بابال کاظمی خطاب کریں گے۔

□ دستہ خطیب الایمان کی جانب سے روضۂ کاظمین میں شہزادیٔ کونین جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی مناسبت سے منعقدہ مجلس سے مولانا مشتاق نیدی نے خطاب کیا۔ مولانا نے شہزادیٔ پر ہونے والے مظالم اور مصائب بیان کیے، جنہیں سن کر مومنین اشکبار ہوگئے۔ مجلس کے بعد عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

درگاہ حضرت عباس علیہ السلام، رستم نگر میں آج کی مجلس سے مولانا باقر سجاد زیدی نے خطاب کیا۔ کل کی مجلس سے مولانا کلب جوادات 30:8 بجے خطاب کریں گے۔

ندیری مسجد مہدی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا اعجاز اطہر نے خطاب کیا۔ چھوٹے امام باڑہ حسین آباد میں بتاعت جعفری کی جانب سے منعقدہ مجلس سے مولانا ہاشمی حسن خان نے خطاب کیا۔ کل دوپہر 3 بجے مولانا نجیب الحسن زیدی اور رات 30:8 بجے مولانا محمد میاں عابدی مجلس سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد شمعیں روشن کرکے تابوت برآمد کیا جائے گا۔

الہٰذری مسجد میدان ایل انچ خان میں مولانا سید افضل رضوی نجفی نے مجلس سے خطاب کیا۔ امام باڑہ بیشت زہرا صاحب گنج میں دوسری مجلس سے مولانا شاہد محمد علی رضوی نے خطاب کیا۔

ازائرین باب المراد کھنڈی کی جانب سے امام باڑہ آغا باقر چوک میں جمعہ سے تین روز مجالس کا آغاز ہوگیا۔ آج کی مجلس سے مولانا محمد عسکری نے خطاب کیا۔ مسجد دلی العصر مفتی گنج میں منعقدہ مجلس سے مولانا ثقی رضا نے خطاب کیا۔ مجلس سے قبل شکیل دنایاب نے نوحہ خوانی کی۔

مدرسہ سکاویلی اقبال نگر منعقدہ جمع کھتی میں آج کی مجلس سے مولانا محسن خان نے خطاب کیا۔ مجالس کا اہتمام انجمن دیسہ علی امرنے کیا ہے۔

معیاری تحقیق کے لیے محنت، صبر اور نظم وضبط ناگزیر ہیں: پروفیسر اروند کمار

لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ کامرس میں توسیعی خطبے کا انعقاد



لکھنؤ،13 نومبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ کامرس کے زیر اہتمام وائس چانسلر پروفیسر امیتا چنیا کی تحریک اور رہنمائی میں تجارت وانتظام کے شعبوں میں تحقیق کے جدید رجحانات کے موضوع پر ایک توسیعی خطبے کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر مہمان مقررین کی حیثیت سے لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ کامرس کے سابق صدر اور سابق فیکلٹی ڈین پروفیسر اروند کمار اور ساجد انٹر نیشنل یونیورسٹی کے شعبۂ بزنس ایڈمنسٹریشن کے پروفیسر اے کے مشرا نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز شعبۂ کامرس کے صدر ڈاکٹر نیرج شکلا کے استقبالیہ کلمات اور تعارفی خطاب سے ہوا۔ انھوں نے دونوں ممتاز اہل علم کا تعریف مقدم کرتے ہوئے میدان تحقیق میں رہنما خطوط پیش کیے۔ اپنے خطاب میں پروفیسر اروند کمار نے تحقیق کے مناسب انتخاب، واضح تحقیقی مقاصد، منظم طریقۂ کار، موزوں طریقۂ تحقیق اور سائنسی طرز فکر کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انھوں نے بالخصوص اس کہ تحت منتخب ایک محقق کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ ان کے مطابق معیاری تحقیق کے لیے محض علمی معلومات اور فنی مہارت کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے مسلسل محنت، صبر، نظم وضبط، جدت فکر اور تحقیق کے تئیں مکمل انہماک بھی ضروری ہے۔ انھوں نے محققین کو تحقیق کے معیار، صداقت، قابل اعتماد نتائج اور اخلاقی اصولوں کو مقدم رکھنے کی تلقین کی۔ دوسرے مہمان مقرر پروفیسر اے کے مشرا نے مؤثر اور منظم تحقیق کے طریقۂ کار پر عملی رہنمائی فراہم کی۔ انھوں نے موضوع تحقیق کے انتخاب سے لے کر تحقیقی خاکہ مرتب کرنے، مناسب طریقۂ تحقیق اختیار کرنے، اعداد وشمار جمع کرنے اور ان کے تجزیے نیز تحقیقی نتائج کو مؤثر انداز میں پیش کرنے تک کے مختلف مراحل پر تفصیلی گفتگو کی۔ انھوں نے بتایا کہ کامیاب تحقیق کے لیے واضح مقاصد، منطقی تجزیہ، مناسب منصوبہ بندی اور نتائج کا قابل اعتماد ہونا نہایت ضروری ہے۔ ان کا خطاب محققین کے لیے خصوصی طور پر مفید اور معلومات افزا ثابت ہوا۔ اس پروگرام کی نظامت ڈاکٹر نیرج شکلا اور شکریہ تقدیم ڈاکٹر کمتیش کمار نے ادا کیے۔ اس اہم پروگرام کے کامیاب انعقاد میں شعبۂ کامرس کے ڈاکٹر زیب النساء، آفرین فاطمہ، ڈاکٹر انوجو تیواری، ڈاکٹر مرتل سونی، ڈاکٹر پوجا مشرا، ڈاکٹر اوما کانت، جناب رئیست ورما، ڈاکٹر رشی پانڈے اور ڈاکٹر سندیپ کورنے اہم کردار ادا کیا۔ اس پروگرام میں کامرس اور بزنس ایڈمنسٹریشن شعبہ جات کے طلبہ نے شرکت کی۔

شبیہ روضۂ زینبیہ میں سات روزہ 48واں روح پرور اجتماع جاری

غم فاطمہ کے ساتھ اپنے غم کو ہم آہنگ کرنا چاہیے: مولانا آغا اعجاز مہدی



لکھنؤ پریس ریلیز، 13 نومبر 2026: راجہ بی پی مہتہ کے عقیدت رائے تالاب واقع شبیہ روضۂ زینبیہ میں ماہی آرہا کمیٹی کے زیر اہتمام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی مناسبت سے سات روزہ مجالس بعنوان "48واں روح پرور اجتماع" کا انعقاد 10 سے 16 نومبر تک جاری ہے۔ روضہ کے طاہر جروالی ہال میں روزانہ شام 10 بجے مجالس منعقد کی جارہی ہیں۔ مجالس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوتا ہے جس کے بعد شعرائے کرام بارگاہ معصومہ کونین میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد مقتای و بیرونی علماء ذاکرین اور خطباء اہل بیت خطاب کرتے ہیں۔ دوران مجلس مولانا بھی اہتمام کیا گیا ہے، جب کہ پروگرام میں تعاون کرنے والے مومنین کے مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی بھی کی جاتی ہے۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے بتایا کہ 3 جمادی الثانی، مطابق 13 نومبر بروز جمعہ مجالس سے متعلق میں مرحوم آغا سید مرتضیٰ حسین، مولانا سید مشتاق نیدی، مولانا آغا اعجاز مہدی خان، مولانا سید یاسر حسین عابدی اور مولانا سید فیروز حسین زیدی نے خطاب کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا آغا اعجاز مہدی نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا بصیرت افروز تذکرہ فرمایا۔ آغا مہدی نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہرا کو سمجھنے کا ایک اہم زریعہ ہے کیونکہ اس خطبہ میں حضرت زہرا نے اپنے قیام کے اسباب وعلل تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا کا غم ہمارے غم کا معیار بھی وہی ہونا چاہیے جو حضرت فاطمہ کے غم کو حاصل تھا۔ جب تک ہم غم فاطمہ کو درک نہیں کریں گے، اس وقت تک فاطمی نہیں بن سکتے۔ انہوں نے شہزادیٔ کونین کے مصائب بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بی بی پر ایسے مصائب گزرے کہ خود آپ نے مرثیہ پڑھا کہ اگر یہ مصائب رات کی تاریکی پر پڑتے تو وہ دن کی روشنی میں تبدیل ہوجاتی اور گردن پر پڑتے تو دوپہر کی تاریکی میں بدل جاتا۔ یہ بیان سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ مجلس کے بعد مومنین میں تبرک تقسیم کیا گیا۔ روضۂ زینبیہ کے متولی آمن رضوی نے بتایا کہ 4 جمادی الثانی، مطابق 14 نومبر بروز ہفتہ مجالس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوگا۔ مختلف شعراء منظوم خوانی کریں گے، جب کہ مولانا سید مظفر حسین عابدی، مولانا سید زہیر آقا، مولانا سید محمد حسنین باقری، مولانا سید انور حسین رضوی اور مولانا سید باقر علی زیدی خطاب کریں گے۔

اعظم خان کی حفاظت کو لے کر کھلیش یادو کو تشویش

لکھنؤ 13 نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اکھلیش یادو نے اعظم خان کو لے کر اہم ذمہ داری کا اعلان کیا ہے۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ اعظم خان کو غازی آباد جیل سے نکال کر بتایا معلوم ہوتا ہے کہ اسے جیل سے باہر لے جایا جا رہا ہے۔ اکھلیش نے اعظم خان کی حفاظت کو لے کر تشویش ظاہر کی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ کوئی غفلت نہ برتی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اعظم خان کی صحت اور حفاظت کو یقینی بنانا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

جبل کل ملازمین یونین کا زبردست دھرنا ومظاہرہ

ملازمین کے مسائل اور استحصال کے خلاف بلند کی آواز



لکھنؤ: جبل کل ملازمین یونین اتر پردیش کی جانب سے آج جبل کل محکمہ کے صدر دفتر پر ملازمین کے مختلف مسائل، زیر التوا مطالبات اور ملازمین کے ساتھ ہونے والے استحصال کے خلاف دھرنا مظاہرہ کیا گیا۔ اس موقع پر تنظیم کے ذمہ داران نے واضح طور پر کہا کہ ملازمین کے حقوق، عزت وقار، انصاف اور ان کے جائز مطالبات پر کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ مستقل اور آؤٹ سورسنگ ملازمین کے مسائل الگ الگ نہیں، بلکہ پورے جبل کل خاندان سے متعلق ہیں۔ ملازمین کا استحصال، تنخواہوں سے متعلق مسائل، ملازمت کے امور میں بے ضابطگیاں اور دیگر زیر التوا مطالبات سنگین نوعیت کے مسائل ہیں، جن کا مقررہ مدت میں حل کیا جانا ضروری ہے۔ تنظیم نے کہا کہ ملازمین محکمہ کے تعاون کی ایک اہم بنیاد ہیں۔ ان کی خدمات اور محنت کا احترام کیا جانا چاہیے، نہ کہ انہیں مسائل اور استحصال کا سامنا کرنا پڑے۔ تنظیم نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ملازمین کے جائز مسائل کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ان کے جلد از جلد حل کو یقینی بنایا جائے۔ ساتھی خبر دار کیا کہ اگر ملازمین کے مفادات کو نظر انداز کرنے کا سلسلہ جاری رہا تو تنظیم ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر جدوجہد جاری رکھے گی۔ تنظیم نے اپنا مؤقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ ملازمین کی عزت وقار، حقوق اور انصاف کے معاملے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ مستقل ہوں یا آؤٹ سورسنگ کے ذریعے کام کرنے والے، تمام ملازمین ایک خاندان کا حصہ ہیں اور ان کے مفادات کے تحفظ کی آئرلائی اجتماعی طور پر لڑی جائے گی۔

پولس افسر کو ڈانٹتے ہوئے نظر آئے رکن پارلیمان ساکشی مہاراج

ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل، کہا تم کس قسم کے بہادر جب تھانے میں ہو رہی دلالی

لکھنؤ: 13 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے اناؤ ضلع سے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ ساکشی مہاراج کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے، جس میں وہ پولیس افسران کو ڈانٹتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ واقعہ موراوں تھانہ علاقہ میں پیش آیا، جہاں لڑائی میں زخمی ہوئے ایک بزرگ کی علاج کے دوران موت ہوگئی تھی۔ جب ایم پی سوگوار کنبہ سے ملاقات کرنے پہنچے تو وہ پولیس کی ایب تک کی کارروائی اور اراپدھی دیکھ کر دہر ہو گئے۔ انہوں نے جائے واقعہ پر موجود مرکل آفیسر (سی او) اور تھانہ انچارج پر تنقید کرتے ہوئے تھانہ کے اندر دلالی کا سنگین الزام عائد کر دیا۔ یہ پورا واقعہ موراوا پولیس اسٹیشن کے تحت پہاڑ پور گاؤں میں پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ 11 ستمبر کو گاؤں کے رہنے والے رام سروپ لودھی ایک چٹائی سے اپنے ٹریکٹر کے ساتھ گھر لوٹ رہے تھے۔ اس دوران کچھ شرپسندوں نے ان پر لاٹھیوں اور ساتھوں سے حملہ کر دیا جس سے نصف درجن سے زیادہ لوگ زخمی ہو گئے۔ اس حملے میں رام سروپ لودھی کو شدید چوٹیں آئیں۔ انہیں علاج کے لیے لکھنؤ کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا، جہاں تقریباً وہ 8 دن تک زندگی کی جنگ لڑنے کے بعد 8 نومبر کو ان کی آخری سانس لی۔ موت کے بعد گاؤں والوں کا غصہ پھوٹ نکلا، جیسے ہی بزرگ کی میت گھر گاؤں میں پہنچی، اہل خانہ اور متاثرہ گاؤں والوں کا غصہ پھوٹ نکلا، جیسے ہی بزرگ کی میت گھر گاؤں میں پہنچی، اہل خانہ اور متاثرہ گاؤں والوں کا غصہ پھوٹ نکلا۔ مقامی لوگ غصے سے بھڑک اٹھے۔ پولیس کی لاپرواہی سے ناراض گاؤں والوں نے اکوارئی ہائی میں روڈ بلاک کر کے احتجاج شروع کر دیا۔ جائے واقعہ پر پہنچے متعدی بی۔ پی۔ ایم ایس اے ضلع مجسٹریٹ لودھی گاؤں والوں کی شدید مخالفت اور غصے کا سامنا کرنا پڑا۔

یو پی میں دلت رائے دہندوں پر سب کی نظر

امیتابھ تیواری

اترپردیش میں اسمبلی انتخابات جیسے جیسے قریب آتے جارہے ہیں دلت رائے دہندوں کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ بی جے پی سے لے کر ہر پارٹی دلت رائے دہندوں کو رجھانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھ رہی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ دلت رائے دہندے ہندوستان کی اس سب سے بڑی ریاست میں اس بات کا فیصلہ کرسکتے ہیں کہ ریاست میں کس پارٹی کی حکومت بنے۔ ویسے بھی یو پی میں برسوں سے ذات پات کی سیاست ہوتی رہی ہے۔ ریاست میں درج فہرست طبقات یا ذاتیں جملہ آبادی کا 21 فیصد ہیں۔ کئی دہوں سے ان لوگوں کو مایاوتی کی بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی کٹر حامی سمجھا جاتا رہا ہے اور اب یہ سچ نہیں رہا۔ 2027ء اسمبلی انتخابات سے پہلے ہی بی جے پی، سماج وادی پارٹی۔ کانگریس اتحاد اور آزاد سماج پارٹی جیسی نئی سیاسی جماعتیں دلت رائے دہندوں سے اپنی تائید وحمایت کی اُمید لگائے بیٹھے ہیں۔ انھیں اچھی طرح اندازہ ہے کہ درج فہرست طبقات جس کی تائید کریں گے اس کی حکومت بنے گی، باالفاظ دیگر دلت اترپردیش میں حکومت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کریں گے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ دلت آبادی کوشھی، سیتاپور، ہردوئی، رائے بریلی اور اناؤ جیسے اضلاع میں اچھا خاصا اثر رکھتی ہے۔ مذکورہ اضلاع میں ان کی آبادی 30 فیصد سے زیادہ ہے۔ دوسری طرف شاملی، باغپت، مرادآباد، بریلی اور بلرام پور جیسے اضلاع میں دلتوں کی آبادی 11 تا 13 فیصد ہے۔ 8 اسمبلی حلقوں میں 10 فیصد سے کم ہے۔ 122 نشستوں کی اہمیت اس لئے بڑھ جاتی ہے کیوں کہ وہاں ایس سیز کی آبادی 20-30 فیصد ہے۔ ریاست کے جملہ 403 اسمبلی حلقوں میں سے 148 حلقوں میں دلتوں کی آبادی ریاستی اوسط سے زیادہ ہے اور یہ وہ نشستیں ہیں جہاں دلت نتائج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ہم 148 ایسے حلقوں کا جائزہ لیتے ہیں جہاں دلتوں کا بہت زیادہ اثر پایا جاتا ہے ان میں 2012ء کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو، 8 سماج وادی پارٹی کو 91، بی ایس پی کو 34، کانگریس کو 6 اور دیگر کو 9 حلقوں میں کامیابی ملی۔ 2017ء کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو 118، سماج وادی پارٹی کو 14، بی ایس پی کو 9، کانگریس کو 3 اور دوسری سیاسی جماعتوں کو 4 حلقوں میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اب چلتے ہیں 2022ء کے اسمبلی انتخابات میں ان سیاسی جماعتوں کی کارکردگی کی طرف، بی جے پی کو 93، ایس پی کو 43، کانگریس اور بی ایس پی کو صفر اور دیگر جماعتوں کو 12 حلقوں میں کامیابی ملی۔ (دلتوں کے زیراثر حلقوں کا مطلب ایسے حلقے جہاں دلتوں کی آبادی 21 فیصد سے زائد ہو) دلتوں میں جاٹو اور غیر جاٹو شامل ہیں۔ جاٹو دلت رائے دہندوں کی تعداد 12 فیصد ہے اور جو روایتی طور پر بی ایس پی کے حامی رہے۔ غیر جاٹو ایس سیز رائے دہندوں کی تعداد 9 فیصد ہے لیکن یہ بہت زیادہ منتشر گروہ ہے اور بی ایس پی پوری طرح ان پر اپنی اجارہ داری قائم نہ کرسکی۔ بی ایس پی کو ان کی تائید 44 فیصد اور 54 فیصد کے درمیان رہی۔ وہ بھی 2017ء کے اسمبلی انتخابات میں جاٹو دو دہوں تک بی ایس پی کے وفادار رہے اور بی ایس پی کو ان کی 60 تا 87 فیصد تائید وحمایت حاصل رہی۔ 2022ء میں بھی بی ایس پی کو ان کی تائید حاصل رہی لیکن بی ایس پی کو صرف ایک سیٹ پر کامیابی ملی۔ 2024ء میں بی ایس پی کو جاٹوؤں کی تائید گر کر 44 فیصد ہوگئی۔ غیر جاٹوؤں نے پہلے بی ایس پی سے دوری اختیار کی۔ اس طرح 2017ء کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کو غیر جاٹو رائے دہندوں کی تعداد 7 فیصد سے بڑھ کر 33 فیصد ہوگئی۔ اس طرح اُسے 26 نکات کا فائدہ حاصل ہوا اور 2022ء میں بڑھ کر 40 فیصد ہوگئی۔ بی جے پی نے اپنی خصوصی سیاسی حکمت عملی کے ذریعہ ان دونوں گروہوں کے اختلافات کا بھرپور فائدہ اُٹھا کر اعلیٰ ذات، غیر یادو او بی سیز اور غیر جاٹو ایس سیز کا ایک اتحاد تیار کرلیا جو جملہ آبادی کا 60 فیصد بنتے ہیں۔ اس دوران بی ایس پی کو غیر جاٹوؤں کی جو تائید تھی وہ گر کر 2022ء میں 27 ہوگئی اور 2024ء کے دوران اس میں مزید گراوٹ آئی جبکہ 2017ء تک بھی بی جے پی کو جاٹوؤں کی تائید یک ہندسی ہوا کرتی تھی۔ 2022ء میں وہ بڑھ کر 20 فیصد اور 2024ء میں 24 فیصد ہوگئی۔ 2024ء کے عام انتخابات میں یہ پیاٹرن پوری طرح ٹوٹ گیا۔ غیر جاٹو ایس سی سپورٹ (ایس پی اور اس کے اتحادیوں بشمول کانگریس) کو 2022ء میں 23 فیصد سے بڑھ کر 56 فیصد ہوگئی۔ اس طرح بی جے پی کو غیر جاٹو تائید 40 فیصد سے گھٹ کر 29 فیصد ہوگئی۔ اس اتحاد میں کانگریس کی موجودگی مددگار ثابت ہوئی۔ کیوں کہ اس نے یہ نعرہ لگایا کہ دستور اور تحفظات خطرہ میں ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ اترپردیش میں بی ایس پی کمزور پڑ گئی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ مایاوتی زیادہ سرگرم نہیں ہیں اس وجہ سے اسے بی جے پی کی بی ٹیم کہا جارہا ہے اور یہ لیبل مایاوتی اور بی ایس پی دونوں کے مفاد میں نہیں ہے۔ مایاوتی کے بارے میں یہی تصور کیا جاتا ہے کہ وہ حکمراں بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لئے ووٹ تقسیم کررہی ہے۔ ان حالات میں چندر شیکھر آزاد راون کی آزاد سماج پارٹی مایاوتی کی چھوڑی ہوئی خلاء کو پُر کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ چندر شیکھر آزاد کو دلت نوجوانوں میں کافی مقبولیت بھی حاصل ہورہی ہے۔ انھوں نے نگینہ لوک سبھا حلقہ سے کامیابی حاصل کی۔ اگرچہ ان کی پارٹی کی رسائی ہنوز محدود ہے جبکہ مایاوتی کے بھتیجہ آکاش آنند بھی بی ایس پی کے ووٹ کو مستحکم کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ انھیں مایاوتی نے پارٹی کا قومی کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے حالانکہ اس سے 25 دن قبل آکاش کو مایاوتی نے پارٹی سے نکال دیا تھا۔ ایس پی عام زمرہ اور غیر محفوظ زمرہ کی حامل نشستوں پر بھی ایس سی امیدواروں کو میدان میں اُتارنے کا منصوبہ بنارہی ہے کیوں کہ 2024ء کے عام انتخابات میں اس کی یہ سیاسی چال کامیاب رہی جب پارٹی نے ایودھیا کی پارلیمانی نشست سے ایک دلت امیدوار کو میدان میں اُتارا اور وہ کامیاب بھی ہوئے۔ اس کے علاوہ سماج وادی چھاتر سبھا کے ڈریس کیلئے نیلے رنگ کو اپنایا۔ بی ایس پی کے کمزور ہونے کا سب سے زیادہ فائدہ بی جے پی کو نہیں بلکہ سماج وادی پارٹی کو ہوا۔

کینسر کی دواؤں کو سستا اور قابلِ رسائی بنانا: مریضوں کو اولین ترجیح

جگت پرکاش نڈا



لفظ 'کینسر' ایک لمحے میں پورے خاندان کی زندگی بدل دیتا ہے۔ مرض کی تشخیص کے بعد مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ کو علاج، مالی وسائل اور مستقبل کے حوالے سے مشکل فیصلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے خاندانوں کے لیے ایسے وقت میں ادویات کے اخراجات ایک اضافی بوجھ بن جاتے ہیں، جب ان کے تمام وسائل صحت یابی پر صرف ہوجاتے ہیں۔ ایک ہمدردانہ نظامِ صحت کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف بیماری بلکہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مالی پریشانیوں کا بھی ازالہ کرے۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے، حکومتِ ہند نے کینسر کے علاج کو مزید سستا اور قابلِ رسائی بنانے کے لیے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے 137 مخصوص غیر مقررہ قیمتوں والی کینسر سے بچاؤ کی ادویات کے تجارتی منافع کے تناسب کو معقول بنایا ہے۔ اس اقدام کے تحت نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی (این پی پی اے) نے ان ادویات کی زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت (ایم آر پی) کے 30 فیصد تک تجارتی منافع کی حد مقرر کر دی ہے۔ قیمتوں میں یہ ترمیم 9 نومبر 2026 سے نافذ العمل ہو گئی ہے۔ اس اقدام کا مقصد واضح ہے کہ مریضوں کی جانب سے ادا کی جانے والی قیمت میں تقسیم کے عمل میں منصفانہ اور معقول منافع ہی شامل ہو، نہ کہ ضرورت سے زیادہ منافع خوری۔

اس اقدام کے نتائج اب دواخانوں میں بھی نظر آنے لگے ہیں۔ 80 سے زائد دوا ساز کمپنیوں نے 366,1 مصنوعات کی نظرثانی شدہ زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمتوں (ایم آر پی) کا اعلان کیا ہے، جن میں 137 میں سے 121 ادویات شامل ہیں۔ ان مصنوعات میں سے ہر پانچ میں چار سے زائد کی قیمتوں میں کمی آئی ہے۔ ان میں سے تقریباً نصف ادویات کی قیمتیں 50 فیصد سے زیادہ کم ہوئی ہیں، جب کہ بعض ادویات اب پہلے کے مقابلے 96 فیصد سے بھی زیادہ سستی ہوگئی ہیں۔ کیموتھراپی کے بار بار ہونے والے علاج کے اخراجات برداشت کرنے والے خاندانوں کے لیے اس سے ماہانہ علاج کے بلوں میں حقیقی راحت ملے گی۔ گزشتہ سال ادویات کے استعمال کی بنیاد پر اندازہ ہے کہ مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ کو ہر سال تقریباً 3,500 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔ اس طرح یہ رقم ضرورت سے زیادہ تجارتی منافع کی نذر ہونے کے بجائے خاندانوں کے گھریلو بجٹ میں محفوظ رہے گی۔

یہ فیصلہ گزشتہ تجربات کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ سال 2019 میں این پی پی اے نے تجارتی منافع کے تناسب کو معقول بنانے (ٹی ایم آر) کے لیے ایک آزمائشی مشق شروع کی تھی، جس کے تحت کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی 42 غیر مقررہ قیمتوں والی ادویات کا احاطہ کیا گیا تھا۔ اس اقدام کے نتیجے میں 526 برانڈز کی زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمتوں (ایم آر پی) میں 90 فیصد تک کمی آئی تھی۔ موجودہ اقدام کے تحت اس طریقۂ کار کو وسعت دیتے ہوئے 137 ادویات کی ایک بڑی فہرست کو شامل کیا گیا ہے۔ ان ادویات کی نشاندہی ماہرین کی ایک کمیٹی کی سفارش پر کی گئی، جس میں کینسر کے علاج کے ممتاز ماہرین، طبی ماہرین، اسپتالوں کے ماہرین اور حکومت کے نمائندے شامل تھے۔ اس فہرست پر وقتاً فوقتاً نظرثانی کی جائے گی۔

منصفانہ اور سب کی دسترس میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے ادویات کا سستا ہونا ضروری ہے، خاص طور پر بھارت جیسے ملک میں۔ ایسی دوا جو دستیاب تو ہو لیکن مریض کی قوتِ خرید سے باہر ہو، اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں۔ نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھارٹی (این پی پی اے) ضروری اشیاء ایکٹ 1955 کے تحت جاری کردہ ڈرگز (پرائسز کنٹرول) آرڈر (ڈی پی سی او)، 2013 کے تحت ادویات کی قیمتوں کو منضبط کرتی ہے۔ این پی پی اے جہاں ضروری ادویات کی قومی فہرست میں شامل دواؤں کی زیادہ سے زیادہ قیمتیں مقرر کرتی ہے، وہیں اس فہرست میں شامل نہ ہونے والی ادویات کی قیمتوں میں سالانہ اضافے کی نگرانی بھی کرتی ہے۔ تاہم، بازار کے اعداد و شمار کے تجزیے سے معلوم ہوا کہ بعض غیر مقررہ قیمتوں والی ادویات، خصوصاً کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی دواؤں کی فیکٹری سے فروخت کی قیمت اور صارف کی جانب سے ادا کی جانے والی قیمت کے درمیان کافی فرق ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ کینسر کے علاج کے لیے اکثر بار بار اور متعدد خوراکیں درکار ہوتی ہیں۔ تجارتی سلسلے میں منافع کی اعلیٰ شرح اور علاج کے بھاری اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے اس فرق کو دور کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ خوردہ قیمت (ایم آر پی) کے 30 فیصد تک تجارتی منافع کی حد مقرر کر کے ضروری اقدام کیا ہے۔

حکومت، اس اقدام پر مؤثر عمل درآمد کو یقینی بنانے پر بھی توجہ دے رہی ہے، تاکہ تجارتی منافع کو معقول بنانے (ٹی ایم آر) کے اس اقدام کا پورا فائدہ مریضوں اور ان کے اہلِ خانہ تک پہنچ سکے۔ دوا ساز کمپنیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نظرثانی شدہ قیمتوں کو ہر دواخانے اور اسپتال تک پہنچائیں، جب کہ دواخانوں اور اسپتالوں کو ان قیمتوں کو نمایاں طور پر آویزاں کرنے اور ان پر سختی سے عمل کرنے کو یقینی بنانا ہوگا۔ مریض اور ان کی دیکھ بھال کرنے والے افراد این پی پی اے کی ویب سائٹ اور 'فارما صحیح دام' ایپ کے ذریعے نظرثانی شدہ قیمتوں کی جانچ کر سکتے ہیں اور دواخانوں یا اسپتالوں کی جانب سے مقررہ قیمت سے زیادہ رقم وصول کیے جانے کی شکایت حکومت سے کر سکتے ہیں۔

تجارتی منافع کو معقول بنانے (ٹی ایم آر) کا اقدام وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں گزشتہ 12 برسوں کے دوران صحت کے شعبے میں آنے والی وسیع تر تبدیلی کا ایک حصہ ہے۔ موجودہ حکومت نے صحت کو چند لوگوں کا خصوصی استحقاق نہیں، بلکہ عزت و وقار، پیداواری صلاحیت اور سماجی انصاف کی بنیاد قرار دیا ہے، بالخصوص معاشرے کے انتہائی غریب طبقے کے لیے۔ آیوشمان بھارت نے کمزور اور ضرورت مند خاندانوں کے لیے اسپتالوں میں علاج کی سہولتوں تک رسائی کو آسان بنایا ہے۔ حکومت نے کینسر کی روک تھام، اس کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص اور بروقت علاج کے لیے کئی سطحوں پر اقدامات کیے ہیں۔ قومی صحت مشن (این ایچ ایم) کے ایک حصے کے طور پر غیر متعدی امراض کی روک تھام اور کنٹرول کے قومی پروگرام (این پی-این سی ڈی) کے تحت 500 سے زائد ڈے کیئر کینسر مراکز قائم کیے گئے ہیں، تاکہ کیموتھراپی اور کینسر کے علاج سے متعلق دیگر ڈے کیئر خدمات بروقت فراہم کی جاسکیں۔ آیوشمان آروگیہ مندر 30 سال سے زیادہ عمر کے شہریوں کو عام اقسام کے کینسر کی مفت جانچ کی سہولت فراہم کرتے ہیں، جس سے بیماری کی ابتدائی مرحلے میں تشخیص ممکن ہوتی ہے۔

اعلیٰ سطح کی طبی سہولیات کو مزید مستحکم بنانے کے لیے ٹاٹا میموریل سینٹر نے وارانسی، وشاکھاپٹنم، نیو چندی گڑھ، گوہاٹی، سنگرور اور مظفر پور میں چھ اسپتال قائم کیے ہیں، جہاں کینسر کے علاج کی جامع سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ تشخیصی، طبی اور جراحی سہولیات سمیت کینسر کے علاج کی خدمات تمام 22 نئے ایمس (آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز) تک بھی وسعت دی گئی ہیں۔ پردھان منتری بھارتیہ جن اوشدھی پریوجنا کے ذریعے معیاری جنیرک ادویات سستی قیمتوں پر دستیاب کرائی جارہی ہیں۔ حکومت نے زندگی بچانے والی اور ضروری ادویات پر 50 سے 90 فیصد تک رعایت فراہم کرنے کے لیے 'امرت' دواخانے بھی قائم کیے ہیں۔ علاج کے اخراجات کو مزید کم کرنے کے لیے کینسر، نایاب بیماریوں اور دائمی امراض کے علاج میں استعمال ہونے والی 36 زندگی بچانے والی ادویات کو بنیادی کسٹم ڈیوٹی سے مکمل طور پر مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ کینسر سے بچاؤ کی ادویات کے تجارتی منافع کو معقول بنانے کا اقدام ادویات کو سستا اور قابلِ رسائی بنانے کے اسی وسیع تر عزم کو آگے بڑھاتا ہے۔

اتنا ہی اہم پہلو یہ بھی ہے کہ تجارتی منافع کو معقول بنانے کا یہ اقدام اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ ادویات کو سستا بنانا اور ایک مستحکم دوا سازی کی صنعت کو فروغ دینا، دونوں ساتھ ساتھ آگے بڑھنے چاہئیں۔ بھارت کا دوا سازی کا شعبہ ہماری صحت کے تحفظ اور ادویات فراہم کرنے والے عالمی سپلائر کے طور پر ہماری حیثیت، دونوں میں برابر کا شراکت دار ہے۔ منافع کی مقررہ حد کا اطلاق صرف تجارتی تقسیم کے سلسلے میں حاصل ہونے والے منافع پر ہوتا ہے، جب کہ دوا ساز کمپنیوں کی فروخت کی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اس طرح دوا ساز کمپنیوں کی جائز آمدنی محفوظ رہتی ہے اور اس کے ساتھ تحقیق، ترقی اور اختراع میں مسلسل سرمایہ کاری کرنے کی ان کی صلاحیت بھی برقرار رہتی ہے۔ ☆☆☆

کس کا غرور آکے گرا ہے زمین پر

ایک جان تین قالب . . . نام الگ کردار ایک، نتن یاہو اور ٹرمپ کا زوال . . . مودی قطار میں، نفرت کی سیاست کو شکست . . . راہل کی قیادت میں عوامی لہر

رشید الدین

ایک جان تین قالب۔ نام الگ کردار ایک۔ نتن یاہو، ڈونالڈ ٹرمپ اور نریندر مودی۔ ایک جان دو قالب تو ہر کسی نے سنا ہوگا لیکن ٹرمپ، مودی اور نتن یاہو کی شکل میں دنیا نے ایک جان تین قالب دیکھے ہیں اور ان تینوں کا انجام بھی شائد ایک ہی انداز کا ہوگا۔ ظاہر ہے جب تینوں ایک ہیں تو ان کی پالیسی اور اصول بھی ایک ہی ہوں گے۔ نفرت کی سیاست کے تینوں علمبرداروں نے دنیا میں تباہی مچائی۔ ایک نے غزہ میں نسل کشی کی تو دونوں نے تماش بین کی رول ادا کیا۔ ان میں دونوں نے مل کر ایران پر حملہ کیا اور 200 سے زائد اسکولی بچوں کو شہید کیا گیا۔ سینکڑوں بے گناہ شہری نشانہ بنائے گئے۔ تیسرے کردار نے حملہ آوروں کو روکنا تو در کنار مظلوم ایرانی عوام سے انسانی ہمدردی بھی نہیں کی۔ نفرت کی سیاست پر عمل پیرا تیسرے کردار نے ہندوستان میں اقتدار کی آڑ میں مسلمانوں اور کمزور طبقات، ان کی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں کو نشانہ بنایا۔ حد تو یہ ہوگئی کہ ووٹ کے دستوری حق سے محروم کرتے ہوئے ہندوستانیوں کو دراندازی قرار دینے کی سازش کی لیکن پہلے دو کرداروں نے نہ صرف سرپرستی کی بلکہ مسلمانوں پر مظالم اور دستور اور جمہوریت کی پامالی پر خوشی مناتے رہے۔ تینوں ایک ہی کردار انانیت سے سرشار۔ ایک نے دنیا پر کنٹرول کا خواب دیکھا تو دوسرے نے فلسطین کو مٹانے کیلئے غزہ میں نسل کشی کی تاکہ علاقہ پر قبضہ کرتے ہوئے قبلہ اول بیت المقدس کو ڈھا دیا جائے۔ تیسرے کردار کا رول عالمی سطح پر نہیں تھا بلکہ ہندوستان کو ہندو راشٹرا میں تبدیل کرنے کی منصوبہ بندی تک محدود ہے جس کے لئے اسلام اور مسلمانوں پر طرح طرح سے ظلم ڈھائے گئے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ قدرت کا اصول ہے کہ کفر سے حکومت قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم سے کوئی بھی حکومت زیادہ دن تک نہیں رہ سکتی۔ غرور، تکبر اور ظلم کو زوال ہونا طئے ہے۔ دنیا نے دیکھا کہ اسرائیل میں بنجامن نتن یاہو کا اقتدار ختم ہوگیا۔ امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ کو وسط مدتی انتخابات میں شرمناک شکست ہوئی۔ امریکہ کے دونوں ایوانوں کانگریس اور سنیٹ پر اپوزیشن ڈیموکریٹ کا قبضہ ہوگیا۔ ٹرمپ ایک بے دست وپا اور محض رسمی صدر میں تبدیل ہوگئے جو اختیارات سے محروم ہیں۔ وسط مدتی انتخابات نے 2028 میں ٹرمپ کے زوال کا پروانہ جاری کردیا۔ انانیت کے پیکر دو حکمرانوں کا زوال تو ہوگیا اور تیسرے کی باری ہے۔ ووٹ چوری کے ذریعہ سرقہ کی سرکار چلانے والے نریندر مودی کا بھی وہی حشر دکھائی دے رہا ہے جو ان کے مائی ڈیئر فرینڈس کا ہوا ہے۔ ذہنی ہم آہنگی کے نتیجہ میں نریندر مودی اس قدر بے قابو ہوگئے کہ اسرائیل کو فادر لینڈ قرار دے دیا جیسے کہ ان کے والد اسرائیل سے آئے تھے۔ مودی نے ٹرمپ کے آگے سرینڈر کردیا اور اب کی بار ٹرمپ سرکار کا نعرہ لگاتے ہوئے کسی دوسرے ملک کے صدارتی انتخابات کی مہم چلائی۔ جب ذہن اور فکر ایک ہو تو پھر انجام بھی ایک ہی ہوگا کیونکہ دنیا میں نفرت کی سیاست کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے اور مختلف ممالک میں عوام نے ظالم اور جابر حکمرانوں کو اقتدار سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ نتن یاہو کے زوال اور ٹرمپ کی ناکامی کے بعد نریندر مودی کی آنکھوں میں زوال کا خوف واضح طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ انانیت اور تکبر میں تینوں کی جوڑی اس قدر اندھی ہوچکی ہے کہ وہ قدرت کے اس قانون کو بھلا بیٹھے کہ جب کبھی ظلم حد سے گزرتا ہے تو مٹ جاتا ہے اور ظالم تو مٹنے کیلئے ہی ہے۔ جس طرح ہر عروج کو زوال یقینی ہے، اسی طرح دنیا نے نتن یاہو اور ٹرمپ کے زوال کو دیکھا ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق اب نریندر مودی کی باری ہے۔ بزرگوں کا کہنا ہے کہ وقت کو بدلتے اور تخت کو پلٹتے دیر نہیں لگتی۔ حالات پر کبھی غرور نہ کریں، دولت ایک جھٹکے میں اور اقتدار ایک غلطی سے ختم ہوجاتا ہے۔ امریکہ کی سرپرستی میں فلسطینیوں کی نسل کشی میں مصروف نتن یاہو کو اقتدار سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اسرائیل کے انتخابات میں عرب پارٹیوں کو بادشاہ گر کا موقف حاصل ہوا اور اکثریت سے محروم نتن یاہو کی گھر واپسی کیلئے عرب پارٹیوں کے 19 ارکان نے اپوزیشن لیڈر کی تائید کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ

> انتخابات میں شکست کے بعد ڈونالڈ ٹرمپ اور نتن یاہو نے یقینی طور پر گیانیش کمار کو یاد کیا ہوگا۔ کاش ہمیں بھی کوئی گیانیش کمار مل جاتا جو نریندر مودی کی طرح ہماری شکست کو بھی کامیابی میں تبدیل کرتا۔ مذہبی رواداری کے معاملہ میں ہندوستان دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے لیکن وسط مدتی انتخابات میں امریکی عوام نے مذہبی رواداری، وسیع القلبی اور وسیع النظری کا غیر معمولی مظاہرہ کیا

نتن یاہو کے سیاسی تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا۔ امریکی دستور کے اعتبار سے صدر کی نصف میعاد یعنی دو سال کی تکمیل پر وسط مدتی انتخابات کرائے جاتے ہیں تا کہ حکومت کی کارکردگی پر عوامی رائے حاصل کی جا سکے۔ امریکی عوام نے نفرت کی سیاست کو ٹھکراتے ہوئے ڈیموکریٹ کو شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا۔ امریکی کانگریس اور سینیٹ دونوں میں ڈیموکریٹ کو غلبہ حاصل ہوگیا اور ٹرمپ اپنی من مانی سے محروم کر دیئے گئے۔ اقتدار کے نشہ میں بے قابو ٹرمپ نے دنیا پر راج کرنے کے مقصد سے چھوٹے ممالک کو نشانہ بنایا۔ وینزویلا کے صدر کو محل سے اٹھا لیا گیا اور امریکہ میں قید کر دیا گیا تا کہ تیل کے کنوؤں پر کنٹرول حاصل کیا جائے۔ ایران پر کسی وجہ کے بغیر حملہ کیا گیا۔ مسلم ممالک کے خلاف سازش، ممالک پر ٹیرف کا بوجھ، امیگرینٹس، تارکین وطن کیلئے نت نئے قوانین، مہنگائی، بیروزگاری اور مسلمانوں کے خلاف نفرتی مہم نے امریکی عوام اور خاص طور پر Gen-Z کو تبدیلی کے حق میں فیصلہ پر مجبور کردیا۔ ٹرمپ کی پالیسیوں سے نفرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کنساس اسٹیٹ میں 1932 یعنی 94 سال بعد ریپبلکن کے اس گڑھ میں ڈیموکریٹ کو کامیابی ملی۔ اسی طرح ٹیکساس میں 1988 سے ریپبلکن کا قبضہ تھا لیکن 38 سال بعد ڈیموکریٹ کو کامیابی ملی۔ اسرائیل اور امریکہ کے نتائج کو سیاسی مبصرین تبدیلی کا آغاز قرار دے رہے ہیں اور یہ لہر 2029 میں یا پھر اس سے قبل ہی مودی حکومت کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

اسرائیل اور امریکی نتائج کے بعد سوشل میڈیا پر گیانیش کمار کو خوب یاد کیا گیا۔ انتخابات میں شکست کے بعد ڈونالڈ ٹرمپ اور نتن یاہو نے یقینی طور پر گیانیش کمار کو یاد کیا ہوگا۔ کاش ہمیں بھی کوئی گیانیش کمار مل جاتا جو نریندر مودی کی طرح ہماری شکست کو بھی کامیابی میں تبدیل کرتا۔ مذہبی رواداری کے معاملہ میں ہندوستان دنیا بھر میں شہرت رکھتا ہے لیکن وسط مدتی انتخابات میں امریکی عوام نے مذہبی رواداری، وسیع القلبی اور وسیع النظری کا غیر معمولی مظاہرہ کیا۔ بڑی تعداد میں مسلم امیدوار منتخب ہوئے اور کئی ہندوستانی نژاد امریکی بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ ٹرمپ نے ایران میں حکومت کو تبدیل کرنے اور ملک کو دنیا کے نقشہ سے مٹانے کا اعلان کیا تھا لیکن کون جانتا تھا کہ عوام ٹرمپ کو امریکہ کے سیاسی نقشہ سے ہٹانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اسے محض اتفاق ہی کہا جائے گا کہ 4 نومبر کو وسط مدتی انتخابات کے نتائج آئے اور اسرائیل میں نتن یاہو اکثریت سے محروم ہوئے۔ اسی دن 4 نومبر 1979 کو ایران میں آیت اللہ خمینی کی قیادت میں اسلامی انقلاب کا آغاز ہوا تھا۔ امریکہ میں ٹرمپ کے حق میں مہم چلانے والے دولتمندوں کو مایوسی ہوئی کیونکہ ایلون مسک نے الیکشن میں ریپبلیکنس کو 470 ملین ڈالر یعنی 4470 کروڑ روپئے کا ڈونیشن دیا تھا جو ضائع ہوگیا۔ نیویارک کے میئر کے الیکشن میں زہران ممدانی کو ہرانے کیلئے 35 ملین ڈالر خرچ کئے گئے تھے۔ امریکہ میں نہ صرف ہندوستانی نژاد بلکہ فلسطین، مصر، ایتھوپیا اور لاطینی امریکہ سے تعلق رکھنے والے افراد بھی منتخب ہوئے اور یہ صرف امریکہ میں ہی ممکن ہے۔ دوسری طرف ہندوستان میں نفرت کے سوداگروں کو امریکہ اور اسرائیل کے نتیجہ سے گھبراہٹ ہورہی ہے۔ کانگریس قائد راہول گاندھی کی قیادت میں زبردست عوامی تحریک شروع ہوچکی ہے جس کے تحت ووٹ چوری اور حکومت چوری کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ رام لیلا میدان پر کانگریس کا تاریخی احتجاج ملک میں مودی حکومت کے خلاف عوامی بیزارگی کا اظہار ہے۔ راہول گاندھی نے ووٹ چوری کے مسئلہ پر نریندر مودی کو مباحث کا چیلنج کیا ہے اور ان کا دعویٰ ہے کہ محض 5 منٹ میں وہ نریندر مودی کو دیش دروہی ثابت کردیں گے۔ موجودہ حالات میں کاکروچ جنتا پارٹی اور کانگریس زیر قیادت انڈیا اتحاد سے مودی حکومت کو خطرہ لاحق ہے۔ بی جے پی اس بات کی کوشش کرے گی کہ اپوزیشن میں پھوٹ پیدا کرتے ہوئے مخالف ووٹ کو تقسیم کردیا جائے۔ اپوزیشن اور خاص طور پر سیکولر و جمہوری طاقتوں کیلئے یہ امتحان کی گھڑی ہے۔ انہیں جان لینا چاہئے کہ "بٹوگے تو کٹوگے"۔ مسلمانوں کو بھی اپنے ووٹ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے متحدہ طور پر سیکولر پارٹیوں کے حق میں استعمال کرنے کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ ٹرمپ اور نتن یاہو کے زوال پر جوہر کانپوری کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

یہ کون اُڑ رہا تھا ہواؤں کی زین پر
کس کا غرور آکے گرا ہے زمین پر

یو پی میں کھیل بگاڑے گا نیا اتحاد

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسد الدین اویسی اور چندر شیکھر آزاد راون کا نیا اتحاد سامنے آتے ہی سیاسی دنیا میں ایک ہلچل سی پیدا ہوگئی ہے۔ اور ہر شخص اسے اپنے خصوصی زاویۂ نگارہ سے دیکھ رہا ہے۔ سب سے زیادہ بے چینی سماج وادی حلقہ میں پائی جارہی ہے، انھیں لگتا ہے کہ یہ اتحاد آنے والے سال 2027 میں سماج وادی پارٹی کے اتحاد کو بہت زیادہ نقصان پہونچا سکتا ہے۔ ان کی بے چینی سماج وادی کے لیڈران کے بیانات سے بھی ظاہر ہورہی ہے۔ ایک ضلع سطح کی لیڈر نے اپنا تاثر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اترپردیش میں اسد الدین اویسی اور چندر شیکھر آزاد کے درمیان اتحاد "ٹھگ اتحاد" ہے۔ اور انہیں بی جے پی کے کہنے پر دھوکہ دینے کا ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

اویسی کے پرانے ساتھی اور اب کانگریس کے سینئر لیڈر عاصم وقار نے اسد الدین اویسی اور چندر شیکھر آزاد کے درمیان اتحاد کو لے کر سنگین الزام لگاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اس اتحاد کی قیادت پردے کے پیچھے سے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کر رہے ہیں۔ عاصم وقار نے الزام لگایا کہ بہت سے لوگ بی جے پی اور امیت شاہ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کچھ لوگ مقدمہ اور قید کے خوف سے ایسا کرتے ہیں، جب کہ کچھ اپنی تجوریاں بھرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ عاصم وقار کا یہ دعوی درست ہے یا نہیں اس سے قطع نظر ان کی اس بات میں سچائی ہے کہ بہت سے لوگ بی جے پی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کہا یہ جاتا ہے کہ مسلمان بھارتیہ جنتا پارٹی کے خلاف ہے، لیکن کیا واقعی ایسا ہے۔ اس پر جب غور کرتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ دعوی درست نہیں ہے کیونکہ ائمہ ماساجد کی ایک جماعت یا گروہ جس کی قیادت احمد عمر الیاسی صاحب فرماتے ہیں وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی ذیلی تنظیم کہی جاتی ہے۔ اسی طرح راشٹریہ مسلم مورچہ نامی تنظیم بھی بی جے پی کی ہی ذیلی تنظیم ہے۔ ان کے علاوہ کئی مسلم لیڈران اور الگ لاگ جماعتوں یا تنظیموں کے ذمہ داران بھی بھارتیہ جنتا پارٹی کی حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔ انفرادی سطح پر بھی متعدد مسلم بی جے پی کے ہمدرد، حمایتی اور بعض تو ذمہ داروں میں بھی شامل ہیں، اس لئے یہ کہنا درست نہیں ہے کہ مسلمان بی جے پی کا مخالف ہے۔ سب کی اپنی اپنی پسند ہے اور سب کے اپنے اپنے دلائل ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمان کا ایک بڑا طبقہ بی جے پی سے اس لئے اختلاف رکھتا ہے کہ اس کی پالیسیاں مسلم مخالف نظر آتی ہیں۔ ان کو یہ لگتا ہے کہ بی جے پی مسلم مفادات کو نقصان پہونچانے والی پارٹی ہے۔

سماج وادی پارٹی پچھلے دو میعاد کار سے اقتدار سے باہر ہے، اکھلیش یادو کو وزیر اعلی کا عہدہ ان کی اپنی محنت سے نہیں ملا تھا۔ بلکہ ان کے والد ملائم سنگھ یادو نے بیٹے کی محبت میں تحفے کے طور پر پیش کر دیا تھا۔ اگر چہ انھوں نے بہت سے کام بھی کئے لیکن بی جے پی کی ہوا میں وہ بہہ گئے۔ ادھر کانگریس بھی مرکز میں اقتدار سے باہر ہوئی تو لوٹنے کا نام نہیں لے رہی ہے اور مودی جی ہیں کہ لگاتار تیسری بار بھی وزارت عظمی کی کرسی پر جمے ہوئے ہیں تو ظاہر ہے اس حلقہ میں بھی بے چینی فطری ہے کہ جو ہر بار امید لگاتے ہیں اور چڑیا اڑ جاتی ہے۔ اب جبکہ یو پی میں 2027 میں انتخابات ہونا ہیں اور دہلی میں ووٹ چوری کے معاملہ نے زور پکڑ رکھا ہے، اس سے پہلے پیپر لیک کے مسئلہ نے سر اٹھایا تھا جس میں مرکزی وزیر تعلیم پردھان جی کو استعفی دینا تھا۔ س کے بعد سے کاکروچ پارٹی بھی اپنا دباؤ بنائے ہوئے ہے اور اب تین طرف سے سی ای سی گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ ان کے پروگراموں میں بھیڑ کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا جانے لگا ہے کہ ہوا اس وقت بی جے پی کے خلاف چل رہی ہے۔ عوام میں بھی اسی باتیں ہورہی ہیں کہ شاید اس مرتبہ اکھلیش کی امیدیں بر آئیں اور وہ وزارت اعلی کی کرسی پر جلوہ افروز ہوجائیں، لیکن اچانک اویسی اور چندر شیکھر نے ہاتھ ملا کر ان کی نیندیں اڑا دی ہیں۔ اس اتحاد کے بعد اویسی کا ایک بیان بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ اکھلیش یادو سابق وزیر اعلی تھے اور انشاء اللہ سابق ہی رہیں گے۔ ان کے اس بیان کی کافی چرچا ہورہی ہے اور لوگ کہنے لگے ہیں کہ اویسی کے بیان سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کس کے لئے کام کر رہے ہیں۔ لوگ اس جملہ میں اپنی طرف سے اضافہ بھی کر رہے ہیں کہ "اور یوگی آدتیہ ناتھ جی وزیر اعلی ہیں اور وزیر اعلی رہیں گے"۔ اویسی کے بارے میں ان کے مخالفین کی رائے ہے کہ اویسی بظاہر تو بھاجپا مخالف ہیں لیکن وہ الیکشن بھاجپا مخالفین سے لڑتے ہیں ان کی اس بات میں سچائی نظر آتی ہے جب اویسی اور ان کے حامی اکھلیش کو نشانہ بناتے ہیں، جیسا کہ اویسی کا حالیہ بیان بھی ہے۔ لوگ یہ بھی پوچھ رہے ہیں کہ جب وزیر اعلی کے طور پر آزاد کا نام پیش کر دیا ہے تو اویسی جی کیا دری بچھائیں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انڈیا اتحاد کو اب کی مرتبہ یو پی کی کرسی جتنی قریب نظر آرہی تھی اب اتنی ہی دور ہوتی محسوس ہورہی ہے، اس اتحاد سے خود اویسی کو کوئی فائدہ ہو نہ ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ مسلم دلت ووٹ اگر اس اتحاد کی طرف تھوڑے بھی مڑ گئے تو انڈیا اتحاد کا نقصان اور بی جے پی کا فائدہ یقینی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اتحاد اپنی حالیہ پوزیشن کے پیش نظر سیٹوں کے مسئلہ پر اکھلیش پر ایک بار پھر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرے۔ نیت کسی کی کچھ بھی ہو لیکن اویسی نے سیاست کی بساط پر ایک خطرناک چال تو چل ہی دی ہے۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

عزائے فاطمی؛سوئی ہوئی انسانیت کے ضمیر پر دستک!

مولانا سید علی ہاشم عابدی



سینۂ تاریخ پر بعض زخم ایسے ہوتے ہیں جنہیں زمانے کی گردش مٹا نہیں سکتی، بعض صدائیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں صدیوں کی خاموشی دبا نہیں سکتی اور بعض مظلومیتیں ایسی ہوتی ہیں جو ہر عہد کے ضمیر سے سوال کرتی رہتی ہیں۔ مدینۂ نبوی کی گلیوں سے اٹھنے والی دخترِ رسول حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مظلومانہ فریاد بھی ایسی ہی ایک صدا ہے، جو آج تک تاریخ کے ایوانوں میں گونج رہی ہے۔ یہ محض ایک مظلوم خاتون کی فریاد نہیں، بلکہ حرمتِ رسالت، حقِ ولایت، عدالتِ اسلامی اور انسانی شرف کے تحفظ کی فریاد ہے۔

ایامِ عزائے فاطمی درحقیقت تاریخ کے اسی درد کو محسوس کرنے، حقائق کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور انسانی ضمیر کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلانے کے ایام ہیں۔ یہ وہ دن ہیں جب مدینۂ منورہ کی خاموش گلیاں، شکستہ دروازے کا دردناک تصور، محسنِ زہرا علیہ السلام کی مظلومیت، مظلومِ اول امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کی تنہائی اور بضعۃ المصطفیٰ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شبانہ تدفین ایک بار پھر اہلِ ایمان کے دلوں کو غم و احتجاج سے بھر دیتی ہے۔

یہ کیسا المیہ ہے کہ جس ہستی کے احترام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خوشنودی اور ناراضگی سے وابستہ قرار دیا، اسی ہستی کی زندگی کے آخری ایام تاریخ کے دردناک ترین واقعات کی یادگار بن گئے!

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا محض رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دختر نہیں، بلکہ مکتبِ وحی کی وہ عظیم شخصیت ہیں جن کی فضیلت وطہارت کا ذکر قرآن و سنت میں نمایاں ہے۔ وہ کوثرِ رسالت، عصمت وطہارت کا مظہر، عبادت و بندگی کی معراج، ایثار و وفا کی تصویر اور دفاعِ حق و ولایت کی تاریخ ساز آواز ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: فاطمہ میرے وجود کا حصہ ہیں، جس نے انہیں ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

یہ فرمان تاریخ کے ہر دور کے لئے ایک عظیم معیار ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت اور مقام ومرتبہ کو سمجھنے کے لئے صرف ان کا نسبِ رسول کافی نہیں، بلکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک سے بیان ہونے والی ان کی عظمت کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ جس خاتون کی خوشنودی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور جن کی ناراضگی کو انکی ناراضگی قرار دیا گیا، ان کی مظلومیت کو معمولی تاریخی اختلاف سمجھ کر نظرانداز کیسے کیا جا سکتا ہے؟ جس گھر کے در و دیوار نزولِ وحی کے گواہ تھے، اس گھرانے کے ساتھ پیش آنے والے واقعات پر تحقیق، سوال اور احتجاج سے گریز کیوں؟

محبتِ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا تقاضا صرف ان کے فضائل بیان کرنا نہیں، بلکہ ان کے حقوق، موقف اور مظلومیت کو بھی علمی دیانت اور تاریخی شعور کے ساتھ سمجھنا ہے۔

فدک کا مسئلہ محض ایک زمین، باغ یا مالی ملکیت کا معاملہ نہیں تھا۔ خطبۂ فدکیہ کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اس موقع کو توحید، رسالت، قرآن، احکامِ الٰہی، اسلامی معاشرت اور امت کی ذمہ داریوں پر مشتمل ایک جامع علمی و فکری احتجاج میں تبدیل کردیا۔

وہ رسولؐ کی بیٹی تھیں، لیکن اپنے حق کے دفاع میں محض ذاتی نسبت کو دلیل بنانے کے بجائے قرآن کی آیات سے استدلال کرتی ہیں۔ وہ امت کو جھنجھوڑتے ہوئے یاد دلاتی ہیں کہ کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ کیا اس کے احکام سے واقف نہیں؟ کیا انبیائے الٰہی کی میراث سے متعلق قرآنی تعلیمات تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہیں؟

یہ ایک ایسی علمی واحتجاجی آواز تھی جس میں بیٹی کا درد بھی تھا، عالمہ کی بصیرت بھی، عابدہ کی روحانیت بھی اور حق طلب شخصیت کی جرأت و استقامت بھی۔

خطبۂ فدکیہ آج بھی ان لوگوں کے لئے آئینہ ہے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہیں، لیکن اپنے مفادات کے سامنے اس کی تعلیمات فراموش کردیتے ہیں؛ جو حق کی بات تو کرتے ہیں، مگر حق کے تقاضوں پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ فدک کا سوال آج بھی زندہ ہے، کیونکہ حق کا سوال کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

شہادت و مظلومیت فاطمی کے بیان میں مکتبِ اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں نقل ہونے والے واقعات، خصوصاً گھر پر پیش آنے والے مظالم، حضرت محسن علیہ السلام کی شہادت اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو پہنچنے والی جسمانی وروحانی اذیتوں کا ذکر انتہائی درد و سوز کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ واقعات مکتب شیعہ کی مذہبی و تاریخی روایت میں مظلومیتِ زہرا سلام اللہ علیہا کے بنیادی ابواب میں شمار ہوتے ہیں۔

سوال صرف یہ نہیں کہ تاریخ کے صفحات پر ان واقعات کو کتنی مرتبہ قلم بند کیا گیا ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم نے ان کے پیغام کو سمجھا؟ کیا ہم نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ حق کے دفاع میں تنہا کھڑے ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟ کیا ہم نے اپنی نسلوں کو یہ بتایا کہ اقتدار، اکثریت اور معاشرتی دباؤ کبھی حق وباطل کا معیار نہیں بن سکتے؟

محسنِ زہرا علیہ السلام کا ذکر آتا ہے تو دل غم سے بھر جاتا ہے۔ ایک معصوم کی مظلومیت، ایک ماں کا درد اور ایک گھرانے پر ٹوٹنے والے مصائب کا تصور ہی روح کو مضطرب کر دیتا ہے۔

آج دنیا کے مظلوم بچوں کے لئے آواز بلند کرنے والے ہر انسان کو یہ سمجھنا چاہیے کہ انسانی ہمدردی کا کوئی جغرافیہ نہیں ہوتا، مظلومیت کی کوئی مذہبی سرحد نہیں ہوتی اور معصوم کے آنسوؤں کی کوئی قومی شناخت نہیں ہوتی۔

ہم دنیا کے مظلوم بچوں کے لئے بھی روتے ہیں، جنگوں میں قتل ہونے والے بے گناہوں کے لئے بھی آواز اٹھاتے ہیں اور محسنِ زہرا علیہ السلام کی مظلومیت کو بھی اپنے عقیدے اور تاریخی شعور کا حصہ سمجھتے ہیں۔ یہ دو الگ راستے نہیں، بلکہ مظلوم کے ساتھ کھڑے ہونے کے ایک ہی انسانی اصول کے مختلف مظاہر ہیں۔

مدینۂ منورہ میں ایک قبر ایسی بھی ہے جس کے مقام کے بارے میں تاریخ میں مختلف اقوال نقل ہوئے ہیں۔ یہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر مبارک ہے، جس کا مخفی رہنا صدیوں سے اہلِ دل کو غمگین اور اہلِ فکر کو متوجہ کئے ہوئے ہے۔

شب کی تاریکی میں خاموش تدفین، چند وفادار افراد کی موجودگی اور امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کا وہ درد جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، یہ سب عزائے فاطمی کے رثائی اور تاریخی شعور کا حصہ ہیں۔

مخفی قبر کا مسئلہ محض ایک جغرافیائی سوال نہیں، بلکہ ایک اہم تاریخی سوال بھی ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ تاریخ کے بعض واقعات کو سمجھنے کے لئے صرف صفحات کا مطالعہ کافی نہیں، بلکہ ان کے پس منظر، اسباب اور نتائج پر سنجیدہ غور وفکر بھی ضروری ہے۔

اے زائرِ مدینہ! جب مسجد نبویؐ میں حاضر ہو تو اس عظیم خاتون کو بھی یاد کرنا جس کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے، جس کی محبت کو ایمان کا سرمایہ سمجھا جاتا ہے اور جس کی مظلومیت اہل بیت علیہم السلام کے پیروکاروں کے دلوں میں آج بھی زندہ ہے۔

عزائے فاطمی ہمیں صرف ماضی کی مظلومیت پر اشک بہانے کی دعوت نہیں دیتی، بلکہ یہ سوال بھی کرتی ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں کتنے لوگ اپنے حقوق سے محروم ہیں؟ کتنی خواتین ظلم و استحصال کا شکار ہیں؟ کتنے بچے جنگوں اور غربت کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں؟ کتنے مظلوم طاقت ور طبقات کے سامنے اپنی آواز بلند کرنے سے محروم ہیں؟ کتنے حقائق مفادات کی دیواروں کے پیچھے چھپا دیے جاتے ہیں؟

اگر ہم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مظلومیت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے معاشرے کی مظلوم خواتین سے بے خبر ہیں تو ہمیں اپنے شعورِ عزاداری کا جائزہ لینا چاہیے۔ اگر ہم عصرِ حاضر کے مظالم دیکھ کر خاموش رہتے ہیں تو ہمیں اپنے انسانی ضمیر سے سوال کرنا چاہیے۔ اگر ہم خطبۂ فدکیہ سنتے ہیں، لیکن اپنے معاملات میں جھوٹ، خیانت، ناانصافی اور حق تلفی سے کام لیتے ہیں تو ہمیں اپنی دینی تربیت پر نظرِ ثانی کرنی چاہیے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مکتب ہمیں سکھاتا ہے کہ عبادت انسان کو خدا سے جوڑتی ہے اور حقوق العباد کی حفاظت اسے انسانیت سے جوڑتی ہے۔ حقیقی مؤمن وہ ہے جس کے سجدے میں بندگی، زبان میں صداقت، کردار میں عدالت اور دل میں مظلوم کے لئے درد موجود ہو۔

ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ عزائے فاطمی کی مجالس، مرثیے، نوحے، ماتم اور گریہ ہماری مذہبی شناخت اور قلبی وابستگی کے اہم مظاہر ہیں، لیکن ان کا اخلاقی و تربیتی ثمر بھی ہماری زندگیوں میں نمایاں ہونا چاہیے۔

مجلسِ فاطمی صرف مصائب سننے کی جگہ نہیں، بلکہ معرفتِ فاطمی حاصل کرنے کا مرکز بھی ہونی چاہیے۔ منبرِ فاطمی صرف رثائی جذبات کو بیدار نہ کرے، بلکہ علمی بصیرت، دینی شعور، سماجی ذمہ داری اور حق گوئی کا حوصلہ بھی پیدا کرے۔

اہل قلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف تاریخی واقعات کی تکرار نہ کریں، بلکہ نئی نسل کے سامنے ان کے فکری، اعتقادی اور اخلاقی پہلو بھی پیش کریں۔

مائیں اپنی بیٹیوں کو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی عفت، عظمت اور سیرت سے روشناس کرائیں۔ باپ اپنے بیٹوں کو امیر المؤمنین امام علی علیہ السلام کی وفا اور سیرتِ فاطمی کے ذریعے تربیت دیں۔ نوجوان حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حق گوئی، بصیرت اور استقامت کو اپنا سرمایہ بنائیں۔ اہلِ علم و دانش مکتبِ اہل بیت علیہم السلام کے علمی و فکری ورثے کو عصرِ حاضر کی زبان میں نئی نسل تک پہنچائیں۔

یہی عزائے فاطمی کی وہ عملی صورت ہے جو ایک فرد سے خاندان، خاندان سے معاشرے اور معاشرے سے پوری انسانیت تک اثر انداز ہو سکتی ہے۔

آج جب دنیا انسانی حقوق، آزادی، مساوات اور انصاف کے نعرے بلند کر رہی ہے تو اسے تاریخ کے اس عظیم سوال سے بھی روبرو ہونا چاہیے جو مظلومیتِ زہرا سلام اللہ علیہا کے عنوان سے ہمارے سامنے موجود ہے۔

انسانیت کا امتحان صرف اس وقت نہیں ہوتا جب کوئی بیرونی طاقت ظلم کرے؛ اصل امتحان اس وقت ہوتا ہے جب اپنے معاشرے میں ظلم ہو، مظلوم اپنا ہو اور ظالم کو طاقت واقتدار کی پشت پناہی حاصل ہو۔

حق کا ساتھ دینے کے لئے صرف زبان نہیں، ضمیر کی بیداری بھی ضروری ہے۔ مظلوم کی حمایت کے لئے صرف جذبات نہیں، جرأت، استقامت اور عملی اقدام بھی درکار ہیں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی زندگی اور ان کا احتجاج ہمیں یہی درس دیتے ہیں کہ حق کو پہچانو، اس پر ثابت قدم رہو اور حالات کتنے ہی دشوار کیوں نہ ہوں، باطل کے سامنے سر نہ جھکاؤ۔

ایامِ عزائے فاطمی ہر سال ہمارے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ مجالس منعقد ہوتی ہیں، ماتم برپا ہوتا ہے، مرثیے پڑھے جاتے ہیں، آنکھیں اشک بار ہوتی ہیں اور مدینے کی مظلومہ بی بیؑ کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن ان تمام مراسم کے بعد ایک سوال باقی رہ جاتا ہے: کیا ہماری زندگی میں کوئی تبدیلی آئی؟ کیا ہم نے ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا حوصلہ پیدا کیا؟ کیا ہم نے اپنے گھروں میں سیرتِ فاطمی کو جگہ دی؟ کیا ہم نے اپنے معاشرے میں انصاف، دیانت، عفت، علم اور انسانی ہمدردی کو فروغ دیا؟

یاد رکھیے! حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی مظلومیت تاریخ کا ایک دردناک باب ضرور ہے، لیکن ان کا صبر، استقامت، حق گوئی اور دفاعِ ولایت انسانیت کے لئے بیداری، مزاحمت اور امید کا ابدی سرمایہ بھی ہے۔

آیئے! ایامِ عزائے فاطمی میں صرف اپنی آنکھوں کو اشک بار نہ کریں، اپنے ضمیر کو بھی بیدار کریں۔ صرف زبان سے مظلومیتِ زہرا کا نوحہ نہ پڑھیں، بلکہ ہر مظلوم کی حمایت کو اپنا اخلاقی فریضہ سمجھیں۔ صرف مجالس میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ذکر نہ کریں، بلکہ اپنے گھروں، معاشروں اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں ان کی تعلیمات کو زندہ کریں۔

اے سوئی ہوئی انسانیت! مدینہ منورہ کی اس خاموش قبر سے اٹھنے والی صدا سن! یہ صرف حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا نوحہ نہیں، بلکہ تیرے ضمیر کی بیداری کا پیغام ہے۔

اے عزادارِ زہرا! اپنے آنسوؤں کو حق کی گواہی، اپنی عقیدت کو معرفت، اپنی معرفت کو بصیرت اور اپنی بصیرت کو عمل میں تبدیل کر! یہی عزائے فاطمی کی روح اور یہی محبتِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حقیقی تقاضا ہے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی تکریم و تعظیم آسمانی اسناد کی روشنی میں

ڈاکٹر شجاعت حسین

روشن کیا ہے زہراؑ نے توحید کا نشاں
اس نام سے بڑھی ہے رسولؐ خدا کی شاں
ان کے عمل سے گونجی ہے قرآن کی اذاں
یہ عالمیں میں عزت نسواں کی پاسباں
آب حیات ڈالا ہے آتش پہ مرگ کی
ہے ان کا رنگ دیں کی بہاراں پہ برگ کی

آپؑ سردار جنت نسواں، علم رسولؐ پاک کی تفسیر، قرآن کے حروف کی تقدیر، مصداق صدق سورۂ کوثر، آئینۂ حیات پیمبرؐ، افتخار خانہ کعبہ، فخر نازش بطحہ، شان رسولؐ جان مدینہ، رشک آسمان معلیٰ و رفعت کا آسماں ہیں جن کی تکریم، تحریم و تعظیم میں کیا تحریر کریں جس کا قصیدہ قرآنی آیات ہی اسناد ہیں۔

در سیدہؑ کے اس فقیر نے بھی گزشتہ عزائے ایام فاطمیہ اور رواں ایام فاطمیہ کے دوران دریا میں عقیدت کا قطرہ ڈالنے کی دل وجان سے کوشش کی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ راقم الحروف کے علم وعقل بضعت منی کی ذات اقدس کی حقیقی معرفت سے عاجز اور قلم اس عظیم ہستی کی خصائص وصفات کو تحریر کرنے سے قاصر ہے۔ ایسی عظیم خاتون کی عظمت، فضیلت وکمالات کس طرح قلمبند و بیان کیے جاسکتے ہیں جو نبوت وامامت کے یکجا ہونے کے مقام، رسالت وولایت کا سنگم ہو۔

اٹھتے تھے خود رسولؐ بھی تسلیم کے لیے
کوثر بھی اترا زہراؑ کی تکریم کے لیے
حرمت میں سر جھکاتی تھی تحریم کے لیے
رطب اللساں کتاب ہے تعظیم کے لیے
آئی ہے ہل اتیٰ جبیں رسائی کے لیے
تطہیر اتری عرش سے زیبائی کے لیے

وہ ذات جو مرکز عصمت و طہارت، جس کے احترام میں کائنات کا رسول اٹھ جائے، جس کا ہر ایک ایک پہلو ہمارے لیے نمونہ عمل اور جس ہستی کے لیے وقت کا امام یوں ارشاد فرمائے: "رسول کی بیٹی میرے لیے اسوائے حسنہ ہیں۔" (بحار الانوار، جلد 53 صفحہ 180)

تاجدار انبیاء کی لخت جگر دختر، امام المتقین شیر خدا فاتح خیبر کی شریک حیات، نوجوانان جنت کے سردار، حسنین کریمین کی مادر گرامی اور جو خود جنت کی سردار برائے خواتین کے بارے میں مجھ جیسا ادنیٰ سا حصولِ علم کا خواہشمند و طالب علم کیا لکھ سکتا ہے؟ بہر کیف، حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شان میں قرآن کریم کی آیات کو اپنے وطلباء و طالبات کے علم میں اضافے، ذہنی تقویت، قلبی سکون وشادمانی اور قارئین کی دلچسپی کے لیے تحریر کیا جارہا ہے۔ یہ بھی مقصد کے تحت کوشش ہے کہ زیادہ تفصیل سے بیان نہ کر فقط مختصر و مفید چیزوں کو ذکر کرکے اہل مطالعہ و علم دوست کے لیے ایک زینہ ہموار کیا جائے تا کہ اہل ذوق کتابوں کا مطالعہ و تحقیق کر حضرت فاطمہؑ کے متعلق معلومات حاصل کر سکیں۔

راقم الحروف ام الکتاب، کتاب ربانی کے چند آیات کو بیان کرنے کا خواہشمند ہے جو مقام ومنزلت حضرت سیدہ فاطمہؑ کو بیان کرتا ہو۔

جن آیات مبارکہ پر ذہن عالیہ مرکوز کرنا ہے وہ ہیں آیات مودت، مباہلہ، تطہیر، ذی القربیٰ، مرج البحرین، ایثار، شجرہ طیبہ، صراط مستقیم، تعلیم صبر اور لیلۃ القدر۔



آیت مودت میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے "قل لا۔۔۔فی القربیٰ" کہہ دو میں تم سے صلہ نہیں مانگتا یہ کہ میرے اقرباء سے محبت کرو۔ اس آیت کے ذیل میں بزرگان اہل سنت نے بھی تواتر نقل کیا ہے کہ جب اس آیت کا نزول ہوا تو رسول اکرم سے عرض کیا: من قرابتک؟ آپ کے قرابت دار ہیں کون جن کی اطاعت واجب ہے۔ آپ نے فرمایا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ۔ (تفسیر ابن عربی جلد 2، صفحہ 321)

آیت تطہیر "انما یرید۔۔۔۔۔۔تطہیرا" اس آیت نزول کی شان یہ ہے کہ جب پنجتن پاک چادر کے نیچے جمع ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے پروردگار! یہ میرے اہلبیت ہیں۔ خدایا: تو ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو ایسے پاکیزہ رکھ جیسے پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔ اس میں ذریعہ تعارف بزم کساء فاطمہ الزہراؑ ہیں۔ یہ فاطمہؑ کے بابا ہیں، یہ فاطمہؑ کے شوہر ہیں اور یہ فاطمہؑ کے بیٹے ہیں۔ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا مرکز محور تعارف قرار پائیں۔ یہ ہے عظمت، فضیلت، مقام و منزلت فاطمہؑ!

آیت ذی القربیٰ (سورہ احزاب آیت 33): اس آیت کے ذیل میں مفسرین نے لکھا ہے کہ رسولؐ خدا نے خود اپنے شریک کار رسالت، حضرت فاطمہؑ کو اپنے پاس بلایا اور فدک آپ کو دے دیا۔ لیکن افسوس کہ رسولؐ کی رحلت کے بعد فدک آپؑ کی لخت جگر سے ملکیت فدک چھین لیا۔

آیت مرج البحرین کا ذکر لازمی ہے "مرج البحرین یلتقیان" (سورہ رحمٰن آیت 19) اس نے دو سمندروں کو جاری کیا کہ آپس میں مل جائیں۔ ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد علیؑ اور فاطمہؑ ہیں۔ رسولؐ خدا فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے "میں خدا ہوں میں نے دو دریا رواں کیے ایک علیؑ جو علم کا سمندر ہیں اور دوسرا فاطمہؑ جو نبوت کا سمندر ہیں۔ (مناقب آل ابی طالب جلد 3، صفحہ 319)

آیت ایثار (سورہ حشر آیت 9) اور وہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگر چہ وہ خود محتاج ہوں۔ گھر میں کچھ نہیں لیکن مہمان بنایا۔ خود فاقہ کیا مگر سائل کو روٹی دے دی۔

آیت شجرہ طیبہ پر غور کریں "الم تر کیف۔۔۔۔۔فی السماء (سورہ ابراہیم آیت 24) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے مثال پیش کی ہے کہ کلمہ طیبہ شجرہ طیبہ کے مانند ہے جس کی جڑیں مضبوط گڑی ہوئی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کی فرح ہیں اور علیؑ اس کی جڑ ہیں اور حسنؑ و حسینؑ اس کے پھل ہیں۔ (کوثر جلد 5، صفحہ 611)

آیت صراط مستقیم "اھدنا الصراط المستقیم" (سورہ حمد آیت 6) اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؑ اور ان کی زوجہ حضرت فاطمہؑ اور ان کی اولاد (امام حسنؑ و امام حسینؑ تا آخر مہدیؑ) کو اپنی حجت لوگوں پر قرار دیا اور یہ ہستیاں میری امت میں خدا کے دروازے ہیں جس نے ان سے ہدایت حاصل کی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

آیت صبر (سورہ مومنون آیت 111) پر تدبر و تفکر کریں "آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہیں۔" یعنی صبر علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہیں جو انہوں نے دنیا میں طاعات الٰہی، بھوک، فقر پر کیا اور اسی طرح جو مصیبتیں اس دنیا میں ان پر آئیں اس پر صبر کیا بے شک یہ لوگ روز قیامت کامیاب وکامران ہیں۔

آیت تعلیم اسماء پر تدبر و تفکر کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے ذریعہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ سورہ بقرہ آیت 37 کا مطالعہ کریں جس میں ارشاد ہو رہا ہے، ابن عباس سے نقل ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھا جن کی وجہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے فرمایا: "وہ کلمات محمد، علی، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام ہیں۔ جن کہ حضرت آدمؑ نے اپنی زبان پر جاری کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمایا (درالمنثور جلد 1، صفحہ 40)

بہت معروف آیت ہے، آیت مباہلہ" (سورہ آل عمران آیت 61) نجران کے پادری نے پنجتن پاک کے نورانی چہروں کو دیکھ کر اپنی شکست مان لی۔

اب آخری آیت لیلۃ القدر "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" (سورہ قدر آیت 1)۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اللیلۃ فاطمۃ ہیں القدر اللہ ہے۔ اس مقام پر لیلۃ سے مراد فاطمہؑ ہیں اور قدر سے مراد اللہ ہے اور دوسری جگہ پر امام صادق فرماتے ہیں کہ "جس نے فاطمہؑ کی اس طرح معرفت حاصل کی جو معرفت کا حق ہے تو بے شک اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ (قلب مصطفیٰ صفحہ 15)



الحمدللہ! ان آیات کے مطالعہ سے حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کے مقام کو اچھی طرح سمجھا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ آپؑ کی منزلت کا احاطہ کرنا ناممکن کیونکہ ہم جیسے لوگوں کے علم میں وہ وسعت کہاں؟ اب انہیں آیات پر اکتفا کر لینا باعث تقویت ونجات قرار پائے! آمین۔ یقیناً معرفت حضرت سیدہ فاطمہؑ کا حاصل کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اگر لوگ فاطمہؑ کی معرفت حاصل کر لیتے تو لیلۃ القدر کو درک کر لیتے۔ یہ عیاں ہے کہ نہ فاطمہؑ کی معرفت حاصل کی اور نہ ہی لیلۃ القدر کو پا سکے۔

امت نے در جلا کے گرایا جو خاک پر
اس در پہ اپنے سر کو جھکانا نصیب ہو

ہائے ہائے! حضرت محمد مصطفیؐ کی رحلت کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ الزہراؑ کے دروازے کو آگ لگادی۔ پسلی کی ہڈیاں ٹوٹیں، حضرت محسنؑ شہید ہونے، جنازہ کو کاندھا دینے والے نہ ملے اور رات کی تاریکی میں تدفین ہوئی۔

آپؑ کے چاہنے والوں کے رونے کے لیے یہی کافی ہے کہ زہراء سلام اللہ علیہا کھڑی دربار میں حق مانگ رہی ہیں، ملعون نے تحریر نبیؐ پھاڑ کر کہا، یہ کون ضعیفہ ہے جو حق مانگ رہی ہے؟

شہید رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ایؒ فرماتے ہیں کہ آپ کے اہل منبر اور آپ کی مجالس کار ساز ہوں۔ منبر کو انسان ساز اور فکر ساز ہونا چاہیے۔

ایام فاطمیہ ایک ایسا نصیب ہو
ماتم ہمیں مدینے میں کرنا نصیب ہو

ان آیات مبارکہ کا ذکر ہوا اور وضاحتیں کی گئیں۔ اب ذہن عالیہ میں مرکوز کرنا ہے کہ کیا ہم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے لیے مودت رکھتے ہیں، آیت مباہلہ یعنی اپنے آپ کو سچائی سے رغبت وحق وصداقت کی طرف داری کر رہے ہیں، آیت تطہیر مطلب ہم لوگوں میں پاکیزگی ہونی چاہئے: فکر، روح، غذا، اعمال و کارنامے پاک و پاکیزہ ہوں۔ اور ذی القربیٰ، مرج البحرین، ایثار، شجرہ طیبہ، صراط مستقیم، تعلیم اسماء، صبر اور لیلۃ القدر کا مطالعہ ضرور کریں۔ یہ ہماری زندگی و آخرت کے اسباق ہیں۔ عزائے ایام فاطمیہ ہمیں یہی درس دیتے ہیں۔

علی گڑھ موبائل 7060888223

☆☆☆☆☆☆☆

سیرت فاطمہ زہراؑ: محورِ معارفِ الٰہی اور گہوارۂ تربیت

سید قمر عباس قنبر نقوی، نئی دہلی



حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، مرسلِ اعظم، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ملیکۃ العرب، اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا کی لختِ جگر اور تاریخ اسلام کی عظیم ترین خواتین میں سب سے افضل اور عظیم المرتبت خاتون ہیں۔

امیر المؤمنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی زوجہ، حضرت فاطمہؑ کے مشہور القاب میں زہرا، بتول، صدیقہ، طاہرہ، زکیہ، راضیہ، مرضیہ، محدثہ، مبارکہ اور سیدۃ نساء العالمین شامل ہیں۔ امام حسن و امام حسین علیہما السلام، شہزادیاں عصمت حضرت زینب وام کلثوم اور شہیدِ بطنِ زہرا حضرت محسن کی مادرِ گرامی کو کارِ رسالت میں معاون و مددگار رہنے کے سبب حضرت فاطمہ زہراؑ کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اُمّ ابیہا" کے لقب سے پکارتے تھے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کے امتیازات اور طرزِ زندگی کی چند جھلکیاں

انسانی معاشرے میں عورت کی تین حیثیتیں پائی جاتی ہیں: بیٹی، بیوی اور ماں۔ ان تینوں حیثیتوں میں حضرت فاطمہ زہراؑ کا وہ بلند مقام ہے جو نہ آپؑ سے قبل اور نہ آپؑ کے بعد کسی خاتون کو حاصل ہو سکا۔ حضور سرورِ کائنات اپنی بیٹی کو دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جاتے تھے۔ یہ عمل محض بیٹی سے محبت کا اظہار نہیں تھا، ورنہ یہ آپؐ کی عام سنت بن جاتا، بلکہ یہ بی بی فاطمہؑ کی عظمت وحرمت کا اعلان تھا۔ جنابِ فاطمہؑ صرف ایک مثالی بیٹی ہی نہیں، بلکہ ایک مثالی بیوی، مثالی ماں اور اس سے بڑھ کر ایک مثالی خاتون ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: "بیٹی! میرا ایک نابینا صحابی ہے، وہ بھی تمہارے گھر آنا چاہتا ہے۔" بی بی فاطمہؑ نے ان کے لیے پردے کا اہتمام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بیٹی! تم نے خود کو پردے میں کیوں کر لیا؟ یہ تو نابینا ہیں، تمہیں دیکھ نہیں سکتے۔" بی بیؑ نے جواب دیا: "بابا! اگر چہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتے، لیکن میں تو انہیں دیکھ سکتی ہوں اور وہ ایک خاتون کی خوشبو کو محسوس تو کر سکتے ہیں۔" حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بیٹی! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو میرا ٹکڑا ہے۔"

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوال کا جواب دیتے ہوئے دخترِ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ خواتین کے لیے بہترین بات یہ ہے کہ (ضرورت کے بغیر) نہ وہ نامحرم مردوں کو دیکھیں اور نہ نامحرم مرد انہیں دیکھیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "بے شک فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔"

حضرت پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے نواسے حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اپنی مادرِ گرامی کو شب کی عبادت میں مسلسل رکوع و سجود میں مشغول دیکھتا تھا۔ آپؑ دوسروں کے لیے بارگاہِ خداوندی میں گڑگڑا کر دعا کرتیں اور ان کے لیے کثرت سے استغفار کرتیں۔ میں نے عرض کیا: "اے مادرِ گرامی! جس طرح آپ دوسروں کے لیے دعا و استغفار کر رہی ہیں، اپنے لیے کیوں نہیں کرتیں؟" فرمایا: "بیٹا! اپنے سے پہلے پڑوسی کا حق ہے۔"

حضرت سرورِ کائنات نے بیٹی کو گھر کے کام کرنے کے لیے خادمہ فضہ عنایت فرمائی۔ شہزادیِ کونین کا اپنی کنیز کے ساتھ برتاؤ یہ تھا کہ ایک دن گھر کا سارا کام خود کرتیں اور دوسرے دن کنیز سے کرواتیں، تاکہ تعلیماتِ اسلامی کے مطابق کنیز کو احساسِ کمتری نہ ہونے پائے۔ آپؑ نے کنیز کو اس قدر علم وفضل سے آراستہ کر دیا کہ کنیز فضہ نے بیس سال تک آیاتِ قرآنی کے علاوہ کوئی کلام نہیں کیا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ نے ابتدائی زندگی کے ایام شعبِ ابی طالب میں مشرکینِ مکہ کی جانب سے دی جانے والی مشکل ترین اذیتیں برداشت کیں۔ اس دور میں جنابِ فاطمہؑ نے کم سنی کے باوجود اپنے والدین سے کبھی شکوہ نہیں کیا اور زمانے والوں کو یہ پیغام دیا کہ والدین سے کوئی ایسا تقاضا نہ کریں جو ان کے لیے باعثِ تکلیف ہو۔ شہزادیِ کونینؑ نے پوری زندگی دینِ خدا کے لیے ایثار وقربانی اور توکل علی اللہ کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ آخری ایامِ حیات میں بابا، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد شہزادیِ کونینؑ کی زندگی کس انداز میں گزری، اس کا اندازہ خود بی بیؑ کے اس مرثیے سے لگایا جاسکتا ہے:

"صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا"

"مجھ پر ایسی مصیبتیں ٹوٹیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر پڑتیں تو وہ تاریک راتوں میں تبدیل ہو جاتے!"

مقام وفضیلت

امام خمینیؒ رضوان اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت فاطمہ زہراؑ وہ خاتون ہیں جو خاندانِ وحی کے لیے باعثِ افتخار ہیں اور دینِ اسلام کی پیشانی پر ایک سورج کی طرح چمک رہی ہیں۔ آپؑ کے فضائل، پیغمبرِ اکرمؐ اور خاندانِ عصمت وطہارتؑ کے بے پایاں فضائل کے ہم پلہ ہیں۔"

حجۃ الاسلام والمسلمین استاد علوی تہرانی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ وہ عظیم المرتبت شخصیت ہیں جن کا تعارف کراتے ہوئے حضرت امامِ زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف فرماتے ہیں کہ دخترِ حضرت پیغمبرِ اکرمؐ، فاطمہ زہراؑ، میرے لیے بہترین نمونۂ عمل ہیں۔ امامِ زمانہؑ اس فرمان کے ذریعے تمام افراد کو تاکید فرما رہے ہیں کہ لوگو! حضرت فاطمہ زہراؑ سے اپنا تعلق مضبوط رکھو اور انہیں اپنے لیے نمونۂ عمل بناؤ۔

اپنی بیٹیوں کے نام فاطمہ رکھیں!

مفسرِ قرآن، معروف عالمِ دین اور خطیب آیت اللہ شیخ محسن قرائتی فرماتے ہیں:

"اپنی بیٹیوں کے نام فاطمہ رکھیں۔ مجھے اُن لوگوں پر افسوس ہوتا ہے جو اپنی بیٹیوں کے نام فاطمہ یا زہرا نہیں رکھتے۔ اپنے گھروں میں فاطمہ، فاطمہ پکاریں۔ دن میں کم از کم دو بار فاطمہ پکاریں۔ کاش ہمارا رسول اللہؐ کے ساتھ رابطہ مضبوط ہوتا۔ ہماری نمازیں تو رسول اللہؐ جیسی نہیں ہو سکتیں، روزوں کا تو ذکر ہی کیا! قرآن کی تلاوت، فراخ دلی، زوجین کے حقوق کی ادائیگی، تربیت، شفقت اور میدانِ جہاد میں ہماری کارکردگی، یہ سب آنحضرتؐ جیسی نہیں ہو سکتی۔ اس لیے حضرت فاطمہ زہراؑ سے محبت اور معرفت میں اضافہ کریں۔"

عزیز خواتین! تمام تر وسائل کے باوجود جسے اطمینان وسکون کی کیفیت درکار ہو، اس کے لیے واحد نسخہ سیرتِ فاطمۃ الزہراؑ سے استفادہ ہے۔

کنیزانِ زہراؑ! دخترِ رسولِ اعظمؐ کی حیاتِ طیبہ اور آپؑ کی تعلیمات کو صرف پڑھنے، سننے اور دینی مراکز و دینی کتب تک محدود نہ رکھیں، بلکہ کوشش کریں کہ ہماری زندگی میں بھی ان تعلیمات اور طرزِ زندگی کی جھلک نظر آئے۔

خواتین یاد رکھیں کہ دینِ اسلام نے عورتوں کو رفعت وسربلندی عطا کی، ورنہ اسلام سے پہلے عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ وہ دنیا کے ہر خطے میں مظلوم تھی اور ہر تہذیب ومذہب نے اسے ذلت کی نگاہ سے دیکھا۔ دینِ اسلام عورت کو پوری اجازت دیتا ہے کہ وہ شریعت کی حدود میں رہ کر خدا کی عطا کردہ تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے علمِ طب، علم سائنس، فنونِ لطیفہ، میدانِ تجارت، میدانِ زراعت یا کسی بھی شعبے میں باوقار انداز میں آگے بڑھ سکتی ہے۔

'مودی-اڈانی کی جوڑی نے ملک کا بہت نقصان کیا'

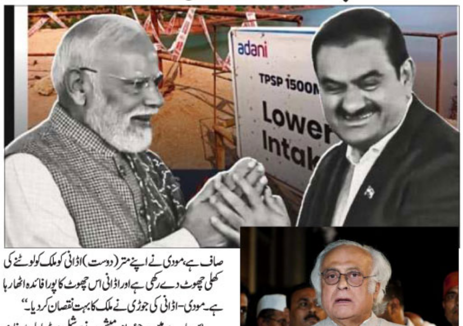
ہائیڈرو پاور پروجیکٹ معاملہ میں نئے انکشاف پر کانگریس حملہ آور، کمپنی کے اخراجات میں 99 فیصد کمی پر جانچ کرانے کا مطالبہ

اڈانی گروپ کی کمپنی 'اڈانی گرین انرجی لمیٹڈ' کے مہاراشٹر میں چل رہے ایک ہائیڈرو پاور پروجیکٹ پر کانگریس نے سوال اٹھا دیا ہے۔ انگریزی روزنامہ 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس نے کہا ہے کہ ''مودی-اڈانی کی جوڑی نے ملک کا بہت نقصان کر دیا۔''

دراصل اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اڈانی گرین انرجی لمیٹڈ نے مہاراشٹر کے ضلع ستارا میں مجوزہ 1500 میگاواٹ کے تارلی پمپڈ اسٹوریج پاور پروجیکٹ کی لاگت 5675 کروڑ روپے سے گھٹا کر محض 56.75 کروڑ روپے ظاہر کی ہے۔ اس قدم سے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے جمع کرائی جانے والی رقم بھی 227 کروڑ روپے سے گھٹ کر تقریباً 2.27 کروڑ روپے رہ گئی ہے۔

اس نئے انکشاف سے متعلق 'انڈین ایکسپریس ہندی' کی ایک مختصر ویڈیو کو اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر شیئر کرتے ہوئے کانگریس نے لکھا ہے کہ ''مودی کے دوست اڈانی کا مزید ایک فراڈ سامنے آیا ہے۔ اڈانی گرین انرجی کو مہاراشٹر کے ستارا میں ایک ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کا کام ملا ہے۔ یہ پروجیکٹ 'سہیادری ریزرو' کے علاقہ میں پڑتا ہے۔ محکمہ جنگلات کے اصول کے مطابق ایسے علاقہ میں پروجیکٹ لگانے والی کمپنی کو پروجیکٹ کے خرچ کا 4 فیصد جنگلاتی حیات کے تحفظ کے لیے جمع کرنا پڑتا ہے۔'' آگے یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''اڈانی نے پہلے اپنے اس ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کا خرچ 5675 کروڑ روپے بتایا تھا۔ اس طرح اڈانی کو 4 فیصد رقم سہیادری ٹائیگر ریزرو کے اکاؤنٹ میں جمع کرانی تھی، جو کہ 227 کروڑ روپے ہوتی ہے۔''

بنیادی حقائق کو سامنے رکھنے کے بعد کانگریس نے مبینہ دھوکہ کا ذکر اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کیا ہے۔ پارٹی لکھتی ہے کہ ''اڈانی نے یہیں پر جھول (دھوکہ) کر دیا۔ پروجیکٹ کے خرچ میں ایک پوائنٹ (.) لگا کر کروڑوں روپے کا گھوٹالہ کر دیا۔'' اس پوسٹ میں مزید لکھا گیا ہے کہ ''اڈانی کی کمپنی نے محکمہ جنگلات سے کہا کہ ہمارے پروجیکٹ کا خرچ 5675 کروڑ روپے نہیں ہے، صرف 56.75 کروڑ روپے ہے۔ ایسے میں 56.75 کروڑ روپے کا 4 فیصد 2.27 کروڑ روپے ہوا۔ کمال کی بات ہے کہ محکمہ جنگلات نے بھی یہ مان لیا اور فائلوں میں ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کا خرچ صرف 56.75 کروڑ روپے کر دیا گیا۔''





اس معاملہ میں حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کانگریس نے کہا ہے کہ ''جی ہاں، دنیا میں واحد اڈانی ہوگا جو محض 56.75 کروڑ روپے میں ہائیڈرو پاور پروجیکٹ بنا رہا ہے۔ یعنی پروجیکٹ کے خرچ میں ہیرا پھیری کر کے، ایک پوائنٹ لگا کر اڈانی نے تقریباً 225 کروڑ روپے بچا لیے اور اس دھوکہ بازی میں محکمہ جنگلات بھی اڈانی کا ساتھ دے رہا ہے۔'' کانگریس نے جارحانہ انداز اختیار کرتے ہوئے پی ایم مودی کو بھی نشانہ بنایا اور کہا کہ ''سب کچھ صاف ہے، مودی نے اپنے متر (دوست) اڈانی کو ملک کو لوٹنے کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے اور اڈانی اس چھوٹ کا پورا فائدہ اٹھا رہا ہے۔ مودی-اڈانی کی جوڑی نے ملک کا بہت نقصان کر دیا۔''

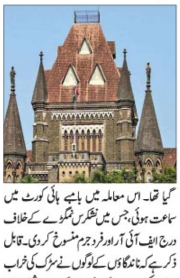
اس بارے میں جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے بیان میں کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران موڈانی گروپ کی غیر معمولی توسیع مبینہ گھوٹالوں کی ایک ایسی داستان رہی ہے جس کے کئی پہلو پہلے بھی سامنے آ چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ''کانگریس مارچ 2023 سے ہی اس گروپ کی ترقی، یکے بعد دیگرے کمپنی اور صنعت پر اس کے قبضے اور سرکاری اثاثوں کے حصول کی مکمل جانچ کے لیے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) تشکیل دینے کا مطالبہ کرتی رہی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''اب ایک مشہور انگریزی روزنامہ میں مزید ایک حیرت انگیز انکشاف سامنے آیا ہے، جس نے اس سے پہلے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے متعلق معاملات کو بھی بے نقاب کیا تھا۔ یہ انکشاف انتہائی حیران کرنے والا ہے۔'' وہ آگے بتاتے ہیں کہ ''مہاراشٹر میں 1500 میگاواٹ کے پمپڈ اسٹوریج پاور پروجیکٹ کی لاگت، جسے گزشتہ سال 5675 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی تھی، اب ایک حلف نامے میں محض 56.75 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ یعنی لاگت میں پورے 99 فیصد کی کمی ظاہر کی گئی ہے۔''

جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ یہ ناقابل یقین ہے اور اس بات کی مزید ایک مثال ہے کہ اڈانی گروپ کس طرح ہر بار ایسے معاملات سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ یہ معاملہ ایک بہت بڑے گھوٹالے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اڈانی گروپ کے کاروباری معاملات کی جانچ کے لیے جے پی سی تشکیل دینے کے مطالبے کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ 'دی انڈین ایکسپریس' کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق فروری 2025 میں مرکزی وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی جانب سے جاری کردہ خط میں اس پروجیکٹ پر خرچ 5675 کروڑ روپے بتائی گئی تھی۔ اسی بنیاد پر مہاراشٹر کے محکمہ جنگلات نے جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے سہیادری ٹائیگر ریزرو کے کھاتے میں پروجیکٹ کی لاگت کا 4 فیصد، یعنی 227 کروڑ روپے جمع کرانے کو کہا تھا۔ لیکن اڈانی گرین انرجی نے 8 ستمبر 2026 کو نوٹری سے تصدیق شدہ حلف نامہ پیش کرتے ہوئے پروجیکٹ کی لاگت 56.75 کروڑ روپے بتائی اور اسی رقم کو تسلیم کرنے کی درخواست کی۔ مہاراشٹر کے محکمہ جنگلات نے 12 اکتوبر کو اس نظرثانی شدہ خرچ کو قبول کر لیا۔ اس کے نتیجے میں جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے جمع کرائی جانے والی رقم بھی 227 کروڑ روپے سے گھٹ کر 2.27 کروڑ روپے رہ گئی۔ کمپنی اب تک 56.75 لاکھ روپے جمع کرا چکی ہے۔

اس معاملے میں ستارا ضلع کے اعزازی وائلڈ لائف وارڈن روہن بھاٹے نے 30 اکتوبر کو وزیر اعظم کے شکایتی پورٹل اور مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کے دفتر میں شکایت درج کرائی تھی۔ انہوں نے پروجیکٹ کے خرچ میں کی گئی اس غیر معمولی کمی پر اعتراض کرتے ہوئے اسے غلط قرار دیا تھا۔ اس شکایت کے بعد مرکزی وزارت ماحولیات، جنگلات و موسمیاتی تبدیلی نے 6 نومبر کو مہاراشٹر کے محکمہ جنگلات کو اس معاملے کی ترجیحی بنیاد پر جانچ کرنے اور مناسب کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ ریاستی محکمہ جنگلات نے بھی اس معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔

'پرامن مظاہروں کو دبانے کے لیے مقدمات چلانا افسوسناک'، بامبے ہائی کورٹ نے ایف آئی آر رد کی

ممبئی (ایجنسی) بامبے ہائی کورٹ نے سڑکوں کی خراب حالت کے خلاف احتجاج میں شامل ہونے کے الزام میں ایک شخص کے خلاف درج ایف آئی آر منسوخ کر دی ہے۔ عدالت نے کہا کہ اگر پُرامن احتجاج کو دبانے کے لیے فوجداری مقدمات درج کیے جاتے ہیں تو یہ جمہوریت کے لیے انتہائی افسوسناک بات ہوگی۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ جب تک لوگ قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے اور تشدد یا سرکاری و نجی املاک کو نقصان پہنچانے جیسی سرگرمیوں میں ملوث نہیں ہوتے، تب تک ان کی پُرامن تحریک کو دبانے کے لیے فوجداری مقدمات درج نہیں کیے جانے چاہئیں۔ یہ مقدمہ مہاراشٹر کے چندر پور ضلع کے ناندگاؤں میں رواں سال جنوری میں سڑکوں کی خراب حالت کے خلاف ہونے والے احتجاج میں شامل ہونے کے الزام میں نشکرس نمگوڑے کے خلاف درج کیا گیا تھا۔ اس معاملہ میں بامبے ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی، جس میں نشکرس نمگوڑے کے خلاف درج ایف آئی آر اور فرد جرم منسوخ کر دی۔ قابل ذکر ہے کہ ناندگاؤں کے لوگوں نے سڑک کی خراب حالت کی وجہ سے ایک گاڑی کے حادثے کا شکار ہونے کے بعد یہ احتجاج کیا تھا۔ انہوں نے سڑک تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار اور محکمہ تعمیرات عامہ کے لاپروا افسران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔



نمگوڑے نے اپنے خلاف درج ایف آئی آر اور فرد جرم منسوخ کرنے کے لیے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی تھی۔ اس معاملہ میں پولیس نے کہا کہ مظاہرین نے غیر قانونی طور پر جمع ہو کر سڑک جام کر دی تھی۔ حالانکہ ہائی کورٹ نے کہا کہ آئین کی دفعہ 19(1)(بی) لوگوں کو پُرامن طور پر اور بغیر اسلحوں کے جمع ہونے کا حق دیتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس بنیادی حق پر مناسب پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں، لیکن محض غیر واضح الزامات کی بنیاد پر اسے کمزور یا دبایا نہیں جانا چاہیے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ احتجاج کرنے کے آئینی حق اور فوجداری مقدمات کی بھرمار کے درمیان فرق واضح رہنا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو یہ جمہوریت کے لیے انتہائی افسوسناک بات ہوگی۔ عدالت نے کہا کہ درخواست گزار کے خلاف فوجداری مقدمہ چلانا عدالتی کارروائی کا غلط استعمال ہے۔

معروف اداکارہ موسمی چٹرجی کے شوہر اور فلم ساز جینت مکھرجی کا انتقال

نئی دہلی: بالی ووڈ کی معروف اداکارہ موسمی چٹرجی کے شوہر اور فلم پروڈیوسر جینت مکھرجی 12 نومبر 2026 کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر سے متعلق مسائل کے باعث طبیعت کافی عرصے سے ناساز بتائی جا رہی تھی۔ ان کے انتقال کی خبر سے فلمی دنیا میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ فیڈریشن آف ویسٹرن انڈیا سنے ایمپلائز (ایف ڈبلیو آئی سی ای) کے صدر بی این تیواری نے جینت مکھرجی کے انتقال کی تصدیق کی ہے۔ انہوں نے انڈیا ٹوڈے کو بتایا کہ جینت نے اپنے اہل خانہ کے درمیان آخری سانس لی۔ تاہم ان کے انتقال کی اصل وجہ سے متعلق تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ جینت مکھرجی فلمی دنیا سے وابستہ ایک معروف شخصیت تھے۔ انہوں نے کئی فلموں کی پروڈکشن میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی پروڈیوس کردہ فلموں میں 'مذاق'، 'دولڑکے دونوں کڑکے' اور 'بیوی اور مکان' شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان میں سے پہلی دو فلموں میں موسمی چٹرجی نے مرکزی کردار ادا کیے تھے۔ جینت نے 1992 میں نشر ہونے والے ٹیلی ویژن شو 'تلاش' کی پروڈکشن بھی کی تھی۔ جینت مکھرجی کا تعلق ایک موسیقی کے گھرانے سے تھا۔ وہ معروف موسیقار اور گلوکار ہیمنت کمار کے بیٹے تھے۔ انہیں موسیقی سے بھی خاص دلچسپی تھی اور انہوں نے اپنے والد کی وراثت کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ فلم 'بیوی اور مکان' کے موسیقی کے شعبے سے بھی ان کی وابستگی رہی۔ موسمی چٹرجی اور جینت مکھرجی کی شادی 1972 میں ہوئی تھی۔ اس وقت موسمی کی عمر محض 15 برس تھی اور وہ دسویں جماعت میں زیر تعلیم تھیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انہوں نے اپنی خالہ کی آخری خواہش پوری کرنے کے لیے کم عمری میں شادی کی تھی۔ شادی کے بعد بھی انہوں نے فلمی دنیا میں اپنی کامیاب شناخت قائم کی اور 1970 اور 1980 کی دہائی میں ہندی سینما کی مقبول اداکاراؤں میں شمار ہوئیں۔



سونیا گاندھی ترک، سادگی اور قربانی کی ایک مثال ہیں: جولی

الور، (یو این آئی) راجستھان اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ٹکارام جولی نے کانگریس کی سینئر لیڈر سونیا گاندھی کی شخصیت، سیاسی جدوجہد اور ملک کے لیے ان کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر سخت نشانہ لگایا ہے۔ مسٹر جولی نے جمعہ کو یہاں نامہ نگاروں سے کہا کہ سونیا گاندھی کی زندگی ترک، سادگی، قربانی، محبت، درد اور ہمدردی کا ایک سمندر ہے۔ انہوں نے بی جے پی اور آر ایس ایس کی طرف سے برسوں سے پھیلائے جانے والے جھوٹ کا منہ توڑ جواب دیا ہے اور آگے بھی دیتی رہے گی۔ مسٹر جولی نے کہا کہ پردیس میں پیدا ہونے کے باوجود ہندوستان آ کر اس کی ثقافت کو اپنانا، ملک کے تئیں لگن کا مظاہرہ کرنا اور اپنی پوری زندگی اس کی خدمت کے لیے وقف کر دینا ایک اہم کامیابی ہے۔ محترمہ گاندھی نے وزیر اعظم کا عہدہ بھی چھوڑ دیا جو ان کے سیاسی کیریئر کی ایک اہم مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس خاتون کی زندگی جس نے اپنی ساس اندرا گاندھی اور شوہر راجیو گاندھی کے قتل کا درد برداشت کیا، چھوٹے بچوں کی پرورش کی اور کئی ذاتی جدوجہد کے باوجود پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے سیاست میں قدم رکھا، جدوجہد اور لگن کی مثال ہے۔

نجی سکیورٹی شعبے کو جدید ٹیکنالوجی، تربیت اور احترام کی ضرورت ہے: جنرل دویدی

نئی دہلی، (یو این آئی) سابق آرمی چیف جنرل اپیندر دویدی نے کہا ہے کہ ملک کے داخلی سلامتی نظام کو مضبوط بنانے میں نجی سکیورٹی شعبے کا اہم کردار ہے اور اس شعبے سے وابستہ اہلکاروں کو بہتر تربیت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی ملازمت کی شرائط میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ جنرل دویدی جمعہ کو یہاں سینٹرل ایسوسی ایشن آف پرائیویٹ سکیورٹی انڈسٹری کے 21ویں سالانہ سکیورٹی لیڈرشپ سمٹ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نجی سکیورٹی اہلکار محض اداروں اور رہائشی احاطوں کی نگرانی کرنے والے ملازم نہیں ہیں، بلکہ وہ سکیورٹی نظام کی ایک اہم کڑی اور سب سے بڑا انسانی سینسر نیٹ ورک ہیں۔ انہوں نے ان اہلکاروں کو جدید ٹیکنالوجی سے لیس کرنے، بہتر تربیت فراہم کرنے، مناسب احترام دینے اور ان کی ملازمت کی شرائط بہتر بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے نجی سکیورٹی ایجنسیوں سے اپیل کی کہ وہ ملازمین کو بینک کے ذریعے تنخواہ کی ادائیگی کریں اور پراویڈنٹ فنڈ، بیمہ اور حادثاتی بیمہ جیسی سہولتوں کو یقینی بنائیں۔

انہوں نے کہا کہ ایسوسی ایشن کے اندازے کے مطابق ملک میں 35 ہزار سے زیادہ نجی سکیورٹی ایجنسیوں کے ذریعے تقریباً ایک کروڑ سے زائد افراد اس شعبے میں کام کر رہے ہیں۔ یہ تعداد پولیس اور مرکزی مسلح پولیس فورسز کی مجموعی تعداد سے بھی کافی زیادہ ہے۔ توانائی کے کارخانوں، کوئلے کی کانوں، صنعتی اداروں، اسپتالوں، بندرگاہوں اور ڈیٹا سینٹروں جیسے اہم اداروں کی حفاظت میں ان کا کلیدی کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر سکیورٹی اہلکار کو مشتبہ سرگرمیوں کی شناخت کرنے، فوری اطلاع دینے اور ضرورت پڑنے پر مؤثر کارروائی کرنے کی تربیت دی جانی چاہیے۔ ان کے لیے ابتدائی طبی امداد، آتشزدگی سے نمٹنے، آفات کے انتظام اور ڈرون سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنے کی مہارت بھی ضروری ہے۔ انہوں نے نجی سکیورٹی ایجنسیوں، پولیس، فائر سروسز، شہری دفاع اور عام شہریوں کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ سکیورٹی اہلکاروں کو احترام دینا پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔



اس موقع پر سول ڈیفنس اور ہوم گارڈز کے ڈائریکٹر جنرل سنیل کمار جھا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے سول ڈیفنس کو مزید مؤثر اور جدید بنانے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نجی سکیورٹی شعبے کے تعاون سے اس مقصد کو آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر نجی سکیورٹی اہلکار رضاکارانہ طور پر سول ڈیفنس کے رضاکاروں کی حیثیت سے خود کو رجسٹر کراتے ہیں تو یہ داخلی سلامتی کے لیے انتہائی اہم قدم ہوگا۔ تنظیم کے چیئرمین کنور وکرم سنگھ نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے ان کی اس تجویز کو تسلیم کر لیا ہے کہ نجی سکیورٹی گارڈز کو مستقبل میں گارڈنگ آفیسرز کے طور پر شناخت دی جائے، تاکہ انہیں سماجی احترام حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات میں واقع نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اور تنظیم کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے، جس کے تحت اب نجی سکیورٹی اہلکار وہاں سے جدید ٹیکنالوجی کی تربیت حاصل کر سکیں گے۔ فوج کے سابق لیفٹیننٹ جنرل اے بی شیونے، وزارت داخلہ کے سابق ایڈیشنل سکریٹری بھگوان شنکر اور گجرات پولیس کے سابق ڈائریکٹر جنرل اتل پرتم نے بھی داخلی سلامتی کے لیے نجی سکیورٹی شعبے کی خدمات کو سراہا۔

پنجاب کی 117 اسمبلی نشستوں کے لیے مسودہ ووٹر لسٹ جاری، 11 دسمبر تک نام شامل کرانے کا موقع

پنجاب میں اگلے سال ہونے والے اسمبلی انتخابات سے قبل انتخابی تیاریوں کے تحت ووٹر لسٹ کو اپ ڈیٹ کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کے پروگرام کے مطابق ریاست کی تمام 117 اسمبلی نشستوں کے لیے خصوصی مختصر نظرثانی (ایس ایس آر) 2027 کے تحت مسودہ ووٹر لسٹ جمعرات (12 نومبر) کو جاری کر دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی ووٹر لسٹ میں نام شامل کرانے، نام حذف کرانے اور اندراجات میں کسی بھی طرح کی غلطی درست کرانے کے لیے دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کا عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ سرکاری بیان کے مطابق شہری 12 نومبر سے 11 دسمبر 2026 تک اپنے دعوے اور اعتراضات درج کرا سکتے ہیں۔ اس دوران ووٹر اپنی تفصیلات مسودہ فہرست میں چیک کر سکتے ہیں۔ اگر کسی اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہے یا اس کے نام، پتے اور دیگر تفصیلات میں کوئی غلطی ہے تو وہ مقررہ طریقہ کار کے تحت درخواست دے سکتا ہے۔ انتخابی کمیشن کے طے شدہ پروگرام کے مطابق دعووں اور اعتراضات کا تصفیہ 28 دسمبر 2026 تک مکمل کر لیا جائے گا، جس کے بعد 4 جنوری 2027 کو حتمی ووٹر لسٹ شائع کی جائے گی۔ آئندہ انتخابی عمل کی تیاریوں میں اسی حتمی فہرست کو بنیاد بنایا جائے گا۔

اس نظرثانی مہم کے سلسلے میں پنجاب کی چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) انندیتا مترا کی صدارت میں جمعرات کو تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک میٹنگ بھی منعقد ہوئی۔ اس دوران نمائندوں کو مسودہ ووٹر لسٹ کی نقول فراہم کی گئیں۔ انندیتا مترا نے سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ووٹر لسٹ میں تبدیلی کے طریقہ کار، متعلقہ ضابطوں اور درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ کے بارے میں تفصیلی معلومات دیں۔ اس کے علاوہ ووٹر خدمات کے لیے مقرر مختلف درخواست فارم کے استعمال سے بھی انہیں آگاہ کیا گیا۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ ووٹر لسٹ میں نیا نام شامل کرانے کے لیے فارم 6 پُر کرنا ہوگا۔ بیرون ملک مقیم ہندوستانی شہریوں کے اندراج کے لیے فارم 6 اے، ووٹر لسٹ سے نام حذف کرانے کے لیے فارم 7 اور نام یا پتے سمیت دیگر تفصیلات میں اصلاح کے لیے فارم 8 مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے نوجوان شہری بھی ووٹر کے طور پر اپنا اندراج کرا سکتے ہیں جو یکم جنوری 2027 کو یا اس سے پہلے 18 سال کی عمر مکمل کر لیں گے۔ اس طرح اہل نوجوان مقررہ طریقہ کار کے تحت اپنا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

دھلی کی زھریلی ھوا پر ماکن کی مرکز اور دھلی حکومت پر تنقید



نئی دہلی، (یو این آئی) دہلی میں مسلسل سنگین ہوتی فضائی آلودگی پر کانگریس کے سینئر لیڈر اجے ماکن نے مرکز اور دہلی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے جمعہ کو کہا کہ دونوں حکومتوں نے ایک بار پھر دہلی کے باشندوں کو زہریلی ہوا میں سانس لینے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ مسٹر ماکن نے کہا کہ بچوں اور بزرگوں کو حکومت کے بھروسے زہریلی ہوا میں سانس لینے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے، لیکن آلودگی پر مؤثر کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ مسٹر ماکن نے مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ 12 نومبر کی صبح نو بجے سے کی صبح نو بجے تک کے 24 گھنٹوں کے اوسط کے مطابق دہلی کا اوسط فضائی معیار اشاریہ (اے کیو آئی) 418 درج کیا گیا، جو سنگین زمرے میں آتا ہے۔ وہیں آبادی کے تناسب سے اوسط اے کیو آئی 424 رہا۔ انہوں نے بتایا کہ سی پی سی بی کے اعداد و شمار کے مطابق دہلی کے آٹھ نگرانی مراکز پر اے کیو آئی 500 سے تجاوز کر گیا۔ ان میں وسندھرا انکلیو، متھرا روڈ، نارتھ کیمپس، این ایس آئی ٹی دوارکا، وزیر پور، آنند وہار، چاندنی چوک اور آئی آئی ٹی دہلی شامل ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ 500 فضائی معیار اشاریے کی زیادہ سے زیادہ حد ہے، نہ کہ نگرانی کرنے والے آلات کی پیمائش کی حد۔ کانگریس لیڈر کے مطابق دہلی میں درمیانے یا اس سے خراب فضائی معیار والے نگرانی مراکز کے چار کلومیٹر کے دائرے میں تقریباً 2.09 کروڑ لوگ رہتے ہیں، جو دہلی کی کل آبادی کا 92.1 فیصد ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اس طرح کی زہریلی ہوا کے باعث بچوں، بزرگوں اور سانس و دل کی بیماریوں میں مبتلا افراد کی صحت سے متعلق پریشانیاں مزید بڑھ سکتی ہیں۔

'یہ امرت کال نہیں، مہنگائی کا بھونچال ہے'، کانگریس کا مودی حکومت پر حملہ

کانگریس نے بڑھتی مہنگائی پر مودی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ خوردہ مہنگائی کی شرح 6.09 فیصد تک پہنچ گئی، جبکہ روزمرہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے سے عام لوگوں کا گھریلو بجٹ متاثر ہو رہا ہے

نئی دہلی: کانگریس نے ملک میں بڑھتی مہنگائی کو لے کر جمعہ کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کو نشانہ بنایا اور الزام لگایا کہ قیمتوں میں مسلسل اضافے نے عام لوگوں کے گھریلو بجٹ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ پارٹی نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ امرت کال نہیں بلکہ مہنگائی کا بھونچال ہے، جس نے عام آدمی کی زندگی مشکل بنا دی ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں دعویٰ کیا کہ ملک میں خوردہ مہنگائی کی شرح دو سال کی بلند ترین سطح 6.09 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ ان کے مطابق، 12 میں سے 11 اشیائے صرف کے زمروں میں مہنگائی میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غذائی مہنگائی کی شرح بھی بڑھ کر 8.94 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جس کا براہ راست اثر عام لوگوں کے روزمرہ اخراجات پر پڑ رہا ہے۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ پیاز کی قیمتوں میں 116 فیصد، لہسن میں 60 فیصد اور ادرک کی قیمتوں میں 48 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آٹا، تیل، گھی، دودھ، دال اور صابن جیسی روزمرہ استعمال کی ضروری اشیا بھی مسلسل مہنگی ہو رہی ہیں۔ ان کے مطابق، مہنگائی کا دباؤ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ کمپنیاں قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ مصنوعات کی مقدار کم کرنے پر بھی غور کر رہی ہیں، جس سے صارفین پر دوہرا بوجھ پڑ سکتا ہے۔



کانگریس لیڈر نے خدشہ ظاہر کیا کہ شرح سود میں اضافے سے عام لوگوں کے لیے قرض حاصل کرنا مزید مہنگا ہو سکتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی حکومت کی غلط پالیسیوں کے سبب عوام کو مسلسل مہنگائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور ان کی آمدنی کے مقابلے میں اخراجات بڑھتے جا رہے ہیں۔ جے رام رمیش نے حکومت پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت میں مہنگائی ڈائن نہیں رہی بلکہ اب وہ ایک بن بلایا مہمان بن کر ہر گھر کے بجٹ کو نگل رہی ہے۔ اس سے قبل جمعرات کو بھی کانگریس نے مہنگائی کے معاملے پر وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بنایا تھا۔ پارٹی نے الزام لگایا تھا کہ وزیر اعظم نے عوام کو سکون سے زندگی گزارنے نہیں دینے کی ٹھان رکھی ہے اور انہیں مہنگائی کی چکی میں پیسا جا رہا ہے۔ کانگریس نے اپنے بیان میں اکتوبر کے مہنگائی کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ خوردہ مہنگائی کی شرح 6.09 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ پارٹی کے مطابق، شہری علاقوں میں یہ شرح 5.41 فیصد جبکہ دیہی علاقوں میں 6.63 فیصد ریکارڈ کی گئی ہے۔ کانگریس نے کہا کہ ضروری اشیائے خورد و نوش اور روزمرہ استعمال کی چیزوں کی قیمتوں میں اضافے سے سب سے زیادہ متاثر عام اور متوسط طبقہ ہو رہا ہے۔ پارٹی نے حکومت سے مہنگائی پر قابو پانے کے لیے مؤثر اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔

خاموشی اور آواز کی باہمی کشاکش اور اشتراک نے زبان کو جنم دیا: پروفیسر شافع قدوائی

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سمینار 'اردو ادب میں خاموشی بطور احتجاج' کا افتتاح

نئی دہلی۔ رنگ و نور صوت و صدا سے آباد اس دنیا کی حقیقت خاموشی ہے، سکوت انسان کو ابدیت سے واقف کراتا ہے۔ عدم اظہار میں الوہیت کا ایک پہلو بھی ہے کہ حقیقت مطلق اسے چاہے جس نام سے یاد کیا جائے صدا و کلام سے ماورا ہے۔ ان خیالات کا اظہار اردو کے ممتاز نقاد و ادیب پروفیسر شافع قدوائی نے ایوان غالب میں دو روزہ قومی سمینار 'اردو ادب میں خاموشی بطور احتجاج' کا کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کیا۔ انھوں نے مزید کہا تمام صحائف اس بات پر متفق ہیں کہ کائنات کی تشکیل لفظ سے ہوئی کہ اس سے قبل ہر طرف سکوت تھا۔ خاموشی اور آواز کی باہمی کشاکش نے زبان کو جنم دیا۔ ادب کے مطالعے کی بہت سارے زاویے ہو سکتے ہیں جن میں اس زاویے کو بھی شامل کرنا اچھی پہل ہے۔ سمینار کا افتتاح معروف مورخ و ادیب پروفیسر ہربنس کھیا نے کیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا احتجاج اگر بہ آواز بلند ہو تو اس کا علم سب کو ہو جاتا ہے لیکن اگر احتجاج خاموشی کے پیرائے میں ہو تو اس کو ہر شخص محسوس نہیں کر سکتا لیکن اس کا اثر اتنا ہی گہرا ہوتا ہے جتنی خاموشی گہری ہوتی ہے۔ اردو ادب کو کچھ ایسے سیاسی حالات کا سامنا کرنا پڑا کہ اس میں خاموشی کو ایک مؤثر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت بہ نسبت دوسرے ادب کے زیادہ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے اس موضوع کو مرکز میں رکھ کر مکالمہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمن قدوائی نے کی۔ انھوں نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ میں مسلسل اہم موضوعات پر سمینار منعقد ہوتے رہتے ہیں لیکن آج کے سمینار کا موضوع پہلے سے بالکل مختلف ہے۔ یہ مقالہ نگاروں کی آزمائش بھی ہے اور ایک اہم موضوع کی طرف پیش رفت بھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ ایک سمینار میں سارے پہلو سامنے نہیں آ سکتے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا انسانی تاریخ پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان نے جبر کا بوجھ بہت دیر تک برداشت نہیں کیا، جبر کا جواب احتجاج ہوتا ہے اور اگر اسے موافق فضا میسر نہ آئے یا جبر کی گرفت سخت ہوتی جائے تو احتجاج کا سب سے مؤثر ذریعہ خاموشی ہوتی ہے ایسی خاموشی جس کا شور بلند ایوانوں کو بھی ہلا دیتا ہے۔ اردو ادب اور دنیا کے ہر ادب میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ بس ان سے گرد صاف کرنے کی دیر ہے اور اس خاموشی سے مکالمہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری کے ڈائرکٹر پروفیسر زاہد الحق نے افتتاحی اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی انھوں نے کہا مجھے اس بات کی سب سے زیادہ خوشی ہوئی کہ غالب انسٹی ٹیوٹ نے مذاکرے کے لیے ایک منفرد موضوع کا انتخاب کیا۔ احتجاج صرف منفی نہیں ہوتا بلکہ اگر خاموش احتجاج ہو تو اس میں تعمیر کی فکر زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنے اقتدار کے لیے نہیں ہوتی بلکہ مثبت تبدیلی کے لیے ہوتی ہے۔ ادب اظہار سے زیادہ اخفا کا عمل ہے ساری استعارے، علامتیں یہیں سے نمو پذیر ہوتے ہیں۔ افتتاحی اجلاس میں علم و ادب سے وابستہ اہم شخصیات موجود تھیں۔ سمینار کے تکنیکی اجلاس کل 14/نومبر کو صبح 10 بجے سے شام 5/ بجے تک ہوں گے جس میں پروفیسر شریف حسین قاسمی، پروفیسر اختر الواسع اور ڈاکٹر خالد علوی بطور صدر اور پروفیسر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی، پروفیسر ارتضیٰ کریم، پروفیسر عاصم صدیقی، پروفیسر مظہر احمد، ڈاکٹر معصوم مراد آبادی، پروفیسر شیخ عقیل احمد، پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر محمد کاظم، پروفیسر سرورالہدیٰ، ڈاکٹر ارشد القادری، ڈاکٹر نوشاد عالم، ڈاکٹر محمد مستمر، ڈاکٹر نورین علی حق اور ڈاکٹر آصفہ زینب بطور مقالہ نگار شرکت کریں گے۔



ممتاز ادیب و صحافی ڈاکٹر مہتاب عالم کو نشان فیض ایوارڈ سے سرفراز کیا جائے گا

جلگاؤں (یو این آئی) الفیض فاؤنڈیشن اور بزم اردو ادب جلگاؤں کے باہمی اشتراک سے کے کے موتی والا سمینار ہال، ایچ جے تھیم کالج، مہرون، جلگاؤں میں 14 نومبر اعزاز تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ پروقار اعزاز تقریب کا انعقاد ممتاز ماہر تعلیم و بزم اردو ادب جلگاؤں ڈاکٹر عبدالکریم سالار کی صدارت میں ہوگا۔ اس اہم تقریب میں مہمانان خصوصی کے طور پر ممتاز ماہرین تعلیم اعجاز احمد ملک، عبدالمجید زکریا، مفتی محمد ہارون ندوی اور ایڈوکیٹ عقیل اسمٰعیل شرکت کریں گے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ الفیض فاؤنڈیشن اور بزم اردو ادب جلگاؤں کے ذریعہ ہر سال اُردو زبان و ادب کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والے اشخاص کو نشان فیض ایوارڈ سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ امسال باوقار نشان فیض ایوارڈ سے ممتاز محقق و ادیب، سینئر صحافی ڈاکٹر مہتاب عالم کو جہاں سرفراز کیا جائے گا وہیں اُردو کارواں ممبئی کے ذمہ دار فاروق خان اور معروف اناؤنسر ہارون عثمانی کو بھی اس ایوارڈ سے سرفراز کیا جائے گا۔

مذہبی نفرت اور حسد ملک کے امن اتحاد اور استحکام کیلئے سنگین خطرہ



سہارنپور (احمد رضا) پچھلے بارہ سالوں سے اسکول اسپتال غریبی مہنگائی اور بیروزگاری پر کوئی توجہ نہ دیکر کل سرکاری مشینری مسلم آبادی کے گھروں دکانوں اور مقدس مقامات کو بلڈوزر چلا کر نیست ونابود کرنے میں سرگرم ہے مذہب کے نام پر نفرت اور حسد سہی معنوں میں ملک کے امن اتحاد اور استحکام کے لئے سنگین خطرہ بن کر ہمارے آئین اور جمہوری نظم ونسق کا جنازہ نکال رہی ہے نفرت اور حسد سے ملک کے تیس کروڑ مسلم افراد کو نیچا دکھانے کے جوش میں ان مذہبی شدت پسند تنظیموں کے نمائندوں نے اپنا مستقبل بڑے خطرہ میں ڈال دیا ہے ان شرپسند عناصر کو ملک کے دستور اور امن کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں ہے یہ کھلے مفاد پرست اور ملک دشمن ہیں ان کا مقابلہ دستور ہند کے مطابق کیا جانا اب لازمی ہوگیا ہے! مسلم آبادی کے گھروں پر بلڈوزر ایکشن، مساجد مدارس اور مزارات پر حملے اور جھوٹے الزامات لگا کر مسلم افراد کو سالوں تک جیلوں میں قیدیوں کی طرح رکھا جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ملک میں مسلم آبادی کے لیئے زندگی کو تنگ سے تنگ تر کیا جارہا ہے ملک کے دستور اور جمہوری نظم ونسق کو پاؤں تلے کچل کر ہندو شدت پسند افراد کو تحفظ فراہم کیا جارہا ہے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے حالات حاضرہ پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھگوا شدت پسندی ملک کے امن اتحاد اور ترقی کیلئے سنگین خطرہ ہے اس پر تشدد اور مجرمانہ سرگرمیوں کو کنٹرول کیا جانا بیحد ضروری ہے، ملک پر یا ملک کے کسی بھی حصہ پر جب جب کوئی آفت یا مصیبت پڑی تب تب ملک میں بسنے والے 30 کروڑ مسلم افراد نے اپنی جان اور مال کی قربانی دے کر ملک کے عوام کی مدد کرتے ہوئے آپسی بھائی چارہ اور خلوص کی لاثانی مثال ایک بار نہیں ہزار بار پیش کی مگر 1920 سے ملک میں مسلم آبادی سے نفرت کا زہر پھیلانے والے شدت پسند ہندو گروہ نے مسلمانوں کی وفاداری کو درکنار کر ہمیشہ اس وفادار طبقہ سے اعلانیہ نفرت کی ہزاروں دردناک اور شرمناک کارروائیاں انجام دیتے ہوئے مسلم آبادی کو ذلیل وخوار کیا آپ غور کریں کہ ملک میں پچھلے بارہ سالوں سے جو بلڈوزر ایکشن اور اجتماعی تشدد کے واقعات رونما ہورہے ہیں وہ اسی نفرت اور حسد کا زہریلا نتیجہ ہے! ایک کے بعد ایک لگاتار مسلم افراد پر بلڈوزر ایکشن اور جان لیوا حملوں سے ملک بھر میں امن واستحکام کے لئے بڑا خطرہ لاحق ہوگیا ہے جگہ جگہ مساجد اور مدارس پر بلڈوزر ایکشن دیکھنے کو مل رہا ہے ملک بھر میں مندروں کے غیر قانونی اور غیر آئینی ہونے پر کوئی کارروائی یا بلڈوزر ایکشن نہیں کیا جاتا صرف اور صرف مسلم آبادی کے گھروں اور مقدس مقامات کو ہی نفرت اور حسد کا نشانہ بنا کر نیست ونابود کیا جارہا ہے عدالتیں بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں عقل سے باہر کی بات ہے کہ آزادی سے قبل تعمیر شدہ مسجد، مدارس ومراکز کیسے غیر قانونی اور غیر آئینی ہوگئے ہیں دکھ کی بات ہے کہ حق کہنے والا کوئی نہیں ہے؟ اس کچھ عرصہ سے ملک میں کبھی جلوس کبھی یاترا اور کبھی کانوڑ کی آڑ میں مسلم آبادی کو ڈرانے دھمکانے اور جانی مالی نقصان پہنچانے کے لئے شرمناک حکمت عملی اپنائی گئی ہے سرکاری مشینری اور پولیس شدت پسند افراد کی خوب آؤ بھگت میں سرگرم رہی جبکہ یہ لوگ بھگوا رنگ کی آڑ میں مسلم آبادی پر حملے کرتے نظر آئے الہ آباد میں تیس دکانوں پر بلڈوزر چلا جبکہ جوالا پور اور بریلی میں تین دکانیں کانوڑیوں کو خوش کرنے کے لئے بلڈوزر کا شکار بن گئی ہیں سرکاری مشینری اور پولیس مسلم افراد کی شکایت پر مقدمہ درج کرنے کی بجائے صرف اور صرف مسلم آبادی پر ہی فرضی مقدمات درج کررہی ہے ہاپوڑ کے قریب واقع گڑھ مکتیشور میں چار روز قبل کانوڑھ کے نام پر شدت پسند افراد نے نوجوان پک اپ ڈرائیور عظیم کو خوب مارا پیٹا پولیس تماشا دیکھتی رہی بہ مشکل کچھ لوگوں نے غنڈوں کے ہاتھوں سے عظیم کو بچا کر اسپتال بھیجا جہاں اسکو ہائر سینٹر بھیج دیا جہاں آج اسکی موت ہوگئی دکھ اس بات کا ہے کہ پولیس نے جان بوجھ کر قاتلوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی" اور غریب مسلم نوجوان قتل کردیا گیا"! ہندو رکشا دل کا پنکی چودھری، ردھیما شرما اور اتراکھنڈ ہندو رکشا دل کا شدت پسند للت کمار شرما ان دنوں دین اسلام، مدارس اسلامیہ، مساجد اور مزارات کے خلاف پر تشدد مہم چلائے ہوئے ہیں ان سبھی کا اور ان گروہ بند غیر سماجی عناصر کے آقاؤں کا صرف اور صرف یہی مقصد ہے کہ مسلم طبقہ کو تنگ و پریشان کرتے ہوئے انکو جانی مالی نقصان پہنچایا جائے تا کہ یہ قوم تباہ اور برباد ہوکر زمین پر گر جائیں اور پھر ملک بھر میں، ہم جیسا چاہیں ویسا کریں، ہمکو کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہ ہو کہیں آزان کی اواز نہ سنائی دے راستہ میں کہیں مسجد مدرسہ یا مزار دکھائی نہ دے اور کوئی بھی شخص ٹوپی کرتے والا دکھائی نہ دے! مسلم طبقہ کے افراد کے خلاف بلڈوزر ایکشن لگاتار 7 سالوں سے اعلانیہ طور سے مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، اترپردیش، بہار، آسام اور راجستھان میں چل رہا ہے جہاں لاکھوں گھروں اور دکانوں کو نیست ونابود کردیا گیا ہے عدالتیں خاموش ہیں اور لیڈرشپ بھی تماشائی بنی ہوئی ہے جگہ جگہ مزارات مساجد، اور مدارس اسلامیہ پر دھاوا بولا جارہا ہے گھروں میں قرآن کریم اور نمازیں ادا کرنے پر پولیس فرضی مقدمات درج کررہی ہے ہندو شدت پسند مسلم افراد کے گھروں میں گھس کر مارپیٹ کررہے ہیں کل ملاکر جہاں جہاں بھاجپا کی سرکاری ہیں وہاں وہاں بیقصور اور بے گناہ مسلمانوں کے گھروں، بنگلوں، کمپلیکس، اسکول، کالجوں، مدارس اسلامیہ، مزارات اور مساجد کے ساتھ ساتھ مہنگی مہنگی کوٹھیوں کو بھی مٹی میں ملایا جارہا اس پر جواب یہ ملتا ہے کہ کہ ہم نے غنڈوں اور مافیا افراد کے مکانات پر بلڈوزر چلائے ہیں اس طرح سے ملک میں بسنے والے 30 کروڑ مسلم طبقہ کو نشانہ بنا کر کمزور اور مجبور بنانے کی شازشیں ہورہی ہیں مسلم افراد کو مٹی میں ملاکر دم لیں گے یہ ہندو شدت پسند افراد کا اتنا خطرناک، گھنونہ اور زہریلا بیان ہے کہ اس طرح کے زہر پھیلانے عمل سے آج نہیں تو کل پورے ملک میں فرقہ پرستی اور دو طبقوں کے درمیاں نفرت اور حسد کی بڑی خلیج پیدا ہو جایے گی اگر ایسا ہوتا ہے تو ملک کمزور ہوجائے گا اور خانہ جنگی شروع ہوجائیگی مفاد پرست اور موقع پرست اپنے بلوں میں گھس جائیں گے اور لڑیگا صرف اور صرف ہندو مسلم یہ تنگ نظر اور متعصب افراد مسلم طبقہ سے نفرت اور غلط فہمی کا شکار ہوکر ملک کا امن چین تباہ اور برباد کرنے پر ہیں سانس لیں گے۔

اویسی اور چندر شیکھر کا اتحاد صفر جمع صفر برابر صفر: رام گوپال یادو



اٹاوہ، 13 نومبر (یو این آئی۔) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ پروفیسر رام گوپال یادو نے اسدالدین اویسی اور چندر شیکھر آزاد کے ممکنہ اتحاد پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ صفر جمع صفر برابر صفر ہوتا ہے۔ پروفیسر یادو جمعہ کی شام اٹاوہ میں ایس پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو کے بنوائے جارہے زیر تعمیر کیدار یشور مندر پہنچے۔ انہوں نے رسم ورواج کے مطابق پوجا ارچنا کرکے بھگوان شیو کا آشیرواد لیا۔ اس کے بعد میڈیا سے بات چیت میں انہوں نے ریاست کی موجودہ سیاست اور اپوزیشن جماعتوں کے ممکنہ اتحاد پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اویسی اور چندر شیکھر آزاد کے اتحاد سے متعلق سوال پر انہوں نے کہا، ایس پی پر تبصرہ کرنے دیجیے، صفر ہی ملے گا۔ صفر جمع صفر برابر صفر ہی ہوگا۔ ان کے اس تبصرے کو آئندہ اسمبلی انتخابات سے پہلے دونوں رہنماؤں کے ممکنہ اتحاد کی انتخابی اہمیت کے بارے میں ایس پی کے ردعمل کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے فون ٹیپ کیے جانے سے متعلق سوال پر پروفیسر یادو نے کہا کہ فون تو سبھی لوگوں کے ٹیپ کیے جارہے ہیں، صرف راہل گاندھی کے ہی نہیں۔ صحافیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب آپ لوگ بڑے صحافی بن جائیں گے تو آپ کے فون بھی ٹیپ کیے جائیں گے۔ تاہم، انہوں نے کسی ایجنسی یا کسی مخصوص معاملے کا ذکر نہیں کیا۔ کیدار یشور مندر میں درشن کے مقصد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ بھگوان مہادیو کا آشیرواد برقرار رہنے کی پراتھنا کے ساتھ یہاں آتے ہیں۔ مہادیو کی کرپا سے لوگوں کی تمام چالیں ناکام ہوجائیں گی۔ اس موقع پر سابق ایم ایل سی اروند یادو، سابق چیئرمین کلدیپ گپتا اور گوپال یادو بھی موجود تھے۔

فتح پور میں شمعِ عقیدت روشن، بی بی فاطمہ زہرا کی یاد میں جلوسِ شمع نکالا گیا



فتح پور۔ حضرت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شہادت کی یاد میں انجمن سکائے حرم فتح پور کے زیرِ اہتمام جلوسِ شمع کا انعقاد کیا گیا، جس میں سیکڑوں سوگواران اور عقیدت مندوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے شمعیں روشن کرکے حضرت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر فضا سوگوار رہی اور شرکاء نے آپ کی سیرتِ طیبہ، صبر، ایثار، قربانی اور اسلامی تعلیمات کو یاد کیا۔ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حسنین رضا صاحب باندا نے حضرت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حیاتِ مبارکہ اور اوصافِ حمیدہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے آپ کے کردار، صبر اور عدل وانصاف کے پیغام کو بیان کرتے ہوئے حاضرین سے آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی تلقین کی۔ خطاب میں آپ پر ڈھائے گئے مظالم کا بھی ذکر کیا گیا۔ منتظمین نے کہا کہ یہ جلوسِ شمع محض شمعیں روشن کرنے کا عمل نہیں بلکہ حضرت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے والہانہ عقیدت اور وابستگی کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے عدل وانصاف، باہمی اخوت، محبت اور اتحاد کا پیغام بھی دیا گیا۔ اس موقع پر مولانا دانش نقوی، ذاکرِ اہلِ بیت یاور مہدی، مظاہر حسین، مصطفیٰ حسن، فدا، مہدی، فرحت، سیف رضوی، زین فتح پوری، شیبو سمیت کثیر تعداد میں عقیدت مند موجود تھے۔

عزاخانہ امانت علی میں تین روزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد



عالم پور (بارہ بنکی) سرکار رسالت مآب حضرت محمدؐ کی اکلوتی بیٹی صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہراؑ سلام اللہ علیہا کی المناک اور غمناک شہادت کی یاد میں گذشتہ سال کی طرح امسال بھی رات 8 بجے شب میں عزاخانہ امانت علی عالم پور میں تین روزہ مجالس عزائے فاطمیہ کا انعقاد کیا گیا جس کی پہلی مجلس 11 نومبر بوقت 8 بجے شب میں منعقد ہوئی۔ مجلس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور مولانا عمران حیدر عالپوری نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ پہلی مجلس کو مولانا نجیب الحسن زیدی ممبئی نے خطاب فرمایا بعدہ مجلس انجمن رونق عزا عالم پور نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔ دوسری مجلس کو مولانا مرزا جعفر عباس لکھنؤ نے خطاب فرمایا، جس کے بعد مجلس انجمن فروغ عزا دیورہ سادات بارہ بنکی نے نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی جبکہ آخری مجلس 13 نومبر 8 بجے شب منعقد ہوئی جسے مولانا سید فردوس مہدی نمولی فیض آباد نے خطاب فرمایا۔ بعد مجلس تابوت فاطمہ زہراؑ عزاخانہ امانت علی سے جامع مسجد تک برآمد کیا گیا۔ تابوت کے ہمراہ عابس سلطانپوری نے سلام پیش کیا اور صحن جامع مسجد میں انجمن زینت العزا عالم پور کے ہمراہ نوحہ خوانی اور سینہ زنی کے ساتھ جلوس اختتام پزیر ہوا، جس میں کثیر تعداد میں موضع موتک پور، اسندرہ، بیڑہاری، سنگورہ، جرگاواں، رسول پور اور دیورہ سادات کے مومنین نے شرکت کی۔



مومنین عالم پور بارہ بنکی کی جانب سے بمقام: حسینیہ شبیہ محمد مرحوم، عالم پور سیدواڑہ بارہ بنکی میں 11، 12 اور 13 نومبر کو یعنی بدھ، جمعرات، جمعہ 9:30 صبح میں تین روزہ مجلس عزا کا انعقاد کیا گیا جس کی پہلی مجلس کو مولانا باقر سجاد لکھنؤ نے خطاب کیا۔ بروز جمعرات دوسری مجلس کو مولانا محمد جابر جوراسی نے خطاب فرمایا۔ بروز جمعہ تیسری اور آخری مجلس کو مولانا مرزا محمد عسکری کلکتہ نے خطاب فرمایا اور جلوس عزائے فاطمیہ برآمد کیا گیا جس میں انجمن نصرت العزا اسنگورہ، انجمن فروغ عزا دیورہ سادات، انجمن زینت العزا عالم پور اور انجمن رونق عزا عالم پور کے ہمراہ نوحہ خوانی اور سینہ زنی کے ساتھ جلوس اختتام پزیر ہوا۔

علماء کرام اور مدارس سے اپنا تعلق مضبوط رکھ کر ایمان کی حفاظت کی جاسکتی ہے: مفتی بدران

مدرسہ احسن العلوم موضع جڑودہ کے سالانہ جلسہ میں علمائے کرام کا خطاب اور حفاظ کی دستار بندی



میرٹھ رجڑودہ 13 نومبر (پریس ریلیز) مدرسہ احسن العلوم جڑودہ میرٹھ کا سالانہ اجلاس عام نہایت عقیدت و احترام اور مذہبی جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملک کے ممتاز علماء کرام نے شرکت کرتے ہوئے علم دین کی اہمیت، والدین کے حقوق، اخلاص فی العمل، اعمال صالحہ اور اسلامی تعلیمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اجلاس کا آغاز قاری عنایت الرحمن اور قاری مہتاب عالم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ مولانا فیصل میرٹھی نے نعت پاک پیش کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا محمد سفیان صاحب قاسمی نے علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جن میں علم ایک عظیم نعمت ہے۔ علم ایک ایسی روشنی ہے جس کے ذریعے انسان دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسی صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ وہ دو معلوم چیزوں کی مدد سے تیسری نامعلوم چیز کو دریافت کرسکتا ہے۔ انہوں نے والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کریں۔ مفتی وسیم نے والدین کے حقوق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ماں باپ کا ادب واحترام کرنا اور ان کی نافرمانی سے بچنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ کے شیخ الحدیث مولانا عقیل احمد قاسمی نے کہا کہ تمام اعمال صالحہ میں اخلاص بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اخلاص اعمال کی روح ہے، اس کے بغیر اعمال کی حقیقی قدر و منزلت حاصل نہیں ہوتی۔ مدرسہ نورالاسلام میرٹھ کے استاذ حدیث مفتی محمد حسن قاسمی نے علم پر عمل کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب انسان اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے تو وہ بڑی فضیلت کا مستحق بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور نماز کی پابندی کرنا انتہائی ضروری ہے۔ خادم الاسلام ہاپوڑ کے استاذ مفتی محمد مستقیم نے علماء اور عوام کے باہمی تعلقات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ علماء کرام عوام کے مقروض ہیں، کیونکہ مدارس میں جو علم حاصل کرتے ہیں، اسے عوام تک پہنچانا ان کی ذمہ داری ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے مبلغ مولانا محمد یامین نے تقویٰ اور حسن اخلاق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے بچ جائے، وہ بڑا عابد بن سکتا ہے۔ مظاہر علوم وقف سہارنپور کے ناظم مفتی محمد بدران سعیدی نے کہا کہ علماء کرام اور مدارس سے اپنا تعلق مضبوط رکھ کر ایمان کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا عمر رسیدہ۔ جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ کے مہتمم مولانا عبدالمالک مغیثی نے دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ دعا عبادت اور عمل کا مغز ہے۔ نیک اعمال انجام دینے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنی چاہئیں اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہوئے سچی توبہ کرنی چاہیے۔ ان کی دعا پر اجلاس کا اختتام ہوا۔ اس موقع پر حفظ قرآن مکمل کرنے والے چار طلبہ حافظ محمد شاویز، حافظ محمد جنید، حافظ ابوزر اور حافظ عبید کے سروں پر دستار فضیلت باندھی گئی اور انہیں مبارکباد پیش کی گئی۔ اجلاس کے آخر میں مدرسے کے مہتمم مولانا محمد اقبال قاسمی نے تمام علماء کرام اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض مولانا انیس الرحمن قاسمی نے انجام دیے۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں علماء کرام، معززین اور عوام نے شرکت کی۔ شرکاء میں مولانا آس محمد گلزار قاسمی، مولانا عبدالواحد سلائی، قاری محمد جعفر مہتمم مدرسہ یسینیہ سراج العلوم موضع کھنڈہ نگلہ مظفرنگر، قاری رئیس احمد، قاری محمد طاہر، قاری انیس احمد، قاری مجیب الرحمن، مولانا معین الدین، قاری محمد ریحان، قاری محمد ناصر، قاری محمد جرار، مولانا عبدالمتین، قاری محمد عادل، قاری محمد ابصار، قاری محمد معروف، حاجی محمد ظفر، حاجی وکیل احمد اور حاجی مراد علی سمیت دیگر افراد کے نام قابل ذکر ہیں۔

کھیت کے راستے کو لیکر چل رہا تنازع محکمہ ریونیو کی کارروائی کے باوجود بھی حل نہیں ہوسکا

دیوبند، 13 / نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) کھیت تک پہنچنے کے لئے راستے کو لیکر چل رہا تنازع محکمہ ریونیو کی کارروائی کے باوجود بھی حل نہیں ہوسکا ہے۔ جسبیر کے مطابق تقریباً دس دن پہلے ریونیو ڈپارٹمنٹ کی ٹیم پولیس کے ساتھ ان کی درخواست پر گاؤں پہنچی تھی۔ کنسولیڈیشن محکمہ کے افسران نے جائے قوعہ کو نشان زد کیا اور کھیت پر جانے والے راستہ کی سڑک کو کھول دیا۔ اس وقت سڑک پر تجاوزات کرنے والے محلے دار بھی سڑک خالی کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ الزام ہے کہ کارروائی کے باوجود سڑک کے کچھ حصوں پر تجاوزات نہیں ہٹایا گیا۔ کسان کا کہنا ہے کہ اب جب وہ اپنے کھیت تک پہنچنے کے لیے سڑک کا استعمال کرنا چاہتا ہے تو اس کے پڑوسی سڑک خالی کرنے کو تیار نہیں ہیں وہ افسران کے حکم کو ماننے سے انکار کررہے ہیں۔ تنازعہ کے بڑھنے کے ڈر سے اس نے چیف منسٹر کے پورٹل پر شکایت درج کرائی ہے اور سڑک سے مکمل طور پر تجاوزات ہٹوائے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کتوالی انچارج رادھے شیام یادو نے بتایا کہ شکایت ملنے پر پولیس معاملے کی جانچ کرے گی۔

کانپور میں ڈرگ سنڈیکیٹ کا پردہ فاش

کیمسٹ تیار کرتے تھے ڈرگ، 50 لاکھ کا سامان برآمد

کانپور: 13 نومبر (پی این ایس) غیر ملکی منشیات کی اسمگلنگ کے ایک بڑے نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا گیا ہے۔ پولیس نے رضوان احمد کو 50 لاکھ روپے مالیت کی میفیڈرون سمیت گرفتار کیا ہے۔ وہ اورائی (جالون) میں پکڑی گئی منشیات کی فیکٹری سے وابستہ لوگوں سے رابطے میں تھا اور کافی عرصے سے مفرور تھا۔ ملزم منشیات بیچنے کی نیت سے کانپور آیا تھا۔ سنٹرل زون سوات ٹیم اور فضل گنج پولیس نے اسے پرانے گووند نگر پل کے نیچے ریلوے لائن کے ساتھ ایک چوکی کے دوران گرفتار کیا۔ بابو پوروا تھانہ علاقہ کے رہائشی رضوان نے 50 گرام میفیڈرون برآمد کیا جس کی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 50 لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ وہ ڈی آر آئی اور اے ٹی ایس کو مطلوب ملزم بھی تھا۔ وہ کچھ عرصہ ممبئی میں رہنے کے بعد گووند نگر آگئے تھے۔ بیرون ملک پھیلا ہوا منشیات کے سنڈیکیٹ کا جال: اے ڈی سی پی ارچنا سنگھ کے مطابق اس نیٹ ورک کا ماسٹر مائنڈ خیام الدین عرف خیام سید ہے۔ اس کے بیرون ملک مقیم منشیات اسمگلروں کے ساتھ روابط بتائے جاتے ہیں۔ اس سے قبل فضل گنج پولیس نے نجم الدین کو 101 گرام غیر ملکی منشیات کے ساتھ گرفتار کیا تھا۔ اس کے بعد سوات ٹیم کے انچارج شیو کمار شرما کی قیادت میں نیٹ ورک کی چھان بین کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی گئی۔ پوچھ گچھ کے دوران رضوان نے انکشاف کیا کہ خیام الدین ارباز کٹا، دانش شالو عرف شالو بابا، حسین بابو اور دیگر کی مدد سے اورائی کو خام مال فراہم کرتا تھا۔ ادویات وہاں ایک کیمسٹ کی مدد سے تیار کی جاتی تھیں اور اندرون و بیرون ملک سپلائی کی جاتی تھیں۔ ایک گرام سے بنتی ہے 40 یونٹ: پولیس کے مطابق اس دوا کی تیاری کے لیے ایک کیمسٹ کی ضرورت ہے۔ ایک گرام سے تقریباً 40 یونٹ بنتے ہیں، اور اس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ روپے فی گرام بتائی جاتی ہے۔ یہ انجکشن، ناک میں سانس لینے، یا گرم ریپنگ پیپر سے دھواں سانس کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک ہی پف انسان کو زیادہ دیر تک نشہ میں رہنے اور ہوش کھونے کا سبب بن سکتا ہے۔

میلے میں عقیدت مندوں کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں: ڈی ایم

انوپ شہر میں کارتک پورنیما گنگا اسنان میلے کی تیاریوں کا ڈی ایم اور ایس ایس پی نے جائزہ لیا

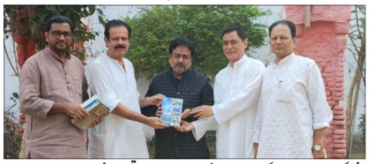


بلند شہر 13 نومبر (پریس ریلیز) کارتک پورنیما گنگا اسنان میلہ 2026 کو بحفاظت اور منظم طریقے سے منعقد کرانے کے مقصد سے ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش اور ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ نے افسران کے ہمراہ انوپ شہر میں گنگا پل کے قریب ریتی پر لگنے والے میلہ مقام کا معائنہ کرتے ہوئے انتظامیہ کی جانب سے کی جارہی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس دوران میلہ مقام کے لیے تیار کیے گئے لے آؤٹ کا مشاہدہ کرتے ہوئے افسران کو ہدایت دی گئی کہ عقیدت مندوں کے نہانے کے لیے متعین مقام پر مضبوط بیریکیڈنگ لگائی جائے اور کسی کو بھی گہرے پانی میں جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ کٹاؤ والے مقامات پر ضروری حفاظتی اقدامات کرنے کے ساتھ مناسب تعداد میں غوطہ خوروں اور کشتیوں کی دستیابی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ کیمپ لگانے کے لیے متعین مقامات پر بلاک وار منظم طریقے سے کیمپ قائم کرائے جائیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے ہدایت دی کہ عقیدت مندوں کی آمدورفت کے لیے الگ الگ راستے بنائے جائیں۔ میلے کو حادثات سے پاک اور محفوظ بنانے کے لیے مناسب تعداد میں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کرنے اور پولیس فورس تعینات کرنے کو بھی کہا گیا۔ اس کے علاوہ میلہ مقام پر صفائی، روشنی، پینے کے پانی، موبائل بیت الخلاء اور خواتین کے لیے مناسب تعداد میں پردے والے چینجنگ روم بنانے کی ہدایت میونسپلٹی کے افسران کو دی گئی۔ معائنے کے دوران ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ (انتظامیہ) تنیش کمار سنگھ، ایس ڈی ایم انوپ شہر منیش کمار، سی او سمیت متعلقہ محکموں کے افسران موجود رہے۔

کتا موٹر سائیکل سے ٹکرا گیا، کتے کے مالک نے نوجوان کو پیٹ ڈالا

دیوبند، 13 / نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) اسد پور کرنجالی گاؤں کے رہنے والے اکشے نے پولیس کو دی گئی شکایتی تحریر میں کہا گیا ہے کہ وہ اور اس کا دوست امن دیر شام کام کرنے کے بعد بائک پر گھر لوٹ رہے تھے۔ اس دوران گاؤں کے قریب اچانک ایک کتا ان کی موٹر سائیکل کے سامنے آگیا۔ حادثے میں دونوں موٹر سائیکل سے گر کر زخمی ہوگئے۔ الزام ہے کہ کچھ دیر بعد کتے کا مالک وہاں آیا اور ان کے ساتھ بدسلوکی اور مارپیٹ کی۔ اکشے نے ملزم کتے کے مالک کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

نئی نسل کو ادب وتہذیب سے جوڑنا ضروری: پروفیسر نیر جلالپوری



امروہہ: معروف ادیب ودانشور پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری کی امروہہ آمد کے موقع پر شہر کی قدیمی اور تاریخی حویلی 'حلیجان منزل' میں ان کے اعزاز میں ایک پروقار استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر شہر کی مقتدر علمی وادبی شخصیات نے ان کا گرمجوشی کے ساتھ شاندار استقبال کیا اور تہنیت پیش کی۔ تقریب کے دوران روایتِ ادب کو برقرار رکھتے ہوئے مہمانِ محترم کی خدمت میں 'تحفۂ ادب' کے طور پر گراں قدر اُردو کتب کا بیش قیمت نذرانہ پیش کیا گیا۔ اس سلسلے میں معروف ادیب وکالم نگار ڈاکٹر مہتاب امروہوی نے اپنی تازہ تصنیف 'میرے کالم' پروفیسر نیر جلالپوری کو پیش کی۔ معروف محقق و ناقد ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی نے اپنی اہم تحقیقی کتاب 'جدید مرثیہ کے عناصر خمسہ' کا تحفہ دیا، جبکہ معروف سماجی و ادبی شخصیت اویس رضوی نے امروہہ کے تاریخی ادبی ادارے 'کاروانِ خلوص' کے ستر سالہ شاندار سفر پر مبنی ضخیم و دستاویزی کتاب 'عکسِ کارواں' کے ساتھ ساتھ 'تذکرہ بدرِ چشت' اور 'درِ مقصود' جیسی اہم کتابیں پیش کیں جبکہ حسینی پیس مشن کی جانب سے مولانا ڈاکٹر سید محمد سیادت نقوی کی رحلت پر منظر عام پر آئی کتاب 'فخر عبادت علی عابدی امروہوی' نے پیش کی۔ اس خصوصی نشست میں امروہہ کی صدیوں پرانی علمی وادبی تاریخ، یہاں کی پاکیزہ ادبی فضا کو برقرار رکھنے والے ثقافتی اداروں اور شہر کی قدیم تاریخی عمارتوں کے تحفظ و اہمیت پر تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ حاضرین نے امروہہ کی تہذیبی وراثت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صوفی مشن انٹرنیشنل سے وابستہ سید اویس رضوی نے کہا کہ پروفیسر عباس رضا نیر ایک بہترین مقرر، شاندار ادیب، بیباک ناظم اور ایک عظیم شاعر ہے۔ جنہونے اُردو زبان کے وقار کو ہمیشہ بلند کیا ہے۔ اس موقع پر پروفیسر نیر جلالپوری نے میزبانوں اور اہلِ امروہہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ امروہہ علم و ادب کا ایک ایسا گہوارہ ہے جس کی خوشبو سے پورا عالمِ ادب معطر ہے۔ انہوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ امروہہ کے دانشور، ادیب اور قلمکار اپنی شاندار تاریخ، تہذیبی اقدار اور ادبی روایات کو نہ صرف سینے سے لگائے ہوئے ہیں بلکہ نئی نسل تک منتقل کر کے انہیں زندہ بھی رکھے ہوئے ہیں۔ اس دوران خانقاہ بدر چشت رح کے نائب سجادہ نشین حماد مصطفیٰ رضوی، صحافی علی عابدی امروہوی اور عاصم رضوی نے بھی تبادلہ خیال پیش کیا۔

شیخ عبدالغفار ٹھیکیدار کا انتقال



کرنیل گنج، گونڈہ: قصبے کے معروف خانوادہ ٹھیکیدار شیخ شبراتی کے آخری فرد، ادبی تنظیم بزم شام غزل کے سرپرست شیخ عبدالغفار ٹھیکیدار کا دو ماہ کی علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم کی عمر 80 برس تھی۔ مرحوم حسن رضا ٹھیکیدار کے عبدالغفار سب سے چھوٹے بھائی اور معروف لیڈر محمد نظیر الدین کے چچازاد بھائی تھے۔ انھوں نے لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد کاروبار سنبھالا اور کاشتکاری بھی کرتے رہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ صدر بازار کی مسجد خلیفہ کے سامنے قاری محمد رئیس قادری نے پڑھائی اور تدفین خیرالدین شاہ بابا قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحوم مختلف علمی اور ادبی تنظیموں سے وابستہ رہے اور اپنے گراں قدر مشوروں سے رہنمائی فرماتے رہے۔ تدفین میں یوپی الجمعیت الراعین کے سابق صدر سینئر ایڈوکیٹ عبدالکریم راعین (سلطانپور) اور آل انڈیا جمعیت الراعین کے قومی صدر شمشاد عالم راعین (ایڈوکیٹ) کے ساتھ سابق چیئرمین شمیم احمد اچھن، محمد نظیر انڈین، گنیش تیواری نیش، مجیب صدیقی، سنت رام سنگھ، ویریندر تیواری ایڈوکیٹ، ڈاکٹر نصیر، ڈاکٹر طاہر یوسف، یعقوب عزم گونڈوی، انیس خان عارفی، ہریش شکلا، شکیل احمد، مظہر حسین (بنارس)، اظہر حسین، ونود کمار (لکھنؤ) واعزا واقربا سمیت کثیر تعداد میں مختلف طبقات کے لوگ موجود رہے۔

ایک مسلمان نے تعلیم کا مندر بنادیا، یہی غلطی ہوگئی

غازی آباد: 13 نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو جمعرات کی دیر رات انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی ٹیم نے غازی آباد کی ڈاسنا جیل سے لے جایا گیا۔ عدالت نے آئی ایس ایف کی ایک ٹیم سکیورٹی کے لیے ان کے ساتھ تھی۔ جمعہ کو دہلی کے رام منوہر لوہیا اسپتال میں ان کا طبی معائنہ کرایا گیا۔ اس کے بعد ٹیم اسے لکھنؤ میں ای ڈی کے زونل آفس لے گئی، جہاں ان سے 16 نومبر تک پوچھ گچھ کی جائے گی۔ اعظم خان نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بچوں کو پڑھانے کا جرم کیا ہے، میں نے یونیورسٹی بنائی، میں نے اسکول بنائے، ایک مسلمان نے تعلیم کا مندر بنادیا، یہی غلطی ہوگئی۔ ای ڈی کی ٹیم انہیں جمعرات کی رات تقریباً 8:30 بجے ڈاسنا جیل سے لے گئی۔ سی جوہر یونیورسٹی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس کے سلسلے میں ای ڈی کو چاردن کی تحویل میں دے دیا۔ ان سے 16 نومبر تک پوچھ گچھ کی جائے گی۔ اعظم خان کو جیل سے نکالے جانے کے بعد، ایس پی صدر اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اعظم خان کی صحت اور حفاظت کو مکمل طور پر محفوظ بنائے اور کوئی لاپرواہی نہ ہو۔ اعظم خان نے رام پور میں مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی قائم کی۔ وہ اس سے وابستہ جوہر ٹرسٹ کے بانی بھی ہیں۔ ای ڈی کا الزام ہے کہ یونیورسٹی کی تعمیر میں سرکاری کام کے لیے فنڈز اور وسائل کا استعمال کیا گیا۔ ایجنسی کے مطابق سرکاری ٹھیکے رکھنے والے کچھ ٹھیکیداروں نے جوہر ٹرسٹ کو رقم عطیہ کی تھی۔ ان فنڈز کا ذریعہ اور استعمال اب زیر تفتیش ہے۔ 28 اکتوبر کو ای ڈی نے یونیورسٹی کی زمین اور عمارتوں کو عارضی طور پر منسلک کردیا۔ ایجنسی نے ان کی قیمت کا تخمینہ 426.46 کروڑ (426.46 کروڑ) لگایا ہے، جبکہ موجودہ مارکیٹ ویلیو کا تخمینہ تقریباً 1,170 کروڑ (1,170 کروڑ) لگایا گیا ہے۔ ای ڈی کا کہنا ہے کہ جائیدادوں پر ہونے والے کچھ اخراجات کا کسی جائز ذریعہ سے پتہ نہیں چل سکا۔ منی لانڈرنگ کی تحقیقات رامپور میں درج کئی ایف آئی آرکی بنیاد پر شروع کی گئی تھی۔ شکایات میں الزام لگایا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے لیے کسانوں کی زمین زبردستی حاصل کی گئی تھی اور زبردستی دستاویزات پر دستخط کیے گئے تھے۔

اٹل رہائشی اسکولوں کے تعلیمی معیار میں بہتری کی پہل

18 ڈویژنوں کے اسکولوں کے لیے نئی پالیسی اور انتظامی اصلاحات کی ہدایت



لکھنؤ: چیف سکریٹری ایس پی گوئل کی صدارت میں ریاست کے تمام 18 ڈویژنوں میں چلنے والے اٹل رہائشی اسکولوں کے تعلیمی معیار، ہاسٹل کے انتظام اور مجموعی نظام کار کو مزید مؤثر اور منظم بنانے کے مقصد سے ریاستی سطح کی نگرانی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ اٹل رہائشی اسکول محنت کش خاندانوں کے بچوں کو معیاری تعلیم، بہتر رہائشی سہولیات اور آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم کرنے کی ایک اہم پہل ہیں۔ ان اسکولوں کو تعلیم اور ہم جماعت ترقی کے بہترین مراکز کے طور پر فروغ دیا جائے، تاکہ یہاں زیرِ تعلیم ہر بچہ تعلیمی کامیابیاں حاصل کرکے اپنے روشن مستقبل کی تعمیر کرسکیں۔ انہوں نے اسکولوں کے بہتر انتظام و انصرام کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کی بنیاد پر ایک جامع اور قابلِ عمل پالیسی تیار کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں وِدیا گیان، سنسکرتی اور دیگر معروف رہائشی اسکولوں کے انتظامی نظام اور طریقہ کار کا مطالعہ کرکے ایک موزوں ماڈل تیار کیا جائے۔ پالیسی طے ہونے تک اسکولوں میں اساتذہ کا انتخاب معاہداتی بنیاد پر کرنے کی ہدایت بھی دی گئی۔ طلبہ کی حفاظت، دیکھ بھال اور ہاسٹلوں میں بہتر تعلیمی ماحول یقینی بنانے پر خصوصی زور دیتے ہوئے چیف سکریٹری نے ہدایت دی کہ ہر ہاسٹل میں ایک باپس ماسٹر اور ایک سپر منٹنڈنٹ، جب کہ ہر اسکول کے طالبات کے ہاسٹل میں وِمینز (خاتون نگران) کی تعیناتی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ رہائشی اسکولوں میں طلبہ کی حفاظت اور سہولیات کے معاملے میں کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ میٹنگ میں ڈویژنل سطح کی نگرانی کمیٹیوں کی اثر پزیر تشکیل اور اسکولوں کی دیکھ بھال، مرمت اور تعمیراتی کاموں کے لیے ضروری بجٹ کے انتظام کے سلسلے میں بھی فیصلے کیے گئے۔ اضافی رہائشی عملوں کی تعیرت کے لیے پہلے مختص کیے گئے سرکاری بجٹ اور مستقبل میں اسکولوں کی دیکھ بھال و مرمت کے کاموں کے لیے پی پی ای بورڈ کے فنڈ کا استعمال کیا جائے گا۔ میٹنگ میں سال 2026 کے باقی اسکول بورڈ امتحان میں اٹل رہائشی اسکولوں کے طلبہ کی بہترین کارکردگی پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ بتایا گیا کہ امتحان میں شامل ہونے والے مجموعی طور پر 2,178 طلبہ میں سے 2,112 طلبہ کامیاب ہوئے، جو 96.97 فیصد ہے۔ ان میں 58 طلبہ نے 90 فیصد سے زیادہ، جب کہ 390 طلبہ نے 80 سے 90 فیصد کے درمیان نمبر حاصل کیے۔ چیف سکریٹری نے ان کامیابیوں کی ستائش کرتے ہوئے آئندہ برسوں میں تعلیمی معیار اور امتحانی نتائج کو مزید بہتر بنانے کے لیے ٹھوس لائحہ عمل تیار کرنے کی ہدایت دی۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری، محکمہ محنت و روزگار ڈاکٹر آشیش کمار گوئل، لیبر کمشنر اتر پردیش ڈاکٹر سوامی اگروال، ڈائریکٹر جنرل اسکول تعلیم محترمہ مونیکا رانی، ڈائریکٹر جنرل اٹل رہائشی اسکول و سکریٹری بی او ہی بورڈ محترمہ یوپا آروال، ایڈیشنل سکریٹری جناب کنال سکسینہ اور ایڈیشنل سکریٹری ہی او ہی بورڈ جناب شیر سنگھ سمیت متعلقہ محکموں کے سینئر افسران موجود رہے۔

اسسٹنٹ پروفیسر امتحان کی تیاریوں کا جائزہ

19 اور 20 نومبر کو 1.27 لاکھ امیدوار دیں گے امتحان

لکھنؤ: چیف سکریٹری ایس پی گوئل کی صدارت میں آج اسسٹنٹ پروفیسر امتحان 2026 کے کامیاب انعقاد کے لیے تیاریوں کا جائزہ لینے کی غرض سے ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ چیف سکریٹری نے ہدایت دی کہ امتحان کو غیر جانب دارانہ، پُرامن، شفاف اور منظم انداز میں مکمل کرایا جائے۔ امتحان کے انعقاد سے متعلق تمام انتظامات مقررہ مدت کے اندر مکمل کیے جائیں۔ امتحانی مراکز پر نشانے سے متعلق انتظامات، عملے کی تعیناتی، ان کی مناسب تربیت اور ضروری بنیادی سہولیات کا انتظام وقت سے مکمل کرایا جائے۔ امتحان کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضلع خواہ پولیس فورس کی تعیناتی سمیت تمام ضروری حفاظتی انتظامات یقینی بنائے جائیں۔ امتحانی کمروں میں روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ انہوں نے امتحان کی رازداری اور شفافیت برقرار رکھنے پر خصوصی زور دیتے ہوئے ہدایت دی کہ خفیہ امتحانی مواد کے ذخیرہ اندوز اور نقل و حمل کے دوران مقررہ حفاظتی ضابطوں پر سختی سے عمل کیا جائے۔ تزانے سے امتحانی مواد نکالنے اور امتحانی مراکز میں اس کی تقسیم کے دوران بہتر تال میل اور خصوصی احتیاط برتی جائے۔ عملے کا حاطہ طور پر ضروری ہدایات دی جائیں، تاکہ امتحانی مواد کا لفافہ توڑنے کے وقت کسی قسم کی الجھن کی صورت حال پیدا نہ ہو۔ امتحانی مواد کی سیل بندی اور دیگر متعلقہ کارروائیوں میں مقررہ معیاری طریقہ کار (ایس او پی) پر سو فیصد عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔ چیف سکریٹری نے امتحان کی مؤثر نگرانی اور فوری تال میل کے لیے ضلع کی سطح پر کنٹرول روم قائم کرنے اور امتحانی مراکز پر لائے اسٹریجنگ کا مناسب انتظام یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ امتحانی مراکز پر امیدواروں کی باریک بینی سے تلاشی، بایومیٹرک تصدیق اور ایک لیک آلات کو اندر لے جانے پر مکمل پابندی کے احکامات پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ امتحان کے حوالے سے سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی گمراہ کن اطلاعات اور افواہوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ امتحان کی غیر جانب داری کو متاثر کرنے والی کسی بھی سرگرمی کے خلاف فوری اور مؤثر کارروائی یقینی بنائی جائے۔ میٹنگ میں اتر پردیش اپیکیشن سروس سلیکشن کمیشن کے چیئرمین جناب پرشانت کمار نے بتایا کہ اسسٹنٹ پروفیسر امتحان 2026 کا انعقاد 19 اور 20 نومبر 2026 کو دو سالہ کے چھ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز، آگرہ، میرٹھ، بریلی، راج لکھنؤ، گورکھپور اور وارانسی میں کیا جائے گا۔ امتحان دونوں دن دو شفٹوں میں منعقد ہوگا، جس میں مجموعی طور پر 1,27,571 امیدوار شرکت کریں گے۔ دونوں دن پہلی شفٹ کا امتحان صبح 09:30 سے 11:00 بجے تک، جب کہ دوسری شفٹ کا امتحان دوپہر 02:30 سے شام 04:00 بجے تک ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ امتحانات میں مکمل شفافیت برقرار رکھنے اور نقل کی روک تھام کے لیے کمیشن کے صدر دفتر میں قائم جدید ترین اے آئی (AI) انٹیگریٹڈ کنٹرول روم کے ذریعے بھی نگرانی کی جائے گی۔

گورکھپور میں ماہی پروری کے فروغ کیلئے حکومت کا اہم معاہدہ

ورلڈ فش سینٹر ملائیشیا کے اشتراک سے جدید تربیت اور پیداوار میں اضافے کی راہ ہموار



لکھنؤ: 13 نومبر۔ اتر پردیش حکومت گورکھپور میں ورلڈ فش اتر پردیش فشریز پروجیکٹ کو چلانے کے لیے راہ ہموار کرے گی۔ اس مقصد کے لیے جمعہ کو اتر پردیش کے فشریز ڈائریکٹوریٹ اور ورلڈ فش سنٹر، ملیشیا کے درمیان ایک مفاہمت نامے پر دستخط کے گئے۔ مفاہمت نامے کا تبادلہ اتر پردیش حکومت کے ماہی پروری کے ڈائریکٹر جنرل، آئی اے ایس، ڈاکٹر شیلندر کمار کے اور ملائیشیا کے ورلڈ فش سینٹر کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر اسام یاسین محمد نے کیا۔ اسکیم کے ذریعے مچھلی کاشتکاروں، ہیچری چلانے والوں، نوجوانوں، محققین اور ٹکنالوجی عملے کو عملی اور تکنیکی تربیت فراہم کی جائے گی۔ ماہی پروری کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر اسام یاسین محمد نے کہا کہ اس مفاہمت نامے کا مقصد ریاست کے پورے انلینڈ خطہ کے اضلاع میں مچھلی کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت کو بڑھانا، معیاری مچھلی کے بیج کی دستیابی، مچھلی کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافہ کرنا ہے۔ اس اسکیم کے ذریعے ریاست کے پورے انچل علاقے میں مچھلی کے بیجوں کی پیداوار کے جدید مراکز اپ گریڈ کیے جائیں گے، اس کا مقصد مچھلی کے بیجوں کی پیداوار، مچھلی کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت اور خوراک کی حفاظت کے ساتھ ساتھ جدید نسل کی معیاری مچھلی کے بیجوں کی پیداوار کی ٹیکنالوجی کو فروغ دینا اور ماہی پروری کے شعبے کے افسران اور مچھلی کے کسانوں کی تکنیکی تربیت اور نمائش کے دوروں کے ذریعے صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل فشریز نے بتایا کہ ورلڈ فش اتر پردیش فشریز پروجیکٹ ریاست کے پورے انچل علاقے میں پنگاسیس اور متلیوا جیسی جدید مچھلیوں کی نچپر کی بچوں کی پیداوار کے لیے تکنیکی مدد اور ہینڈ ہولڈنگ فراہم کرے گا۔ اس کے تحت بروڈ اسٹاک مینجمنٹ، افزائش نسل، سیمن، فرائی اور فنگر لنگ پروڈکشن کے تمام عمل میں تکنیکی ماہرین کی رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ اس کے علاوہ امرت کلاوا، جینتی رو ہو اور امر کامن کارپ سمیت جینیاتی طور پر ترقی یافتہ مچھلیوں کی نسلوں کے بیج کی پیداوار اور تحفظ کے لیے اسٹیٹ بروڈ اسٹاک مٹی پلیکیشن اینڈ ریسرچ فیکلٹی، بیٹھنس ہیچری یونٹ اور پنڈ گیری جرمپلازم سنٹر ویشن جیسی سہولیات کی ترقی میں تکنیکی مدد فراہم کی جائے گی۔ قابل ذکر ہے کہ یوپی فشریز پروجیکٹ 100 فیصد ریاستی فنڈ سے چلایا جائے گا، یہ اور مچھلی کے شعبے کی بھوی ترقی میں اعلیٰ پیداوار دینے والی جینیاتی طور پر بہتر مچھلی کی نسلوں کے بیج کی پیداوار، جدید ٹیکنالوجی کی منتقلی، تحقیق اور تربیت کے ذریعے کلیدی کردار ادا کرے گا۔ ریاست ان مخصوص انواع کے مچھلی کے بچوں کی پیداوار میں خود کفیل ہوجائے گی، اور اس سے مچھلی کی پیداوار اور آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا، ساتھ ہی دیہی علاقوں میں روزگار، غذائیت اور غذائی تحفظ کو بھی فروغ ملے گا۔ ایم او یو کے دوران وزیر اعلیٰ کے مشیر اوپیش کمار اوجھی، ایڈیشنل چیف سکریٹری (فشریز) کمیش کمار مینہرم، ورلڈ فش سنٹر، ملائیشیا کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر عصام یاسین محمد، ہندوستان میں ورلڈ فش کے نمائندے اور ان پڑیا اور محکمہ ماہی پروری کے تمام افسران موجود تھے۔

بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کے قرض پر سود ادائیگی کے لیے 106 کروڑ منظور

لکھنؤ: 13 نومبر۔ اتر پردیش حکومت نے بندیل کھنڈ ایکسپریس وے کی تعمیر کے لیے مختلف بانڈ اداروں اور ہڈکو (ہڈکو) سے لیے گئے قرضوں پر سود ادا کرنے کے لیے مالی سال 2026-27 کے لیے 28.106 کروڑ روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔ یہ رقم یکم اکتوبر 2026 سے 31 مارچ 2026 تک کی مدت کے لیے قابل ادائیگی سود کی ادائیگی پر خرچ کی جائے گی۔ حکومت نے اس رقم کو اتر پردیش ایکسپریس وے انڈسٹریل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (UPEIDA) کو جاری کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس سلسلے میں انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ حکومتی حکم نامے کے مطابق منظور شدہ فنڈز صرف قرض پر واجب الادا سود کی ادائیگی کے لیے استعمال کیے جائیں گے۔ رقم اس بینک اکاؤنٹ میں جمع کرائی جائے گی جس سے قرض کا پرنسپل نکالا گیا تھا۔

قانونی تعلیم کو عملی تجربے سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت: دیویندر کمار رائے

لینگویج یونیورسٹی کے لیگل اسٹڈیز میں توسیعی خطبے کا انعقاد



لکھنؤ: 13 نومبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ قانون (لیگل اسٹڈیز) کی جانب سے وائس چانسلر پروفیسر ایچ تنیجا کی رہنمائی میں ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ میں قانونی تعلیم اور اس کے عملی اطلاق کے چیلنجز کے موضوع پر ایک خصوصی توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں شعبہ قانون کے ڈین ڈاکٹر پیوش کمار تردیدی نے مہمان خصوصی کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کی علمی و پیشہ ورانہ خدمات پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے موضوع کی اہمیت و معنویت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قانون کی تعلیم محض کتابی مطالعے تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کا حقیقی مقصد عدالتی نظام، قانونی پیشوں اور عملی دنیا کے تقاضوں سے روشناس کرانا بھی ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ نظریاتی علم کے ساتھ عملی تربیت اور تجربہ طلبا کو ایک کامیاب قانون داں بنانے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر ایچ تنیجا نے اپنے خطاب میں ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ میں قانونی شعبے کے قیام کو یونیورسٹی کا مقصد بلڈنگ کہا کہ یونیورسٹی کا مقصد طلبہ کو محض علمی اور نصابی معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ انہیں عملی زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے بھی تیار کرنا ہے۔ قانون کی تعلیم میں نظریاتی مطالعے کے ساتھ عدالتوں اور پیشہ ورانہ میدان کا عملی تجربہ بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ اس طرح کے توسیعی خطبات اور انٹرن شپ کے مواقع طلبہ کے اعتماد، مہارت اور مستقبل کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

اس پروگرام کے مہمان خصوصی اور مقرر پروفیسر آف پریکٹس دیویندر کمار رائے نے اپنے خطاب میں قانونی تعلیم کے نظریاتی مطالعے اور عدالتوں کی حقیقی کارروائی کے درمیان ہم آہنگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ قانون کے طالب علم کے لیے قانونی دفعات اور آئینی اصولوں سے واقفیت کے ساتھ عدالتی کارروائی، مقدمات کی پیروی، قانونی دستاویزات کی تیاری اور دلائل پیش کرنے کے عملی طریقوں کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ایک کامیاب وکیل بننے کے لیے قانون کی گہری سمجھ، تجزیاتی صلاحیت، مؤثر ابلاغ اور حقائق کی بنیاد پر استدلال کرنے کی مہارت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تعلیمی زندگی میں سے عدالتی ماحول اور قانونی پیشہ ورانہ تقاضوں سے واقفیت حاصل کریں اور انٹرن شپ جیسے مواقع سے بھرپور استفادہ کریں۔ ڈاکٹر نیرج شکلا نے افتتاحی گفتگو میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے منضبط زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ نظم و ضبط ہی کامیابی کی راہ ہموار کرتا ہے، لہٰذا طلبہ کو اپنی جدوجہد کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔ اس موقع پر دیویندر کمار رائے نے اپنی فرم کے ارکین کیرتی وردھن شکلا اور آلوک رائے کے ہمراہ یونیورسٹی کے طلبہ کو اپنی فرم میں انٹرن شپ کی پیشکش کی۔

کانگریس نے 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کا بگل بجایا

چار محاذوں پر کام کرنے کی حکمت عملی تیار، بوتھ سطح پر ووٹروں کی تصدیق اور تنظیمی مضبوطی پر زور



لکھنؤ: اتر پردیش کانگریس کی صدر ارادھنا مشرا مونا نے کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات 2027 کانگریس اور اتحاد کے لیے اور ہم انتخابات لڑیں گے بھی اور جیتیں گے بھی۔ جمعہ کے روز پارٹی دفتر میں ریاست کے ضلع شہر صدور، فرنٹل تنظیموں کے صدور، مختلف محکموں اور شعبہ جات کے چیئرمینوں کی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے آسمبلی انتخابات کی تیاریوں کا بگل بجاتے ہوئے کہا کہ ہمیں چار اہم موضوعات پر کام کرنا ہے اور انتخابی جنگ کے لیے خود کو تیار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا اہم موضوع میڈیا ہے، جہاں بیانیہ ترتیب دے کر ماحول بنانا ہے۔ دوسرا سوشل میڈیا ہے، جس کا شعبہ استعمال ہے جدید ضروری ہے۔ تیسرا اور ہم ہے، جہاں سے کارکنوں تک پارٹی کی معلومات پہنچائی جاتی ہیں، جب کہ چوتھا موضوع قانون شعبہ اور اس آئی آر ہے۔ وفدوں کے دوت کو محفوظ رکھتے ہوئے انہیں پولنگ بوتھ تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی ہماری ہے۔ ورکشاپ میں ان چاروں موضوعات کو پریزنٹیشن کے ذریعے ضلع شہر صدور، فرنٹل تنظیموں اور مختلف محکموں و شعبہ جات کے سربراہوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ ریاستی انچارج راجندر پال گوتم نے کہا کہ تنظیم سازی کے عمل کے ذریعے جن ضلع و شہر صدور کو تشکیر کیا گیا تھا، وہ اپنے عہدوں پر برقرار ہیں گے لیکن غیر فعال اور کام نہ کرنے والے ضلع و شہر صدور کو تبدیل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریسیوں کو اپنی شاندار تاریخ یاد کرنی ہوگی۔ کانگریس نے ملک میں بڑے بڑے عوامی شعبے کے ادارے قائم کیے، جنہیں آج برسر اقتدار جماعت بنا محکمہ بنا کر فروخت کر رہی ہے۔ جناب گوتم نے ہدایت دی کہ 15 دن کے اندر ہر بوتھ پر چار افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے کر اس آئی آر ڈراف کی نقل حاصل کی جائے اور ووٹر فہرست کی تصدیق کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے کبھی ذات اور مذہب کی سیاست نہیں کی لیکن آج ملک میں سب سے زیادہ ناکارہ اور بدعنوان حکومت اقتدار میں ہے۔ انہوں نے قانون ساز پارٹی کے ترجمان پرمود چودھری سے کہا کہ کانگریس کے بجٹ اور آمدنی و اخراجات کے حوالے سے ایک چارج شیٹ تیار کرکے سوشل میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچائی جائے۔ ریاستی کانگریس کے کارگزار صدر دیپک مرزا اور رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کہا کہ روزگار، مظالم اور خواتین کے تحفظ پر بات ہونی چاہیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مودی کا رعب و دبدبہ ختم ہوچکا ہے اور یہ لوگ جگھوان رام کے چرخے اور چمڑے کی چوری کی قسم استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ اقتدار سے جائیں گے تو دوبارہ کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ ان کی چوری کا ایٹم بم ایسا ہے کہ یہ لوگ چمڑے اور چمڑے کی چوری جی ایچ کی روکیں میں شامل ہے۔ یوگی نے ایس آئی ٹی تشکیل دی، لیکن اس کی رپورٹ کی کوئی دی گئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چوری کا ارادہ پہلے سے ہی ان کے ذہن میں تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاست میں میڈیکل گھوٹالہ چل رہا ہے۔ سنگین بیماریوں کی ادویات میں لوٹ مار کی جارہی ہے۔ ورکشاپ میں پون کھیڑا اور کانگریس کے ترجمان و ریاستی کانگریس میڈیا شعبے کے انچارج انکیے دوبے نے میڈیا سے بات چیت سے علی آصف زما رضوی کی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں ایس آئی آر ڈراف کی جانچ کے لیے اپنا وفد تشکیل دینا ہوگا۔ ایس آئی آر کے عمل کی نگرانی بھی کرنی ہوگی۔ ورکشاپ میں سوشل میڈیا، یوپی الیکشن اور کنیکٹ سینٹر (وار روم) کی جانب سے بھی پریزنٹیشن دی گئی۔ ورکشاپ میں کانگریس کے سکریٹری عبدالحنان، وروں چودھری، کنال چودھری، جگدیش چندر جاگلر، بھیشیک دت، شبیہ آریہ کے علاوہ ورکن پارلیمنٹ تنوج پونیا، وارم اور کے چیئرمین چن سیاں یادو، سینئر نائب صدر آکوب پرساد سمیت ضلع شہر صدور، فرنٹل تنظیموں، مختلف محکموں اور شعبہ جات کے ریاستی چیئرمین موجود تھے۔

مزدور کی مشتبہ موت، سسرال والوں پر مار پیٹ اور دھمکی دینے کا الزام

لکھنؤ۔ کاکوری تھانہ علاقے کے جلیا موگاؤں میں جمعہ کے روز ایک نوجوان کی لاش گھر کی چھت سے لٹکی ہوئی ملی۔ متوفی کی شناخت اسی گاؤں کے رہنے والے موہن جمان (30) کے طور پر ہوئی ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور اہل خانہ کی موجودگی میں لاش کو نیچے اتارا۔ پنچ نامہ سمیت ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ پولیس کے مطابق سوئم موردی کرکے اپنے اہل خانہ کو گزر بسر کرتا تھا اور اپنے والدین سے الگ گھر میں رہتا تھا۔ تقریباً چار سال قبل اس کی شادی ہوئی تھی۔ اس کی ڈھائی سال کی ایک بیٹی ہے۔

واقعے کے وقت اس کی بیوی اپنے میکے گئی ہوئی تھی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بیوی اور اس کے بھائی بھی گاؤں پہنچ گئے۔ گھر میں کہرام مچ گیا اور بڑی تعداد میں لوگ بھی جمع ہوگئے۔ اہل متوفی کی بہن سیما نے بتایا کہ اس کا بھائی کبھی کبھار شراب پیتا تھا اور اسی بات پر اس کا اہل خانہ سے تنازع ہوگیا۔ الزام ہے کہ اس کے بعد سورج، چندر پال اور بنواری نے اس کے ساتھ بری طرح مار پیٹ کی۔ بہن کا کہنا ہے کہ اسی واقعے سے دلبرداشتہ ہوکر اس کے بھائی نے یہ قدم اٹھایا۔ سیما نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ بھائی کی موت کی اطلاع ملنے پر جب وہ گھر پہنچیں تو انہیں اندر جانے سے روک دیا گیا۔ مخالف فریق نے پرمان کے ساتھ بھی مار پیٹ کی گئی اور جان سے مارنے کی دھمکی دی گئی۔

فن طب میں اختصاص طلباء سے یکسوئی کا متقاضی: مولانا ظہیر احمد صدیقی

حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں تعارفی تقریبات کا آغاز



لکھنؤ: 13 نومبر (پی این ایس) طب یونانی دنیا کا قدیم ترین طرز علاج ہے جس کی اہمیت و افادیت ہر زمانے میں مسلم رہی ہے، موجودہ وقت میں جب کہ عوام دیگر طرز علاج سے مایوس ہو رہی ہے اور قدیم و دیسی طریقہ علاج کی جانب پر امید نگاہوں سے دیکھ رہی ہے نیز اس کو اختیار کرکے اس سے استفادہ کے خواہشمند ہیں لہذا اس وقت ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم طب یونانی کا علم حاصل کرکے ایک محتمند معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں، درج بالا خیالات کا اظہار فاؤنڈیشن فار سوشل ٹرسٹ کے صدر مولانا ظہیر احمد صدیقی ندوی نے کیا، موصوف حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں بی یو ایم ایس سال اول کے طلباء و طالبات کے لئے منعقدہ پندرہ روزہ تعارفی تقریبات کے اختتامی پروگرام سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کررہے تھے۔ ان ہی کی زیر ادارت بی یو ایم ایس اور ایم ڈی کالج کی ہدایات کے مطابق حیات یونانی میڈیکل کالج لکھنؤ میں پی یو ایم ایس سال اول 2026 میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو کورس کا وقت سے پہلے مکمل کرانے کے لئے پندرہ روزہ تعارفیات کا آغاز ہوا جس میں تمام طلباء و طالبات کے والدین نے شرکت کی، پروگرام کا آغاز قاری ناصر کی تلاوت قرآن حامل ڈاکٹر ہوتے ہی اور خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں تو وہ سماج اور معاشرہ بھی بہتر نہیں ہوتا ہے بلکہ مضبوط ہوتا ہے نیز طلباء کو چاہیے کہ وہ تمام مصروفیات کو خیر آباد کہہ کر اپنی تمام تر توجہات کا مرکز صرف تعلیم کو بنائیں اور ملک وملت میں اپنا نام کالج کا نام روشن کریں اور حیات اشاء اللہ اس خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں نے تمام ہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ ایک صحتمند سماج کی تشکیل میں سب سے اہم کردار ڈاکٹرس کا ہوتا ہے عوام کی تندرستی کی حفاظت اور اس کی بقا کی ذمہ داری انہیں کے کاندھوں پر ہوتی ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ جس سماج میں اچھی اور شریف سوچ کے حامل ڈاکٹرس ہوتے ہیں وہ سماج بہت جلد ترقی کرتا ہے اور محمد علی جناح نے کہا تھا کہ ایک مضبوط اور طاقتور قوم کی تشکیل میں نوجوانوں کا اہم رول ہوتا ہے اور یہ نوجوان ہی ہیں جو ملک کی ترقی کی ضمانت ہیں، اس موقع پر ڈاکٹر ابو ذر ندوی نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک کے دستور نے ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی ہے اور ہر شہری کو اپنے مذہب کی تعلیم کا حق بھی دیا ہے اس لئے ہر طالب علم کو اپنے مذہب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی حاصل کرنی چاہیے، ڈاکٹر ابو ذر ندوی نے طلباء کو تلقین کی کہ وہ اپنے اساتذہ کا احترام کریں اور ان کی ہدایات پر عمل کریں، ڈاکٹر ابو ذر ندوی نے طلباء کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی جانب بھی توجہ دلائی اور کہا کہ تربیت کے بغیر تعلیم ادھوری ہے، ڈاکٹر ابو ذر ندوی نے طلباء کو صحت و تندرستی کے لئے ورزش اور کھیل کود کی بھی تلقین کی۔

گومتی ندی کی صفائی پر بھاری پڑ رہے ہیں لکھنو کے کھلے نالے

کروڑوں خرچ کرنے کے باوجود صورتحال میں تبدیلی نہیں

لکھنؤ: 13 نومبر (پی این ایس) گومتی ندی کو صاف کرنے کی ڈھائی دہائیوں سے زیادہ کی کوششیں، بجٹ فنڈ کی کمیوں میں آئی گراوٹ کے نام سے جانا جاتا ہے اور ہر ہاری وشمشھ کی بیڑی ہے۔ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ انضمام کی کمی اور سیوریج مینجمنٹ کے مناسب منصوبوں کا بروقت نفاذ ہے۔ لکھنؤ میں ایک درجن سے زیادہ بڑے نالے ایسا سیوریج براہ راست گومتی میں چھوڑتے ہیں۔ جہاں سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس (STPs) کے ذریعے پانی کو صاف کرنے کے لیے کروڑوں روپے خرچ کیے جا رہے ہیں، وہیں کھلے نالوں سے ندی میں گرنے والا گندہ پانی سرکاری کوششوں کو ناقص ثابت کر رہا ہے۔ گومتی ندی، جو کبھی صاف پانی کا ایک اہم ذریعہ تھی، اب لکھنؤ کے بیچوں بیچ ایک کھلے نالے کی طرح بہتی ہے۔ شہر کے مختلف مقامات پر شیوں کا گندا پانی سیدھا ندی میں گرتا ہے، جس کی وجہ سے گومتی کا پانی تیزی سے آلودہ ہوتا جا رہا ہے۔ لکھنؤ میں گومتی ندی کو صاف کرنے کی کوششیں 1998 سے جاری ہیں۔ اس سے قبل، 1970 کی دہائی کے دوران (خاص طور پر 1960 اور 1971 کے تباہ کن سیلاب کے بعد) لکھنؤ میں ندی کے کناروں پر کنکریٹ کے پشتے بنائے گئے تھے۔ جس سے ندی کی گہرائی کو پھیلانے کی قدرتی صلاحیت ختم ہوگئی تھی۔ اس دوران محکمہ آبپاشی نے مقامی مزدوروں اور روایتی ذرائع (جیسے کچھوا اور کھتیوں) کا استعمال کرتے ہوئے سیلاب کے بعد جمع ہونے والی اضافی ریت اور اپر ہی کی مٹی کو ہٹایا تاکہ ندی کے پانی کو روکا جا سکے۔ 1990 کی دہائی کے بعد، جیسے جیسے شہر تیزی سے پھیلتا گیا اور جدید نالے براہ راست دریا میں بہنے لگے۔ پلاسٹک اور کیمیکل کچرے کے ساتھ گھاٹ ندی کے کنارے پر تیزی سے جمع ہونے لگا۔ 2001 میں، محکمہ آبپاشی نے ڈائریکٹ مشینوں پر 2 کروڑ (20 ملین روپے) خرچ کیے۔ گہرائی بڑھانے کے گومتی بیراج تک ندی کے بیڈ کو ایک مانگ کہرا گیا گیا تاکہ کافی مقدار میں گاد نکالا جا سکے۔ اس کے بعد 2015-16 میں اکھلیش یادو حکومت کے دور میں گومتی ریور فرنٹ پروجیکٹ کی تعمیر کے دوران اس وقت کی حکومت نے ندی کو چھیننا از کر دیا۔ کناروں کو سمنٹ کیا گیا۔ ندی سے کچرا اور جڑی بوٹی گاد ہٹانے کے لیے مشینیں لگائی گئیں۔ 2014 میں نمامی گنگے پروجیکٹ کے آغاز کے بعد اس پیشرفت نے زور پکڑا۔ نمامی گنگے پہلے کے تحت، گومتی ناسک فورس 2025 میں تشکیل دی گئی تھی، جس نے ہزاروں ٹن کچرے اور پانی کے پانی کو ہٹایا تھا۔